

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_228214

UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRAR

Call No. 951

Accession No. U 302

Author

میر شفیع
دکتر میر

Title

This book should be returned on or before
last marked below.



دِکر میر

ملیٰ حشرت میر تقی میر کی خود فوشت سوانح عہری)

مرتبہ

مولوی عبدالحق صاحب بی۔ اے (علیگ)

سنه ۱۹۲۸ع

انجمن اردو پریس - اور نگ آباد (دکن)

ایک ہزار

بح اول

فہرستِ مضمایں

نمبر شمار	مقدمہ	مضمون	صفحتہ
۱	حمد	۱	الف - د
۲	نعمت	۲	
۳	سببِ تالیف ذکر میر	۳	
۴	بزدگان میر کا ورود ہند اور قیامِ دکن و اکبر آباد	۴	
۵	میر صاحب کے باپ کا ذکر	۵	
۶	باپ کی اپنے بیوی سے گفتگو دربارہ یزید	۶	
۷	باپ کی تلقینِ عشق	۷	
۸	باپ کی سیرت اور ان کے نصائر	۸	
۹	لاہور کا جانا اور ایک دیا کار درویش کی ملاقات	۹	
۱۰	شاهجہان آباد دہلی میں آنا	۱۰	
۱۱	باپ کی نظرِ حقیقت اثر کا ایک نوجوان پر اثرخاص	۱۱	
۱۲	شادی کی مذمت	۱۲	
۱۳	نوجوان کی وادغتگی اور بیوی سے بیزاری	۱۳	
۱۴	میرعلی مدققی کی تلاش میں نوجوان کی سرگردانی	۱۴	
۱۵	نوجوان کا آگرہ پہنچ کو باریاب ہونا	۱۵	
۱۶	دنہا فانی اور جسم ناپائدار ہے اس پر ارشادِ مرشد	۱۶	
۱۷	فقیر اور غدا کا فرق و امتہاز	۱۷	
۱۸	نوجوان کی تکمیل (دیاضت و شہرت) عروس نو	۱۸	
۱۹	کی دق میں وفات		

صفحتہ	مضمون	نمبر شمار
۱۹	میر صاحب بعد هفت سالگی اور نوجوان کی رفاقت و محبت	
۲۰	نوجوان کامل کی نظر معرفت انزوا اثر ایک لڑکے پر	۴۰
۲۱	لڑکے کی بھتابی و سراسیمگی	
۲۲	میر صاحب کے چچا کی ایک درویش سے عقیدت	
۲۳	میر صاحب چچا کے ساتھ اُن بزرگ کے ہاں جاتے ہیں	
۲۴	درویش کی پیشین گوئی میر صاحب کے حق میں پند و مو عظمت درویشی	
۲۵	صوبہ دار شہر کا ملاقات کو آنا اور اُس کو نصیحت	
۲۶	ایک گوئی لڑکے کا آنا اور درویش کو ذہر دینا	
۲۷	با یزید درویش کی ملاقات	
۲۸	با یزید کے کلمات پند	
۲۹	دوسری ملاقات	
۳۰	توسیعی ملاقات اور درویش کی وفات	
۳۱	میر تقی کے کلمات معرفت	
۳۲	حفظ قرآن عم بزرگوار	
۳۳	نقل عجہب و پیشہن گوئی وفات میر تقی	
۳۴	مسٹلہ دوست مہن گفتگو	
۳۵	بیسادی و وفات عم بزرگوار	
۳۶	میر تقی نے اپنا لقب عزیز مرد رکھا۔ میر صاحب	
۳۷	کا دنج والم	
۳۸	احمد بیگ جوان کا آنا اور ارادۃ حجج کو ترک کرک	
۳۹	مرید ہونا اور کسب ویاضت کے بعد حجج کو جانا	
۴۰	وفات میر محمد تقی	
۴۱	بے سروتی برادر	
۴۲	حقیقت من دل ریش، بعد واقعہ درویش	
۴۳	میر صاحب کا دہلی جانا اور امیر الامرا کا	
۴۴	دوزینہ مقدر کرنا	

صفحہ	مضدون	تسبیرشمار
۶۳	امیرالاسرا کے انتقال کے بعد میر صاحب کا دوبارہ دھلی چانا اور اُن کے ماموں سراج الدین علی خان آڑو کی بد سلوکی	۴۳
۶۴	میر صاحب کی حالت مجنونانہ	۴۴
۶۵	اطبا کے معالجے سے میر صاحب کا صحت پانا	۴۵
۶۶	میر جعفر سے تعلیم حاصل کرنا	۴۶
۶۷	دیختے میں سید سعادت علی کی شاگردی	۴۷
۶۸	دعایت خان کا توسیل	۴۸
۶۹	شاہ درانی کا دلی پر حملہ کرنا اور شکست کہاں	۴۹
۷۰	محمد شاہ کا انتقال اور احمد شاہ کا قتخت	۵۰
۷۱	نشیئن ہونا	
۷۲	صفدر جنگ کی وزادت	۵۱
۷۳	سادات خان ذوالفقار جنگ اور بخت سنگہ	۵۲
۷۴	کی نزاع	
۷۵	میر صاحب کی نازک مزاجی	۵۳
۷۶	نواب بہادر کی ملازمت	۵۴
۷۷	جنگ وزیر با افغانان	۵۵
۷۸	فہروز جنگ کی وفات اور میر صاحب کا مطول پڑھنا	۵۶
۷۹	نواب بہادر کا قتل ^۱ میر صاحب کی بیکاری اور	۵۷
۸۰	مہا نراین دیوان وزیر کی ملازمت	
۸۱	وزیر کی بغاوت اور بادشاہ اور وزیر میں جنگ	۵۸
۸۲	اور وزیر کی شکست	
۸۳	ساموں کی ہمسائیگی چھوڑ کر امیر خان کی حوصلی	۵۹
۸۴	میں مکونت اختیار کی	
۸۵	راجہ جگل کشود کی قدر دانی اور شاگردی	۶۰
۸۶	راجہ ناگور کا عہدہ نہایت وزارت پر سو افراد ہونا	۶۱
۸۷	شاہ درانی کا دوسرा حملہ	۶۲
۸۸	راجہ ناگر مل کا مصلحت سے فوج دکن کو شہر سے نکال دینا	۶۳

صفحتہ	مضمون	نمبر شمار
۷۵	راجہ جگل کشود سے شکایت دوڑگار اور راجہ کا میر صاحب کو قسلی دینا اور کچھہ مدت کی پریشانی کے بعد قدر دانی	راجہ جگل کشود سے شکایت دوڑگار اور راجہ کا میر صاحب کو قسلی دینا اور کچھہ مدت کی پریشانی کے بعد قدر دانی
۷۶	چند سانحہات کا اجمالی ذکر	چند سانحہات کا اجمالی ذکر
۷۷	فوج دکن کی چڑھائی دلی پر دھوکے سے بادشاہ عالمگیر ثانی اور انتظام الدولہ خان خانان کا قتل	فوج دکن کی چڑھائی دلی پر دھوکے سے بادشاہ عالمگیر ثانی اور انتظام الدولہ خان خانان کا قتل
۷۸	درانیوں کا دکنیوں کو شکست دیتا	درانیوں کا دکنیوں کو شکست دیتا
۷۹	درانیوں کے ہاتھوں شہر کی تباہی	درانیوں کے ہاتھوں شہر کی تباہی
۸۰	درانیوں سے دکنیوں کی جھوپ	درانیوں سے دکنیوں کی جھوپ
۸۱	بھاو سردار دکن کا فوج لے کر آنا	بھاو سردار دکن کا فوج لے کر آنا
۸۲	میر صاحب کا راجہ کے ساتھہ کامان جانا اور پریشانی میں حال	میر صاحب کا راجہ کے ساتھہ کامان جانا اور پریشانی میں حال
۸۳	درانیوں اور دکنیوں کی مشہود خونریز جنگ	درانیوں اور دکنیوں کی مشہود خونریز جنگ
۸۴	پانی پت مہن	پانی پت مہن
۸۵	راجہ کی وساطت سے شجاع الدولہ کی صفائی	راجہ کی وساطت سے شجاع الدولہ کی صفائی
۸۶	وزیر درانی سے	وزیر درانی سے
۸۷	درانیوں کے حملے سے دلی کی خرابی اور غارت	درانیوں کے حملے سے دلی کی خرابی اور غارت
۸۸	گوری کی پر درد داستان	گوری کی پر درد داستان
۸۹	میر صاحب کا آگرے جانا	میر صاحب کا آگرے جانا
۹۰	قاسم علی خان ناظم بندگالہ سے شجاع الدولہ کی بد عہدی	قاسم علی خان ناظم بندگالہ سے شجاع الدولہ کی بد عہدی
۹۱	جنواہر سنگھہ کی دست درازی اور نجیب الدولہ کی گوشائی	جنواہر سنگھہ کی دست درازی اور نجیب الدولہ کی گوشائی
۹۲	حقیقت دال لشکر بادشاہ و وزیر	حقیقت دال لشکر بادشاہ و وزیر
۹۳	دکنیوں کی شکست پر شکست اور ملہار داو کا شکستہ دل ہوکر وفات پانا	دکنیوں کی شکست پر شکست اور ملہار داو کا شکستہ دل ہوکر وفات پانا

نمبر شمار	مسسون	صفحہ
۸۱	دکنیوں اور جواہر سنگھ کی لشکر آدائی - شاہ داؤزی کی آمد کی خبر سنکرو دشمنوں کا صلح کرکے بہاگ جانا	۱۱۰
۸۲	شاہ داؤزی کا ستماخ کے اس طرف تک آنا اور سکھوں کے ہاتھوں سے تنگ آکر واپس جانا	۱۱۹
۸۳	جواہر سنگھ، راجہ مادھو داومیں قتار اور جنگ	۱۱۴
۸۴	راجہ مادھو داومیادھو کو سرجان فا اور لتوانی کا خاتمه جواہر سنگھ کا قتل، اُس کے بیتے کی جانشینی	۱۱۷
۸۵	اور مارا جانا، کھیدی سلکھ کا جانشینی ہونا ابتری اور خانہ جلتی	۱۱۸
۸۶	میر صاحب کا راجہ کی جانب سے بطور ایلچی بادشاہ کے لشکر میں جانا اور عہد و پیمان کرنا۔	۱۲۱
۸۷	راجہ سے شکر دنجی	۱۲۱
۸۸	سلدھیا کی قوت اور بادشاہ کی ذلت میر صاحب کا لشکر شاہی کے ہر سرکردے پاس	۱۲۲
۸۹	چانا اور مایوس ہونا	۱۲۲
۹۰	بادشاہ کو بھوکا اور دکنیوں سے لونا اور ناکام دھنا	۱۲۳
۹۱	شہر کا سلامت وہنا	۱۲۵
۹۲	مغلوں کا شہر بدر ہونا اور دکنیوں پاس چلے جانا	۱۲۷
۹۳	بادشاہ حسام الدین خان کا مغلوں کے حوالیہ کر دینا نجف خان کا بادشاہ کی دائے سے چاقوں پر حملہ	۱۲۷
۹۴	کرنا اور کامیاب ہونا	۱۲۸
۹۵	بادشاہ ملک کا تو سرا حصہ دیتے پر مجبوو ہوا عبدالاحد خان سکھوں سے مل کر راجہ پتھالہ	۱۳۱
۹۶	پر حملہ کرتا ہے اور پھر صلح کر لہتا ہے	۱۳۲
۹۷	نواب شجاع الدولہ تفہما فرنگیوں کے پاس جانا ہے اور وہ اڑ دوئے میوت کوہ و الہ آباد واپس دے	۱۳۳
	دیتے ہیں	

صفحتہ	مفسون	نمبر شمار
۱۳۳	شجاع الدولہ افگریزوں کی مدد سے دو ہیلیوں پر حملہ کرتا ہے اور فتح پاتا ہے	۹۷
۱۳۵	میر صاحب کی خانہ نشینی	۹۸
۱۳۵	وفات شجاع الدولہ	۹۹
۱۳۶	وفات منظمار الدولہ اور حسن رضا خاں کی نیابت	۱۰۰
۱۳۶	بادشاہ کی طلبی پر نجف خاں کا آنا اور عبدالاحد خاں کا گرفتار کرنا اور اُس کا مرض سل میں مبتلا ہونا	۱۰۱
۱۳۷	آصف الدولہ کا میر صاحب کو طلب کرنا	۱۰۲
۱۳۸	نواب آصف الدولہ سے ملاقات	۱۰۳
۱۳۹	دهائی میں نجف خاں کا انتقال اور موزا شفیع کی وفات	۱۰۴
۱۴۰	گورنر کا لکھنؤ آنا، اُس کا استقبال اور مہمانداری	۱۰۵
۱۴۳	بادشاہ کو فونگوں سے ملانے کے لئے اکبر آباد لانا	۱۰۶
۱۴۵	شہزادہ جواد بخت کا نواب وزیر اور فرنگیوں کے پاس آنا	۱۰۷
۱۴۶	گورنر کا واپس کلکتہ جانا اور شاہزادے کو واپس بھیج دینا	۱۰۸
۱۴۶	میر صاحب کا نواب وزیر کے ساتھ شکار میں جانا اور شکار نامہ موزوں کرنا	۱۰۹
۱۴۷	مرہتوں کا تسلط	۱۱۰
۱۴۸	غلام قادر کا جود و ستم اور بادشاہ کی آنکھیں نکال لینا	۱۱۱
۱۵۰	عبرت و خاتمه	۱۱۲
۱۵۱		

مقدمہ

میر نفی میر اردو کے ان چند مسلم اساتذہ میں سے ہیں جن پر اردو ادب کو ہمیشہ ناز رہ گا۔ اہل ذوق میر صاحب کے کلام کو سر اور آنکھوں سے لگاتے ہیں اور یہہ پروہ کر سر دہنتے ہیں۔ جب تک یہہ زبانِ دنیا میں قائم ہے یہہ ذوق کبھی کہ نہ ہوگا۔ میر صاحب خود بھی اسے سمجھتے تھے، کیا کہہ کئے ہیں —

جانے کا نہیں شود سخن کا مرے ہرگز
نا حشر جہاں میں مرا دیوان رہ گا
یہہ محدث شاعر اونہ تعلیٰ نہیں، حقیقت حال ہے جس سے کسی
کو انکار نہیں ہو سکتا —

اردو ادب کے شاعرین میں کون ایسا ہوگا جو اس باکمال شاعر کے حالاتِ سفری کا مشہاق نہ ہوگا، جس نے اردو شاعری کو (فول کی حیثیت سے) انتہائے کمال تک پہنچا دیا تھا اور جس کے بعد اسے پھر یہہ رتبہ کبھی نصیب نہ ہوا۔ پھر حالاتِ خود اس کے اپنے لکھے ہوئے۔ آپ بدلتی میں جو مزہ ہے وہ جگ بیتی (تاریخ) میں کہاں۔ موجود ہزار بے لگ ہو اور تحقیق و تلاش میں سر مارے، آپ بہتی کے لکھنے والے کو نہیں پہنچ سکتا۔ بعض افاقت اس کے ایک بے ساختہ جملے سے وہ اسرار حل ہو جاتے ہیں جو مدتیں تاریخوں کی ورق گردانی کے بعد بھی میسہ نہیں ہوتے۔ اگر ہر شخص جس نے دنیا دیکھی بھالی ہے اور کچھ کہا بھی ہے اپنی بیتی آپ لکھئے جایا کرے تو ادب کے خزانے میں یہہ جواہرات انمول ہوں:

ذکر مهر ایسا ہی انمول موقی ہے —

ادو میں شعرا کے تذکروں کی کچھ کسی نہ، اور کونسا تذکرہ ہے جس نے میر صاحب کا ذکر نہ کیا ہو اور ان کی تعریف کے پل نہ باندھے ہوں مگر حالات کے نام سے وہی چند باتیں ہیں جن سے نہ دل سیر ہوتا ہے اور نہ تحقیق کی پہاں بجھتی ہے۔ بعض ان میں سے مهر صاحب کے ہم عصر اور جان پہچان والے بھی ہیں اور بعض ان کے معتقد بھی، لیکن وہ کلام کی تعریف کو حالات کی تحقیق پر زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ ان کے خہاں سے یہ بھی صحیح؛ آدی فائزی ہے کلام باتی ہے۔ مگر کلام کو آدی سی سے جو تعلق ہے وہ کہونکر جدا ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ میر صاحب کے متعلق بہت سی سنی سنائی، غلط سلطط (دواستہ) چلی آتی ہیں جن کے پڑکھنے کی کوئی کسوٹی نہ قہی۔ اب ذکر میں کی بدولت بہت سی باتیں جو اندھہ سے میں نہیں اُجالے میں آگئیں —

جیسا کہ اُس زمانے میں دواج تھا، میر صاحب نے یہ کتاب فارسی میں لکھی ہے۔ ان کا تذکرہ نکات الشعرا یہی فارسی ہی میں ہے، لیکن ذکر مهر کی زبان زیادہ نگین، شیروین اور فصیح ہے، کہیں کہیں مسجع اور مقفى ہو گئی ہے مگر سادگی اور بے ساختہ پن اس کا اصلی حسن ہے جو شروع سے آخر تک جلوہ نما ہے۔ جگہ جگہ اپنے والد اور دوسرے بزرگوں کے قول یا ان کی پند و موعظہ یا گفتگو جو سراسر حقانیت اور اخلاق سے مسلو ہے ایسی پاکیزہ زبان میں اور ایسے موثر طریقے سے بہان کی ہے کہ کتاب میں خاص لطف پہدا ہو گیا ہے۔

میر صاحب کو (جیسا کہ کتاب کے پڑھنے سے معلوم ہوا) لوگوں ہو میں یتیمیں کا داغ سہلنا پڑا اور ظالم بیوت انہیں وطن سے دلی کھینچ لایا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ سلطنت مغلیہ کے اقبال کا آفتاب کھندا رہا تھا۔ اور عقل و همت اور اخلاق و استقلال اعلیٰ ملک سے خصت ہو چکے تھے —

الله ہی اکو بھہ ہندوستان کی جان اور سلطنت ایغلوپیہ کی داعی دھانی

(ج)

نہی مگر ہر طرف سے آفات کا ذشانہ تھی۔ اس کی حالت اُس عورت کی سی تھی جو بیوہ تو نہیں پر بھواؤں سے کہیں دکھہاری ہے۔ الوالعزم تیسمود اور باپر کی اولاد ان کے مشہود آفاق تخت پوچھے جان تصویر کی طرح دھوی تھی؛ اقبال جواب دے چکا تھا، ادباء و انسخاطاط کے سامان ہوچکے تھے اور سہاڑ دو زوال گردو پیغمبر مند لارہا تھا؛ بادشاہ سلامت دست نگر اور امداد اُمراء ضمحل اور پریشان تھے۔ سب سے اول نادر شاہ کا حملہ ہوا حملہ کیا تھا خدا کا قہر تھا۔ نادر کی بے پناہ تلوار اور اس کے سپاہیوں کی ہوس۔ ناک غارت گردی نے دلی کو نوج کھسوت کے ویدان و برباد کر دیا تھا۔ ابھی یہ کچھ سلبھلئے ہی پائی تھی کہ چند سال بعد احمد شاہ درانی کی چڑھائی ہوئی؛ پھر مرہتوں 'جائون' رہیں، رہیں نے وہ اور ہم مچھای کہ دھی سہی بات بھی جاتی دھی۔ غرض ہر طرف خود غرضی 'خانہ جنگی'، طائف الملوک اور ابتدی کا منتظر نظر آتا تھا۔ یہ حالات میر صاحب فی اپنی آنکھوں دیکھے اور دیکھے ہی نہیں، ان کے چڑ کے سے اور ان انقلابات کی بدوات نا کام شاعر کی قسمت کی طرح تھوڑیں کھاتے پھرے۔ یہ دلی کے اقبال کی شام تھی جس کی سکھراب تک طموع نہیں ہوئی۔— میر صاحب نے ان تباہیوں اور بربادیوں اور آپس کی خانہ جنگیوں اور خود غرضیوں کے منتظر اپنی آنکھوں دیکھے، ان میں شریک دھے، ان کے ذخیر کھائے اور پھر آنکھیں اپنی اس آپ بھتی میں اپسے پر درد الفاظ میں بیان کیا ہے کہ آنکھوں کے سامنے اپنے اعمال کا نقشہ پھر جانا ہے۔ میر صاحب نے ان تمام واقعات اور حالات کو بڑی صحت اور خوبی سے لکھا ہے اور اس زمانے کی تاریخ کے لئے یہ کتاب بھی ایک حیثیت دکھتی ہے۔ بعض مقامات پر وہ مودع کی حیثیت سے دے بھی دیتے ہیں۔ مثلاً پانی پت کی آخری جنگ میں مرہتوں کے طریقہ جنگ کے متعلق فرماتے میں "حقیقت ہو دو لشکر آنکہ اگر دکھنیاں بچنگ لگ گریز کئے

طور قدیم آنها بود می چلکییدند ، اغلب که شایب می گردیدند ”
هم اس جگہ تاریخی حالات و واقعات پر کچھ لکھنا نہیں
چاہتے ، جن لوگوں کو مغلیہ سلطنت کے آخری ایام کی تاریخ کا
شوق ہے ان کے لئے یہ حصہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا ۔ یہاں ہم
صرف یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس کتاب سے ہمیں میر صاحب
کی ذندگی کے متعلق کیا کیا نئی باتیں معلوم ہوتی ہیں اور
کون کون سی غلط فہمیاں دفع ہوتی ہیں ۔

۱ - آب حیات میں نیز گلزار ابراہیمی میں میر صاحب کے
والد کا نام میر عبداللہ لکھا ہے ۔ میر صاحب اس کتاب میں
”در جنگ“ میر علی متقی لکھتے ہیں اور کہوں ایک مقام پر بھی
میر عبداللہ نہیں آیا ۔ والد کی عادات و خصائص ، اشغال و
افکار ، اخلاق و اطوار کو بڑی خوبی سے لکھا ہے اور سب کچھ
یہ کم و کاست بیان کر دیا ہے ۔ چنانچہ ان کا ذکر کرتے کرتے لکھتے
ہوں ”جو ان صالحی عاشق پہشے بود ، دل گرمی داشت ،
بخاطب علی متقی امتحان یافت“ ۔ اس جملے میں خطاب کے
لفظ سے کچھ شبهہ پوہا ہوتا ہے کہ شاید اصلی نام کچھ اور ہو ۔
سادی کتاب میں کہوں اس کا اشارہ تک نہیں کہ سوائے اس کے
آن کا کوئی اور نام بھی تھا ، جہاں کہیں انہوں نے والد کا ذکر کیا ہے تو
علی متقی یا درویش کے نام سے کہا ہے ۔ سید امان اللہ میر صاحب کے
والد کے مرید خاص تھے ۔ اور کہر بار چھوڑ کر مرشد ہی کے قدسون میں
آیے تھے ۔ میر صاحب کے بچپن کا زمانہ انہیں کے پاس گزرا ،
وہ انہیں ہر جگہ عم بزدگوار لکھتے ہیں ۔ وہ ایک درویش سے
سلئے جاتے ہیں ، میر صاحب بھی ان کے ساتھ ہیں ۔ درویش
ہوچکتا ہے کہ یہ کس کا لڑکا ہے ۔ سید امان اللہ جواب دیتے ہیں
”فرزنڈ علی متقی“ ۔ اس طرح باپ کے منے کے بعد جب
ہلی بار دلی کئے اور خواجہ محمد باسط نے انہیں نواب
بیمصار الدوّلہ امیر الامرا کے ہاں پہنچ کیا اور امیر الامرا نے
دینا لمع کیا کہ یہ کس کا لڑکا ہے تو وہاں بھی یہی نام بتایا

اور وہ فوراً بیچھاں کئے ۔ اُن کے والد کا ایک پیدا بھائی ایک مدت کے بعد اُن سے ملنے آقا ہے، وہ پوچھتے ہیں کہ کیسا آنا ہوا تو وہ کہتا ہے کہ پیدا مدرسے خواب میں آے اور فرمائے لگے ”... اما یکبار برخود دن تو باعلیٰ متყیٰ ضرور“ ۔ غرض ان کے والد کا نام کتاب میں بارہا آیا ہے، میر صاحب کی زبان سے ہو یا کسی دوسرے کی زبان سے، لیکن ہر جگہ علیٰ متყیٰ ہی لکھا ہے۔ اس سے وثوق ہوتا ہے کہ اصلی نام یہی تھا ۔

۲- بعض لوگوں نے اُن کی سیادت میں بھی شبہ کیا ہے جس کا ذکر آپ، حیات میں مذکور ہے۔ آزاد نے یہ قصہ تذکرہ شودھ (غلام حسین) سے نقل کیا ہے جس نے سب سے پہلے یہ افtra باندھا ہے۔ لیکن میر صاحب نے اس کتاب میں ہر مقام پر اپنے والد کے نام کے ساتھ ”میر“ کا لفظ لکھا ہے اور اپنے والد اور دوسروں کی زبانی اپنا نام بھی میر محمد تقیٰ لکھتے ہیں۔ یہ شخص غلط ہے کہ جب انہوں نے میر قخلص کیا تو اُن کے والد نے منع کیا کہ ایسا نہ کرو، ایک دن خواہ مختواہ سید ہو جاؤ گے۔ والد کی وفات کے وقت اُن کی عمر دس گیارہ سال سے زیادہ نہ تھی، اس وقت نہ شعر کہتے تھے اور نہ شعر گوئی کا خیال تھا۔ شعر کا ذوق دلی میں آکر پیدا ہوا۔ یہیں انہوں نے تحصیل علم کی، یہیں شعر کہنا سیکھا اور یہیں اُن کے کلام کو شہوت و قبولہت حاصل ہوئی اور آخر دم تک دلی ہی کو یاد کرتے رہے ۔

۳- یہ مسکن نہیں کہ میر صاحب کا ذکر ہو اور خان آزو (سراج الدین علی خان) کا نام نہ آئے۔ خان آزو فادرسی کے بڑے اُستاد اور محقق اور شاعر تھے، کبھی کبھی دیختے ہیں بھی کچھ کہہ کر رہتے تھے۔ آزاد نے لکھا ہے کہ میر صاحب پہلی بھروسے تھے اور جب وہ مر گئیں تو اُن کے والد نے خان آزو کی ہمشیرہ سے شادی کی۔ لیکن میر صاحب کے بھان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے بڑے بھائی خان آزو کے حقیقی بھان تھے اور میر صاحب

اود ان کے چھوٹے بھائی دوسروی بیوی سے تھے - اس سے ظاہر ہے کہ میر علی متنقی کی بیوی بیوی خان آذو کی بہن تھیں - بہوں حال اس میں شک نہیں کہ خان آذو مہر صاحب کے سوتیلے ماموں ہوتے ہیں - تمام نذکروں میں یہ لکھا ہے کہ انہوں نے باب کے مرغے کے بعد خان آذو ہی کی آگوش شفقت میں پرووہش پناہی اور انہوں کے فیض تربیت سے علمی استعداد اور شاعری کا ذوق حاصل کیا - جب میر صاحب کا تذکرہ نکات الشعرا * چھپ کر شایع ہوا تو اس بیان پر تصدیق کی مہر لگ گئی - اس کتاب میں میر صاحب نے خان آذو کا بڑے ادب سے ذکر کیا ہے اور ان کے کمال اور سخن فہمی کی بیہمہ تعريف کی ہے اور مرتضیٰ معز (قطر) 'موسوی خان' کے حال میں انہوں "أَسْتَاد وَ مُهِير وَ مُرْشِدٌ بِنَدَدَة" لکھا ہے - ان شواهد کو دیکھتے ہوئے آزاد کا یہ قول نہایت ناگوار گزرتا ہے کہ "خان صاحب حلقوی مذعوب تھے میر صاحب شمعہ، اس پر نازک مزاجی غصب! غرض کسی مسئلے پر بیکھر کر الگ ہو گئے" + "قیاس یہی ہوا کہ یہ بھو آزاد کا ایک چتنکا ہے جو حسب عادت لطف داستان اور دنگوئی ع بیان کی خاطر لکھے گئے ہیں - لیکن جب یہ کتاب (ذکر میر) ہماری نظر سے گزدی تو معلوم ہوا کہ آزاد بڑی پتے کی بات لکھے گئے ہیں - مہر صاحب خان آذو کے دل آذار برداشت اور بے مسوتی کے نہایت شاکی ہیں - ایک تو نوکپن اور ناقچہزیدہ کاری، دوسرے یتھمی کا تازہ تازہ داغ، پھر فریب الوطندی اور بے دوزگاری، اس پر بے مروت بھائی اور سنگ دل ماموں کا یہ سلوک، مہر صاحب کی زندگی تلخ ہو گئی - غیور تو وہ بچپن ہی سے تھے 'جہسا کہ خود ان کے والد نے اس کا اعتراف کیا ہے، ان کے دل پر اس کا ایسا اثر ہوا کہ نوبت چذون تک پہنچ گئی -

* یہ تذکرہ انجمان ترقی اردو کی طرف سے شایع ہو چکا ہے

+ آب حیات، تذکرہ میر

اب قابل فود یہ ہے کہ مہر صاحب کے ان دو بیانات میں اس قدر تفاوت اور تضاد کھوں ہے حالانکہ نکات الشعرا بھی دلی ہی مہن لکھا گیا اور ذکر میر بھی وہیں شروع کی اور سوائے آخر کے کچھ اوداق کے (جس کی صراحة آئی چل کر کی جائے گی) ساری کتاب و عین لکھی - بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تذکرہ میر صاحب کے خیال میں ایک ایسی چیز تھی جو مقبول ہونے والی تھی اور چونکہ اس قسم کا یہ پہلا تذکرہ تھا (جیسا کہ مہر صاحب نے خود تحریر فرمایا ہے) اس لئے یقین تھا کہ لوگ اسے شوق سے پڑھیں گے اور ہر کس و ناکس کے ہاتھ میں جائے گا، انہوں نے اس ناگوار اور بد نما ذاتی اور خانگی قضیے کو چھوڑنا مصلحت نہ سمجھا اور تفاصیلے غیرت نے یہی مناسب خیال کیا کہ اس پر پردازی دال دیا جائے، لیکن جب وہ آپ بیتی لکھنے بیٹھے تو رہا نہ گیا، ساری دام کھانی کہہ سنائی - اور سچ بھی ہے وہ آپ بہتی ہی کہا جس میں بڑی بھلی جو کچھ بھی گزدی ہو صاف صاف نہ لکھے دی جائے، آپ وہ ارادات قلب ہو یا حالات و اتفاقات، اپنے ہوں یا دوسرے کے، جو کچھ آنکھوں نے دیکھا یا دل پر گزرا سب ہی لکھنا پوتا ہے۔ اور یہ خال بھی نہ تھا کہ یہ کتاب کبھی دوسرے ہاتھوں میں جائیے کی یا مقبول ہوگئی اور حقیقت بھی یہی ہے، آج تک یہ کتاب گلستانی میں دھی، یہ محض اتفاق ہے کہ آج اس کی اشاعت کا موقع نکل آیا ورنہ جہاں اور بہت سے جواہر یادے خاک میں مل گئے یہ بھی کھوئے مکروہ یا کسی عطاء کی پذیروں کی نظر ہو جاتی ۔

اس کتاب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ جو مشہور چلا آتا ہے، خان آزو میر صاحب کے استاد تھے صحیح نہیں ہے۔ ہمارہ اتنی بات کے قصور و اضطرار ہوں کہ دوبارہ جب دلی آئے تو مامون ہی کے ہاں آکے تھے، چنانچہ فرماتے ہیں "یعنی چندے پیش اور ماندم و کتابے چندہ از یاران شهر خواندم" اس کے بعد انہوں نے اپنی تعلیم کا حال لکھا ہے کہ کھونکز اتفاقی تھے راستے میں چعلہ یہ مدد ہے بھی تو

(۴)

ہوئی اور ان سے فادرسی پڑھنے شروع کی، اتفاق سے جب وہ اپنے وطن پہنچنے چلے گئے تو میر سعادت علو سے جو امروہ کے بادشادے تھے، ملاقات ہوئی، انہوں نے میر صاحب کو دیختے میں شعر موزوں کرنے کی ترغیب دی اور اس وقت سے ان کی شعر گوئی کی پہنچا دی۔ میر صاحب نے بھی ایسی جان توز کے محنت کی اور وہ مشق بہم پہنچائی کے تھوڑے ہی عرصے میں اُن کی شہدت سارے شہر میں پھیل گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ کسی کے شاگرد نہ تھے بلکہ شاعر پیدا ہوئے تھے —

۱۵۔ میر صاحب کے لکھنؤ پہنچنے کا حال بھی عجیب تھا مگر اسے بیان کیا گیا ہے اور آزاد نے نمک موقع لکھ کر اُسے ایک افسانہ بنا دیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ آزاد کے سحد نگار قام نے اس وقت اور موقع کی اور میر صاحب کی قطع وضع اور ان کی بے کسی اور استغنا کی ایسی سچی تصویر کھینچی ہے کہ تراہما کا لطف آجائا ہے اور انکھوں کے سامنے عبرت کا نقشہ پھر جاتا ہے۔ لیکن لکھنؤ پہنچ کر سداے میں اترنا، مشاعرے میں جانا، اُن کی پرانی وضع پر اہل مشاعرہ کا ہلسٹا اور شمع ساملئے آنے پر غزل میں حسب حال فی البدایہ اشعار کا پڑھنا حقیقت سے بعید ہے۔ یہ صحیح ہے کہ دلی اُجھ گئی تھی، قدردان اُنہے گئے تھے، اہل کمال کس میرسی کی حالت میں تھے اور ان کا تھکانا صرف ایک ہی دل گیا تھا یعنے لکھنؤ کا نوابی دربار جو اُس وقت بھا، پر تھا۔ زمانے کے ہاتھوں تملک آکر ہر بامال قدردانی کا بھوکا اپنے عزیز وطن سے ملہ موز کر وہیں جا پہنچتا تھا۔ میر صاحب اگرچہ دلی میں تملک حال اور شکستہ دل تھے مگر بے غیوں تھے۔ وہ بعض اور لوگوں کی طرح دوسروں پر بار ہونا یا احتیاج لے کر پہنچنا اپنی وضع کے خلاف سمجھتے تھے۔ جس طرح شجاع الدولہ نے اڑاہ قدردانی مزدا سودا کو دلی سے بلا بھیجا تھا اسی طرح آصف الدولہ نے نواب سالار جنگ کے فریمہ راہ راہ پھیل کر میر صاحب کو لکھنؤ بٹھا۔ لکھنؤ پہنچا

بواب سالوچنگ کے ہاں گئے جو اُن کے حال پر پہلے ہی سے مہربان تھے، انہوں نے فوداً بلڈگان عالیٰ کی خدمت میں اطلاع کی۔ چاد پازچ دوز بعد بند گان عالیٰ مرغون کی لوائی کے لئے تشریف لائے میر صاحب بھی وہاں تھے۔ مخفض فراست سے سمجھہ گئے کہ میر صاحب ہیں، نہایت لطف و عنایت سے بغل گیر ہوئے اور اپنے ساتھ نشست کے مقام پر لے گئے۔ اپنے شعر میر صاحب کو سخاطب کر کے سنائے اور پھر میر صاحب سے کلام سننے کی فرمائیں کی۔ مگر میر صاحب نے اپنی خُلُک کے صرف دوچار ہی شعر سنائے۔ اسن سے ظاہر ہے کہ میر صاحب فقیروں کی طرح لکھنؤ نہیں گئے جیسا کہ آزاد نے بیان کیا ہے بلکہ عزت سے بلاسے گئے اور آخر دم تک اسی عزت سے رہے۔

۵۔ میر صاحب کی بد دماغی اور نازک مزاجی کو بھی بتائیں سمالغہ سے بیان کیا گما ہے، لیکن اس میں شک نہیں کہ وہ نازک مزاج ضرور تھے۔ اس کا داڑ اُن کی ابتدائی تربیت اور درودش اور بعد کے حالات میں ہے۔ میر صاحب کے والد بڑے پاسے کے درویش تھے، لوگ اُن کے قدم لیتے اور ہاتھ چومنتے تھے، بڑے بڑے لوگ ان کے ملنے کی تمنا کرتے تھے۔ ایسے حالات میں کیا پوچھنا وہ تو آسمان ہی پر ہوتا ہے۔ سید امان الدین جو اُن کے والد کے سرید خاص تھے، میر صاحب انہیں چھپا کہتے تھے۔ سید صاحب نے انہیں بڑے چاؤ چوچلے سے پالا۔ یہ شب و دوز انہیں کے پاس رہتے، انہیں کے ساتھ کہا تے، انہیں کے ساتھ سوتے، جب کبھی کسی درویش سے ملنے جاتے تو میر صاحب کو ساتھ لیتے جاتے اور یہ اُن کی ملاقاتوں اور صحبتوں میں حاضر رہتے۔ اُن کے والد کی خدمت میں بھی اکثر درویش اور صوفی حاضر ہوتے، یہ چپکے چپکے سب کچھ دیکھتے اور سنتے رہتے تھے۔ انہوں نے اس کتاب میں جو اپنے والد کی تلقین اور دوسرے درویشوں کی باتوں اور اقوالِ لکھے ہیں وہ سرا سر درویشی میں

(۵)

ذویہ ہوئے ہیں۔ پھر سے اُن میں غہرت، استغذا، قدامت اور بے نیازی کی شان پیدا ہونے لگی تھی۔ ابھی دس کیاڑہ ہی بوس کی عمر تھی کہ دھری یتیمی دیکھنی پڑی، ایک تو، چچا جو باپ سے زیادہ ناز بردار تھا داغ مفارقت دے کیا، دوسرے اُسی سال باپ کا سایہ سر سے اُٹھے کیا۔ پھر عزیز و اقارب کی طوطاچشمی خصوصاً بھائی کی ہے سوتی اور ماموں کی بدلسوکی اور دل آزادی، اس پر یہ سر و سامانی اور پریشانی، ان سب پر مزید ملک و حکومت کی ناگفتہ بہ حالت، جہاں آئے دن نئے نئے انتقالات اور دلخراش واقعات، خانہ جنگیاں اور بوبادیاں، بوبیا دھنی تھیں۔ ان سب نے اُن کے دل پر اپسے چڑ کے دئے کہ تن بدن کا ایک ایک تار بلبلہ اُٹھا۔ اسی نے اُن کے کلام میں فصاحت کے ساتھ وہ سوز و گداز اور درد پیدا کر دیا جو اُن کے بعد آج تک کسی کو نصیب نہیں ہوا —

آزاد نے خان آذو سے ناچاقی کی وجہ میر صاحب کی نازی مزاجی ہی قرار دی ہے اگرچہ اس کے تسلیم کرنے میں کسی قدر قابل ہوتا ہے، تاہم دوسرے واقعات ایسے موجود ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ نازک مزاج ضرور تھے۔ مثلاً سادات خان ذوالفقادر جنگ بخشی کے ہاں ملازم ہیں، ایک دوڑ خان موصوف شب ماہ سہیں مہتابی پر بیٹھے تھے اور قول کا لڑکا اُن کے سامنے بیٹھا کچھہ کارہا تھا، اتنے میں میر صاحب پہنچتے، خان نے کہا میر صاحب اسے اپنے دینختے کے دوچار شعر بتادیجتے تو یہ اپنے طور پر درست کر کے لایا گا۔ میر صاحب نے کسی قدر ترش ہو کر کہا کہ سمجھے سے یہ نہیں ہوسکتا، تو اس نے اپنے سر کی قسم دی اور خوشامد کی تو میر صاحب نے چاروں ناچار چند شعر اُسے پاک کر دیا لیکن یہ بات انہیں ایسی ناگوار کذبی کہ اس کے بعد سے خان صاحب کے ہاں جانا چھوڑ دیا اور خانہ نشین ہو گئے۔ خان موصوف نے بہت مدت سماجت کی مگر انہوں نے ایک نہ سنی۔ مگر اس شخص کی سروت کو دیکھتے کہ اُس نے اس کا کچھہ خیال نہ کیا

(ک)

اود متحض میر صاحب کی خاطر سے اُن کے بھائی مہر محمد رضی
کو اپنے پاس سے کھوڑا دے کر نوکر رکھہ لیا - داجہ جگل کشود جو
محمد شاہ بادشاہ کے عہد مہن و کیل بلکالہ تھے اور بُوے امیر آدمی
تھے ، شوق اود قدر دانی سے مہر صاحب کو کھر سے اتنا کہ اپنے ہاں
لے جاتے ہیں اور اپنے شعر اصلاح کے لئے پہنچ کرتے ہیں مگر
میر صاحب اس کے کلام کو قابل اصلاح نہیں سمجھتے اور سب
پر خط کھینچ دیتے ہوں - داجہ ناگز مل جو میر صاحب کا بُوا
قدر دان تھا، اس کی دفاتر متحض اس وجہ سے چھوڑ دی کہ جو معاہدہ
وہ اس کے ایسا سے بادشاہی امرا سے کر کے آئے تھے اس پر اس فی عمل
نہ کیا - بادشاہ بُوے اشتیاق سے بار بار بلا تے ہوں مگر پر نہ ہوں
جاتے - غرض میر صاحب کو اپنی وضع کا بُوا پاس تھا اور ابتدائی
قربیت اور فقر و فاق نے وضعداری کے ساتھ نازک مراجی بھی
پیدا کوئی تھی -

۶ - اس کتاب مہن بعض مقامات ایسے آتے ہیں کہ ان کے پوہنچے
کے بعد اُن کی بعض نظموں کی اصل حقیقت معلوم ہوتی ہے اور
لطف دوبالا ہو جاتا ہے - مثلاً جب اُن کے سوتیلے مامون خان آذو نے
اپنے بھانجے (میر صاحب کے بُوے بھائی) کے اشتعال سے
انہیں طرح طرح سے ستانا شروع کیا اور اُن کی خصوصت اور
دل آزادی اور بدلسوکی حد سے بُوہ گئی تو اس پر کسی اور بے
نواب کے عالم میں اُن کے قلب پر اس کا بُوا صدمہ ہوا اور بہت
ہی دل شکستہ اور دل گرفتہ رہنے لگے - اس غم و غصے کی حالت
میں ان پر ایک جلوں کی سی حالت طاری ہو گئی اور انہیں
چاند میں ایک عجیب صوت نظر آنے لگی ، اس وہم کے ساتھ
وحشت و دیوانگی پوہنچ لگی اور حالت نازک ہو گئی - اس قسم
کیفیت کو مہر صاحب نے بُوی خوبی سے بیان کیا ہے - اس کے بعد
آپ اُن کی مثنوی "خواب و خیال" پوہنچ تھے تو اس واردات کی
سچی تصویر اور اس خواب کی پوری تعبیر نظر آتی ہے اور صاف
معلوم ہوتا ہے کہ یہ متحض خواب و خیال نہیں بلکہ ایک

(ل)

واقعہ تھا جو ان کے مایوس اور حزیں دل پر گزرا تھا —
 اس مندوی کے شروع میں اپنی پریشان حالی کا ذکر کیا
 ہے کہ ہوش سبھالتے ہی اپنے بھگانے ہو گئے، یادوں نے بے وفائی
 کی — اور عزیز و اقربا نے بے سروقی، ناچار وطن چھوڑنا پڑا
 اور یہ پہلا وقت تھا جو کہ سے قدم باہر نکالا —

چلا اکبر آباد سے جس کھڑی
 دو بام پر چشم حسرت پڑی
 کہ قدر وطن پہلے کیوں کر کروں
 سکر ہر قدم دل کو پتھر کروں

اب دلی پہنچتے ہیں —
 پس از قطع دل لے دلی مہن بخت
 بہت کھیلچھے ہاں مہن نے آزاد سخت
 جگر جو کروں کروں سے خون ہو گھا
 مجھے دکتے دکتے جنوں ہو گھا
 اب اس کے بعد سے جنوں کی کیفیت بہان کی جو
 عجہب و غریب ہے —

میر صاحب کو دو بار کامان جانا پڑا اور دونوں بار پریشان
 حالی ان کے ہر کا ب تھی — پہلی بار، جب دیکھا شہر کی حالت
 دھنے کے قابل نہیں (ہی تو راجہ (نائکرمل) سے اجازت چاہی
 کہ شہر چھوڑ کر کسی دوسری جگہ چلا جاتا ہوں، یہاں دھنے
 کی تاب نہیں۔ راجہ نے اپنی عنایت سے اجازت دی۔
 میر صاحب توکل علی اللہ کو احتکھن کے ساتھ چل کھڑے
 ہوئے اور بے ہزار پریشانی کامان پہنچھے۔ یہ ذیحتججہ کی
 آخری قادیخ تھی۔ عشرہ وہیں بسر کیا اور عاشودے کے دوز
 وہاں سے آگئے چلے۔ دوسری بار جب راجہ جاتوں کے ہاتھوں
 سے تنگ آکر اپنے تمام متولیوں کے ساتھ قلعے سے نکل کر
 کوچ کرتے ہوئے کامان پہنچتے ہوں تو میر صاحب بھی بہ سب
 ملزمت اس قافلے کے ساتھ ہوئے۔ یہ عالم بھی پریشانی کا تھا

(م)

اور غالباً اسی حالت میں انہوں نے ایک منحصراً لکھا ہے۔
ذمانتے کی شکایت میں فرماتے ہیں —
کام سے تلغیح کام آئھا یا موئے تدھیں
دلی میں بیدلانہ پھرا یا موئے تدھیں

ہم چشمتوں کی نظر سے گرا یا موئے تدھیں
حاصل ہے پیس سے بد نیا موئے آئھوں
میں مشتمل خاک سمجھے ہے ابھی اس قدر خبیار
نلاش معاشر میں جگہ جگہ مارے مارے پھر لئے کے متعلق
کئی بند لکھے ہیں، ایک یہ ہے —
جانا جہاں نہ قہا سمجھے، سو باد وان گیا
ضعف قوی سے دست پدیوار وان گھا
محبتاً جا ہو کے ناں کا طلب گار وان گیا
چارہ نہ دیکھا مغضوب و ناچار وان گھا
اس جان نا توان پہ کیا صبر اختیار
اگئے چل کے کہتے ہیں —

حاجت میں دوا دل پر دود نے نہ کی
نا ثیر اشک سونخ و دخ زد نے نہ کی
تدبیر ایک دم بھی دم سود نے نہ کی
دل جوئی میڈی حھف کسی فرد نے نہ کی
طاقت دھی نہ دل میں، کیا جان سے قدار
اور بند تو دو آخر کے ہیں جو مهر صاحب کی حالت اور مزاج
کا سچا نقشہ ہیں —

دل سر بسر خراب ہے تعمیر کیا کروں
آشنتگی ع حال کی تعییر کیا کروں
خونا بھائے چشم کی تحریر کیا کروں
زدی دنگ چھڑا کی تحریر کیا کروں
آہا جو ملن چھمن ملن خوانہ هو گئی بھاؤ

(ن)

حالت تو یہ کہ مجھکو فمتوں سے نہیں فراغ
دل سوژش درونی سے جلتا ہے جوں چواعغ
سوئہ تمام چاک ہے سارا چکر ہے داعغ
ہے نام مجلسوں میں مرا مهر بے دماغ
از بسکہ بے دماغی نے پایا ہے اشتہار
اسی طرح سے شہر آشوب اور مستزاد (جو دلی کے حال پر
لکھی ہے) اور خاص کہ جو نظم دنہا کے نام سے ہے ان کا لطف
اس کتاب کے پڑھنے کے بعد آتا ہے - آخری نظم (دنیا) کے پڑھنے
کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کویا اس کتاب کے آخری صفحے کے لفظ
لفظ کو نظم کر دیا ہے - فرض مرد صاحب کے کلام کے سمجھنے اور
لطف حاصل کو نے میں بھی اس کتاب سے بہت کچھ
دھنمی ہوتی ہے -

7 - ذکر مہر میں چہاں اُس زمانے کی معاشرت اور حکومت
کے بہت سے واقعات ملتے ہیں وہاں ایک یہ بات بھی صاف نظر
آتی ہے کہ اُس زمانے میں هندو مسلمان کی کوئی بحث ہی
نہ تھی - اُس سے بڑا کہ برا کونسا زمانہ ہوگا جب ذہ ملک میں
ہر طرف خود فرضی 'خانہ جلگن'، لوٹ مار کی وبا پھیلی ہوئی تھی
اور دوال اور انحطاط کا انتہا وقت آگیا تھا، تاہم هندو مسلمانوں کے
تعلقات اپس میں ایسے تھے جیسے بھائیوں بھائیوں میں ہوتے ہیں -
وہ لذت بھی تھے، ملتے بھی تھے، مگر اس دوستی محببت اور
کوئی بھائی مذہب و ملت کا کوئی امتحان نہ تھا - یہ آفت
اس زمانے کی لائی ہوئی ہے جس میں بدبنختی سے دو نوں
مبتلا ہیں؛ اس کا انجام سب سمجھئے ہوئے ہیں مگر اپنے وہم کے
ہاتھوں لاچا رہیں - خود مرد صاحب کئی داجاوں کے متواصل تھے،
اُن کی مروت اور انسانیت کا ذکر کس محببت اور عزت سے کرتے
ہیں - راجہ ناگر مل کی شرافت اور وضعداری دیکھئے 'جاٹوں
کی چہرہ دستی اور مردم آزادی سے آزدہ ہو کر دلیرانہ قلعہ چھوڑ
پاھنچنے کے چالے ہیں تو اپنے ساتھے بیس سو ہزار گھنڈوں کو جو انہیں

(س)

کی وجہ سے آباد تھے اور اکثر ان کے متولی تھے اور جن میں
ہندو مسلمان سب ہی تھے، ساتھی لے کر جاتے ہیں۔ پہ وقت
خطپڑے سے خالی نہ تھا، مہر صاحب لکھتے ہیں ”راجہ نظر پر خدا
کردا انجھے لازمہ سردار یہ سمت بکار پرداز پاہر دو پسر بھراعت تمام
سوار شد و یہوں قلعے آمد چنان ہمت بامداد غربا گماشت کہ
ناموس نفرے ہم انجما نگذاشت۔ از لطف دادار یہ ہمال و بے یمن
نیت خوب در دوستہ دوز مع این قافلہ کران داخل کاما کشت“۔
اگرچہ ملک کی حالت بہت خراب و خستہ اور ابتدر تھی، عام و
خاص، نواب اور راجہ سب خود غرضی میں مبتلا اور ناعاقبت
اندیشی میں گرفتار تھے، مگر پرانی وضعیات برابر چالی جادہ
تھیں۔ بزم ہو یا دزم، غم ہو یا شادی، معاملات ہوں یا مطابقات
اُن میں وہ تنگ دلی اور تعصب نہ تھا جس کا جلوہ ہمیں آج کل
نظر آ رہا ہے۔ بدآخلاقی اُن میں بھی تھی، بدمعلمگی اُس وقت
بھی تھی، غداری اور بے وقاری سے وہ زمانہ بھی خالی نہ تھا، مگر
وہ مہما عیوب جس سے مذہبی تعصب کہتے ہیں، اس سے اُن کے
سوہنے پاک تھے۔

۱۸۔ میر صاحب بڑے مذہب اور یا وضع شخص ہوں وہ کہیں
مذہب کا ذکر یا بحث نہیں کرتے، تاہم ہم اُسی بعض واقعات سے
اُن کے مذہب اور مشروب کی جہلک بھی نظر آتی ہے۔ ایسے والد کے
متعلق ایک جگہ، اکھتے ہوں ”دوزے درخدمت شیخ موال کرد کہ
بندہ انجھے عقائد خود درست کردا ام بخدمت عالی واضع است،
اما در حق حاکم شام چہ فرمایند“۔ شیخ نے فرمایا ”کہونگا“
کچھہ مدت بعد ملنے اندھوںے محرم خان خواجہ سرائے شاہجہانی
کی مسجد تشریف لائے، میرے والد کے نوکر وضو کے لئے پانی
لانے کو دوئے، والد خود اٹھئے اور آفتائی لے کر ہاتھے ملنے دھلانے
لگئے۔ فرمائے لگئے ”ایہ علی متقی میں عسر بھر کبھی اُس کا نام
زبان پر نہیں لایا ہوں“ اس کا شکر کم زبان سے ادا کروں“۔
والد کہتے تھے کہ اس کے بعد یہ میں نے بھی اس کا نام

کبھی نہیں لہا —

سیدhan اللہ، کس خوبی اور حکمت سے تلقین کی ہے
یہ بزرگ شاہ کلیم اللہ اکبر آبادی، میر علی متقی کے پھر و مرشد
تھے اور میر علی متقی کا شیخ سے یہ کہنا کہ ”میلنے جیسا کے آپ پر
ظاہر ہے، اپنے عقائد درست کرنے ہیں“ شیخ نے اثر کو ظاہر کرتا
ہے۔ میر صاحب بھی آخر اُسی باب کے بیٹے تھے، ابتدا ہے
درویشون میں تربیت پائی، خود درویش منہ واقع ہوئے تھے
اسی لئے ان کا مشروب وسیع اور دل صاف تھا۔ ایک بار کا ذکر ہے
کہ جب میر صاحب سادات خان ذوالفقار جنگ کے پاسن تھے تو
ایک لڑائی میں وہ بھی ساتھ تھے، لڑائی قصیدہ سامر کے پاس
ہوئی جو اجمیع سے بیس کوس ہے۔ غرض ملہاد داؤ کے بیچ میں
پڑنے سے لڑائی موقف ہوئی اور صلح صفائی ہو گئی۔ میر صاحب نے
اس موقع کو غلمیت سمجھا اور حضرت خواجہ معین الدین اجمیری
کی زیارت کے لئے اجمیر جا پہنچے۔ اس ماجدے کو ان چند الفاظ
میں بیان کرتے ہیں، ”من پس از صلح برائے حصول سعادت
زیارت درگاہ فلک اشتباہ خواجہ بزرگ دفترم“ —

۹ - میر صاحب کی وفات کا سال تو صحیح صحیح معلوم ہے،
سلہ ۱۴۲۵ھ (۱۸۱۰ع) میں انتقال ہوا، ناسخ نے تاریخ
کہی ہے ”اویلاً مرد شہ شاعر ان“۔ لیکن پیدائش کا سال معلوم
نہ ہونے سے ان کی عمر کے متعلق بہت اختلاف پیدا ہو گہا ہے۔
ازاد لکھتے ہیں کہ سو برس کی عمر پائی۔ مصحتفی اپنے تذکرے
میں لکھتے ہیں ”عمرش تخمیلًا قریب بہ هشتاد است“۔ تذکرے
کی تالیف کا سلہ ۱۳۰۹ھ ہے، اس حساب سے تقریباً ۹۶ سال ہوتے
ہیں۔ جہاں نے ان کی عمر ۸۰ ہی برس لکھی ہے۔ اگر چہ مدد
صاحب نے اس کتاب میں اپنی پیدائش کا سلہ نہیں لکھا تاہم
بعض حالات اور تواریخ ایسے موجود ہوں جن سے ان کی عمر اور
پیدائش کا تخصیصی سلہ معلوم ہو سکتا ہے —
جب سوہد امان اللہ کا (جنہیں میر صاحب عم بزرگوار

(۷)

کوئی لکھتے ہوں) انتقال ہوا اور دنج و فم سے ان کی حالت بہت ندھال ہوئی تو ان کے والد ان کو سمجھانے لگے، اس میں ایک یہ فقرہ بھی فرمایا ”کہ ماہ من ! نہ طفل ہالہ“ الحمد لله کہ ۵ سالہ ” - اور اسی سال میر علی متقی کا بھی انتقال ہو گیا - گویا باپ کی وفات کے بعد ان کی عمر دس سال کی تھی پا زیادہ سے زیادہ گیارہ سال کی ہو گئی - باپ کے سرجانے سے اس چھوٹی سی عمر میں فکر معاشر ہوئی جس کی تلاش میں وہ اکبر آباد کے آس پاس بہت کچھ پھرے، جب مایوس ہوئے تو شاہ جہان آباد کا قصہ کیا - نواب صocab الدوّله امیر الامرا نے ان کے باپ کے حقوق کا خہال کر کے میر صاحب کا ایک دوپیہ دوز مقدر کرد یا اور یہ روزینہ نادر شاہ کے حملے تک ملتا رہا، اس جنگ میں نواب صاحب کے مارے جانے سے بند ہو گیا - نادر کا حملہ سنہ ۱۱۵۱ھ میں ہوا - اس کتاب کے اختتام پر میر صاحب نے اپنی عمر ساتھی سال بتائی ہے اور کتاب کی تاریخ اس قطعہ سے نکالی ہے —

مسی با سمی شد اے با هنر
کہ اپن نسخہ گرد د بعالم سمر
ڈ تاریخ آگہ شوی بیگسان
فرزی عدد بست و هفت اد بران

کتاب کا نام ”ذکر میر“ ہے جس کے عدد ۱۱۷۰ ہوتے ہیں، اس میں ۲۷ ملے تو ۱۱۹۱ ہوئے - اس میں سے اکثر ساتھی مذہب کئے تو ان کی پیدائش کا سال تقریباً ۱۱۳۷ھ نکلتا ہے - اس حساب سے نادر کے حملے کے وقت ان کی عمر کوئی پتلہ سال کی سمجھتی چاہئیے - اس حدیث کے بعد وہ پھر دھلی چاتے ہیں اور چند دوز اپنے ساموں خان آڑزو کے مہمان ہوتے ہیں - ایک مدت کے بعد جب راجھ ناگر مل کے ہمراہ اکبر آباد جائے کا اتناق ہوتا ہے تو

(ص)

لکھتے ہیں کہ تیس سال بعد وطن میں آنا ہوا، یعنی اس وقت ان کی عمر ۴۵، ۴۶ برس کی ہو گی —

آب ہدایت میں لکھا ہے کہ میر صاحب نے دلی ۱۱۹۰ھ میں چھوڑی لہکن گلسن ہند (اڑ کلزار ابراهیم) میں ان کے لکھنے جانے کی تاریخ ۱۱۹۷ لکھی ہے اور لکھا ہے کہ اس وقت مرزا محمد فیض سودا اس چہار فانی سے عالم پاکی کو سدھاڑ چکے تھے۔ سودا کا انتقال سنہ ۱۱۹۵ھ میں ہوا۔ میر حسن اپنے تذکرے میں میر صاحب کا حال لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس وقت وہ دلی ہی میں ہیں۔ حسن کے تذکرہ کا سنہ تالیف ۱۱۹۴ھ ہے۔ غرض لطف ہی کا قول صحیح معلوم ہوتا ہے کہ میر صاحب لکھنے سنہ ۱۱۹۷ھ میں پہنچے۔ اس حساب سے میر صاحب کے لکھنے پہنچنے اور ذکر میر کے ختم ہونے کا ایک ہی سال ہونا ہے اور اس وقت ان کی عمر ساتھہ تھی۔ اب اگر سنہ پیدائش ۱۱۳۷ھ اور سنہ وفات ۱۲۲۵ھ تو میر صاحب کی عمر تقریباً ۸۹ برس ہوئی ہے، بہر حال ۹۰ سے ڈانت کسی حال میں نہیں اور مددی دارے میں یہی صحیح ہے —

۱۰۔ ذکر میر ایک نادر الوجود کتاب ہے۔ ہماری زبان میں ایک نہیں بھروسہوں تذکرے شعراء کے لکھے گئے ہیں اور ابھی تک یہ سلسلہ جاری ہے مگر کسی تذکرے میں اس کتاب کا نام نہیں۔ آزاد نے بہت تفصیل سے میر صاحب کے کلام اور تصنیفات کی فہرست دی ہے مگر ذکر میر کا ذکر اس میں بھی نہیں۔ سو اسے ذاکر سپرنگر کے کہ اس نے اپنی فہرست میں ذکر کیا ہے اور کہیں اس کا پتہ نہیں۔ یہ مخصوص اتفاق ہے کہ یہ کتاب خان بہادر مولوی بشیر الدین احمد صاحب بانٹی مسلم ہائی اسکول اتناواہ کے ہاتھے لگ گئی اور ان کی عنایت سے ہمیں دیکھنی نصیب ہوئی اور اس کے شایع کرنے کا موقع ملا۔ میں مولوی صاحب کے اس لطف و کرم

(ق)

کا بیہود مسلوں ہوں - یہ نسخے بہت صاف اور اچھا لکھا ہوا ہے - کتابت سلہ ۱۲۲۵ھ (۱۸۰۱ع) کی ہے یعنی میر صاحب کی زندگی ہی میں لکھا گیا اور کہا تعجب ہے کہ انہیں کے نسخے کی نقل ہو - کہیں کہوں مشکل الفاظ اور محاورات کے معنے بھی دئے ہیں جو ہم نے بجٹسے چھاپ دئے ہیں 'الممته مضمین کے عنوان اس میں نہیں قہہ وہ ہم نے اضافہ کئے ہیں - جب پروفیسر محمد شفیع ایم۔ اے وائس پرنسپل اور پرنسپل کالج لاہور کو 'جو علم و ادب کا خاص ذوق رکھتے ہیں ' یہ معلوم ہوا کہ میرا اولادہ اس کتاب کے شایع کرنے کا ہے تو انہوں نے مجھے فرداً لکھا کہ ایک نسخہ اس کا میرے پاس بھی ہے ' کہو تو بھیج دوں ' چنانچہ انہوں نے مدد لکھنے پر اپنا نسخہ مجھے مستعار علامت فرمایا جس کا میں بہت شکر گزار ہوں - میں نے کتاب کا چھپنا دوک دیا اور اتناے کے نسخے سے مقابلہ کرنا شروع کھا اس سے بعض بعض جگہ بہت مدد ملی - پروفیسر صاحب کا نسخہ ایسا اچھا لکھا ہوا نہیں ہے جو اس اتناے کا ہے اور ناقص بھی ہے یعنی ایک چوتھائی سے زائد کم ہے - معلوم ہوتا ہے کہ آخری حصہ میر صاحب نے بعد میں بوہایا ہے ' چنانچہ لکھلو جانے کا حال لا ہو کے نسخے میں مطابق نہیں - جہاں کہیں ان دو نسخوں کی عبارت میں اختلاف تھا، اُس اختلاف کو ہم نے حاشیے میں (ن) کا نشان کر کے لکھا دیا ہے - کتاب کے آخر میں میر صاحب نے کچھ اٹھفے بھی جمع کرائی ہیں ' بعض پڑائے اور قاریختی ہوں اور بعض خود اُن کے زمانے کے ہیں اور پر لطف ہیں - مگر افسوس کہ بعض ان میں سے ایسے فحش ہیں کہ اُن کا لکھنا یا بیان کرنا ممکن نہیں ' اس سے اُس زمانے کا ذوق معلوم ہوتا ہے ورنہ میر صاحب کی تہذیب اور ممتازت کا کہا کہدا ہے؛ اس وجہ سے نہیں اس لمحے کہ یہ ایک غیر متعلق چہز تھی ہم نے یہ لظیفہ اس کتاب سے خارج کوئی نہیں —

(ر)

اس کتاب کے پڑھنے کے بعد ایک بات کی حسرت وہ جاتی ہے کہ مہر صاحب نے اپنے زمانے کی شعر شاموی، مشاعروں اور ہم عصر شعرا کا مطلق ذکر نہیں کیا، حالانکہ اسی وقت اُدو شاعروں کا دلی مہمن خوب چا تھا، خود بادشاہ شاعر اور شاعروں کے قدر دار تھے اس کے علاوہ خواجہ میر خوارزمی، سعد حسن صب ائمہ اور اور بہت سے نو موس، شاعروں میں محدث ائمہ - خواجہ میر صاحب اپنے تذکرے نکات الشعرا میں مکھتی ہیں کہ مخدوس، بختہ خواجہ صاحب کے ہائے مہمہ ہوتی تھی بعد ازاں ان کے ایسا سے مہر صاحب کے ہائے ہر مہینے کی پلندو ہویں کو ہونے لگی - حیرت ہے کہ مہر صاحب نے بھول کر بھی اس کا کہیں اشارہ نہیں کیا یا تو اسے مہر صاحب کا ضبط سمجھہنا چاہئے یا یہ کہ یہ چیزیں انہوں نے نکات الشعرا کے لئے انہا دکھی تھیں - جو کچھ بھی ہو مگر یہ بات ہے بڑے تعجب کی کہ آپ بھتی مہیں اسی چہوڑا کا ذکر نہ آئے جو مہر صاحب کا سب سے بڑا کمال ہے اور جس سے ان کو بقاے دوام ہے —

عبدالحق

حمد بیحد مر سخنورے را که یکئه بیت یکتاوی او
حمد بعایم دوید* و ثناے لاتعد صنعت گرے را که گوهر
 سعی در سلک نظم و نثر کشید- قادر سخنی که هزار رنگ
 سخن را جلوه بر زبان میدهد^۱ تعلیم گرے که هر فرد عاجز
 سخن را زبان میدهد، خالقی که خلق عالم را فوازد^۲ صافیع که
 خاک را آدمی سازد، دارندۀ که بی اطف او فکاهد اشتن^۳ خود
 محل است، فکارندۀ^۴ که صورت ذویسی^۵ او کرا میجال است.
 علیه^۶ که در احاطه عالم او هر مرکب و بسیط این جاست که
 "إن الله على كُلِّ شَيْءٍ مُعْلِيهٌ" - حکمیه^۷ که دانار رازهاست، قدیمه^۸
 که هستی او را سزاست- رازقی که ذان دهد، مالکی که جان دهد.
 وحیمه^۹ که عذر گذهگار نیوشد، کریمه^{۱۰} که عطا پاشد و خطاب پوشد.
 شمس یک ذره از ظهور او، قهر یک شمه از ذور او- چیزی
 فیضت که بی ذور او کنی، غرض که "الله نور السموات والارض"^{۱۱}-
 فاز او از بسکه فیاض را دوست میدارد. هر که سرفورد می آرد
 ذو مید فمیگذارد- آفرینندۀ که چها آفریدند و بینندۀ که

* اے مشهود شد + اے زبان دادن و تعلیم کو دن
 + یعنی پاد می دهد ڈ (ن) و ڈ (ن) داشتندۀ^{۱۲}
 ۱۲ (ن) یہ فقرہ نہمن ہے ① نقل کویشن ۱۳ HINN

فهان همه کس دیده. هر چند چرخ کج رفتار بامن کج بازد اتا چشم
دارم که روئے مرا بر خاک نیندازد*. زبانه ذیست که نام او ازو
نهی آید، جانه فی که فخمه وصف او نهی سراید. خبیریکه از
حال همه کس خبر دارد، بصیریکه همه را در نظر دارد. نیازے
باید که گلہای ناز او چیند، چشیے شاید که تازه کاری او بیند.
فردیکه بفرد ازیت موصوت، احديکه بودنایت معروف. رفیعی
که بدرگاه او ملک ذرود، سهیعی که الماح هر عاجزه شنود.
قلم در زبان چه قدرت دارد که کمالات او یک یک ہرنگارد،
مگر او خود را خود ستاید و از عهده که لات خود بر آید —

فی النعت = درود نامحدود بر فصیحی که گوئے
فصاحت از میان بوده، و تهدیات نامحدود بر بلیغی که
بخدا رسید، و بخود فسپردۀ[†]، شاهی که از سر تا پا قدر و
جلال است، ماهی که زنگ زدائی کفر و ضلال است. پیشوائی که
بی اقتداء او کار نویکشايد، رهنهائی که بی رهنهائی او
راهی نهی نهاید. امیریکه فرمان او بجهان و دل پذیریم، و
دستگیرے که اگر دست دهد، دنبال او گیریم. صبیحی که
صباحت او روشنگر آئینه عالم، ملیحی که ملاحت او نمک رخساره
آدم. فکارے که خاک زیر پای او بھائے جانه، بھارے که سایه
دو عالم سبز او جهانی. یاری گوئے که چشم مهشریان بر شفاعت
او، فی فی هر دو جهان را کار با عنایت او. ملی اللہ علیه و آلہ

* دوئے بر خاک انداختن : مذلت نکردن + (ن) 'فی'
نهیں ہے + بخود کردن = مغرو شدن ئ (ن) پہلا فقرة
دوسرًا فقرة ہے اور دوسرًا فقرة پہلا ہے —

الطیبین الطاھرین که هریکے امام الھؤمنین و شفیع الہمذنبین
اپست، بعد حمد خالق و دود، معبدوں کل موجود، و درود فامحدود
و ثناء نامعدود، بران صاحب مقام محبود۔

سبب قالیف ذکر میر میگوید فقیر میر محمد تقی المحتلص
بھیز که دریں ایام بیکار بود، و در
گوشہ تنهائی بیمار۔ احوال خود را متضمن حالات و سوانح
روزگار، و حکایات، و نقلہا فکاشتم، و بناء خاتمه این فسخه
موسوم به "ذکر میر" بر الطائف گزاشتم۔ امید از یاران زمان
آنست که اگر بر خطے اطلاع یابند، چشم عنایت بپوشند و در
اصلاح بکوشند۔

بزرگان من با دار و دسته خود از
ذا مساعدت ایام، که صبح در این
وقات شام می فماید، از حجاز رخت
سفر بو بسته، بسرحد دکون رسیدند،
و ذا دیدنیها دیدند، از آنجا وارد احمدآباد گجرات گشتند.
بعضی فروکش کردند از هم گذشته و بعضی همت بری گماشتند
که پیشتر بیایند و بازوے تلاش کشایند، چنانچه جد کلان
من به مستقو خلافت اکبرآباد توطن اختیار کرد، این جا

* (ن) 'دا، نہیں ہے + (ن) به + قوم و قبیله
اً (ن) 'اً، نہیں ہے ۹ (ن) رسیدہ □ (ن) شدہ
□ توقف نسودن و فرود آمدن △ (ن) الخلافت

از آب گردش* بر بستر افتاده^۱ و جهان آب و گل را دعا گفت.^۲
 از و پسرے باقی ماند که جد من باشد^۳ او کهر همت بردا^۴ بسته
 بدلش روزگار برخواست. بعد از استخوان شکنی^۵ به فوجداری^۶
 گرد اکبر آباد سر افزای گشت. آدمیانه میزیست^۷ چون سن
 شویغش به پنهانه^۸ کشید^۹ مزاج از اعتدال منحرت شد. چند
 روز بتیرید^{۱۰} پرداخت هنوز صحت کامل فشنه^{۱۱} بود که بگوالیار
 رفت^{۱۲} بسبب حرکت عذیفی^{۱۳} که در نقاوت سم است^{۱۴} بجا افتاد^{۱۵}
 و جامه گذاشت و^{۱۶} او دو پسر داشت. کلانه خالی از خلل دماغ
 فبود^{۱۷} جوان مرد و حکایت او پس سرشد^{۱۸} —

میر صاحب کے باب کاذکور^{۱۹} پسر خورد که پدر من باشد^{۲۰} قرک
 لباس کرد و پا بدامن کشید. تھصیل عام
 ظاهر که بے او^{۲۱} بعالم معنی رسیدن دشوار است^{۲۲} در خدمت
 شاه کلیم الدہ اکبر آبادی که از کوئل اولیاے آنجا بود^{۲۳} گرد. و
 از ریاضت^{۲۴} شاقه پے به باطن برد. در سعی قرک و تجربید
 تصویع بیعد کشید. و برہنمائی آن بزرگ به سر خانه^{۲۵}

* بمعنی اختلاف هوا (ن) اے نغیر آب و هوا

+ بساد شد + ترک گردن (ن) اے دخصت گرد

﴿ (ن) 'بر' نہیں ہے ﴾ اے منتہ بسیار

□ (ن) سالگی △ (ن) بتدبیر ॥ دشوار

○ بجا افتادن و جامه گذاشتن یعنی مکث (قیام) کردن و مردن

○ (ن) 'و' نہیں ہے ॥ یعنی فراموش شد

○ (ن) آن ○ (ن) دیاضات ڻ بمعنی حد معین

درویشے رسید ع :-

پس از خرابی بسیار دل بدست افتاد
جوان صالحے عاشق پیشه بود، دل گرمی داشت، بخطاب
علی متقی امتیاز یافت -

نقل است روزے در خدمت شیخ
سوال کرد که بندۂ افچہ عقاید خود
درست کرد ہ ام، بخدمت عالی واضح
باب کی اپنے پیر سے
کفتگو در بارۂ یزید

است. اما دارحق حاکم شام چہ میفرمایند. فرمود "خواهم گفت".
بعد مدت آخر شب که هذو ز کائل صبح * پریشان نشده بود،
دو مسجد محرم خان خواجه سراے شاهجهہانی تشریف آورد،
غلامان پدر من دویندہ، که برائے وضو شیخ آب بهم رسانند.
پدر خود برخاست و آفتابه بدست گرفت، دست و دهن بآب
کشیده + گفت که اے (علی متقی) نام او در مدت العهر
بزبان + من نیامدہ است، زبان ندارم که شکر این بجا آرم -
پدرم میگفت الحمد للہ که ازان باز نام او من هم ذکر فته ام -

رزو شب بیان الہی میگفت که اے پسر عشق بورز □
 تعالیٰ روئے اورا برخاک فینداخت -

چون دماغش میرسیده میگفت که اے پسر عشق بورز □:
عشق است که درین کارخانہ متصرف است، اگر عشق نہی بود،
نظم ڈل صورت نہی بست، بے عشق زندگانی و بال است، دل باخته

* یعنی ضبط لاسود + اے دست و دوشست (ن) کشیده
‡ (ن) بروزبان ظا دسیدن دماغ بمعنی شگفتہ شدن
□ (ن) نواز

عشق بودن کهالست، عشق بسازد، عشق بسوزد، در عالم
هرچه هست، ظهور عشق است، آتش سوز عشق است*، آب
رفتار عشق است^۱، خاک قرار عشق است، باد اضطرار عشق
است، موت مستقیم عشق است، حیات هشیاری عشق است،
شب خواب عشق است، روز بیداری عشق است، مسلم جهان
عشق است، کافر جلال عشق است، صلاح قرب عشق است، گناه
بعد عشق است، بهشت شوق عشق است، دوزخ ذوق عشق است.
مقام عشق از عبودیت و عارفیت و زاهدیت و صدیقیت و
خلوصیت و مشتاقیت و خلیلت^۲ و حبیبیت برتر است.
جهوئی بر آنند که حرکت آسمانها^۳ حرکت عشقی است، یعنی
بهطلوب نمیرسند و سر گردانند :-

بے عشق نماید بود^۴ بے عشق فماید زیست

پیغمبر کنیافتی، عشق پسرے دارد

روز حیران کار، □ شب زندگ دار، اکثر روئی نیاز بر خاک،
مدام مست شوق، و دامن پاک؛ چهره نورانیش رونق افزای بزم
صیبح خیزان^۵، آفتتابی بود، اما از سایه خود هم گریزان -
هرگاه بخود آمدی^۶، گفتی: که اے پسر عالم هنگامه بیش فیست،
باید که بدین^۷ آستین بیفشاوی و گرد علائق بر دامن خود
فسانی- عشق الهی را پیشنه خود کن، دوڑے در پیش است،
اندیشه خود کن - هر که اهل است، میداند که دنیا سهل است -

* (ن) مخر + (ن) مقدم + (ن) حالیت ؛ (ن) آسمانی
۱ (ن) و □ (ن) و △ (ن) خیزان، نهیں هے
۲ (ن) برعیں

زندگانی و هی * است - بنا بر وهم گذاشتن آب را با ریسمان
بستن است و در بند فسحت امل بودن مهتاب بگز
پیموده . انداز رفتگی داری ' بے خبر + آفنشوی ' فکر
زادے بکن + تا حرج راه نشوی ۹ - رو بکسی آر که عالم را
آئینه او بیگویند، اختیار خود بکسی سپار که او را در خود
من جویند، اگرچه مقصود حاصل است، اما طلب شرط است'
هر چند همه اوسست، لیکن ادب شرط است - (نکته) معیت حق
با خلق، چون معیت روح است با جسم؛ ترا بے او وجود نه
و اورا بے تو نبود نه - عالم پیش از ظهور عین او بود
و بعد از ظهور او عین عالم است :-

□ مشکل دایتیست که هر ذره عین اوسست

اما نهی توان که اشارت بدو کنمند

دردرویش،	دردرویش پرستی،	شکسته	باب کی سیرت اور ان دله،	مشتاق شکسته،	فیاض مند عجیبی،	دروطن غریبی،	وسیع المشرب،

فقیر کامل، چون آب در هر رنگ شامل - هرگاه سرا در بغل
کشیده، و بنظر ۱۰ شفقت رنگ کافی سرا دیده، گفته که
ای سرمایه جان ایں چه آتشی ۱۱ است که در دلت فهافتست'

* (ن) و همی بیش کار پیموده کردن + (ن) آے بهبوده
+ (ن) بزادے بکش ۱۲ یعنی هلاک نشوی (ن) آے
تلگ شدن در راه □ (ن) نکته △ (ن) کند
۱۳ (ن) دردرویش و دردرویش ۱۴ (ن) و ۱۵ (ن) برزنگ
۱۶ (ن) من ۱۷ (ن) آتش

و چه سوزیست که ترا با جان است- من خنده میکردم، او میگریست، قدر نشناختم تا میزیست- مردے بود، بحال خودی* کسے را باردوش نشدے -

یکنے بعد از نہماز اشراق روئے توجه بمن آورد و مرا سرگرم بازی یافت- گفت اے پسر زمانه آن سیال است یعنی بسیار کم فرصت، از تربیت خود غافل مشو: درین راه نشیب و فراز بسیار است، دیده دیده برو :-

نشان پائے تو فرد حساب زندگیست .

قدم شهرده درین کنه خاک دان بردار

این چه بازی است که اختیار کردۀ، و چه ناهواریست که برخود ههوار ساخته، محو کسے شو که بلا گردان رنگین رفتن او آسمانها، رفتۀ آن باش که قربان هو آن او دلها و چادها. عندکه ایم دلیه باش که همیشه بهار است، آن ساده شو که یک پرکار است- و در آسمان دو رنگ درون فدارد، بشتاب، فرصت غنیمت شمار، و خود را در یاب -

صورت متبرکش معنی مجسم، در تمام عالم اجسام یک آدم مؤقر که عنان اختیار از دست خود فداده . متقئه که چشم نامحروم بر دست و پائیه \triangle نیغناه، اگر میدیده میگفتے که شاید سلک و این عزیز) (سر از یک گردیان برآورده اند

* یعنی محو حال (ن) اے وارفته حال خود

+ (ن) 'بسیار' نهادن هے \triangle (ن) 'خود' نهادن هے

\triangle (ن) اے واله عاشق \square (ن) اے غبار \triangle (ن) او (ن) کنایه از انعام

و رفتگان هم پائی استقامت باین خوبی کم فشرده اند. متخلص
با خلاق سنجیده، متصف باورهای حمیده، طبعش مشکل پسند،
جافش درد مند، مرگان نم، دار درهم —

نقل است یک روز سرگن پر + کن + لاهور کا جانا اور ایک
بخانہ در آمد، کہنہ داھی نشستہ
بود؛ گفت اے دا امر و ز بسیار گرسنه
ریاکار درویش کی ملاقات

ام، طاقت صبر ندارم اگر پاره فان
بهم رسد، زندہ میهانم - او گفت فقدان اسباب است - باز گفت
گرسنه ام - دا برخاسته رفت و از بذال آرد و روغن آوره تا
فان بپزد - این بار بے طاقتی بسیار کرد، دا بے دماغ + شد
و گفت که صاحب این فقهیریست، این جا فاز را دخلمه نیست -
گفت اے دا تو با دل جمع فان بپز، من براۓ دیدن درویشی
بے لاهور میروم ☗ رومالیکہ از گریه شبش لکھ ابرترے شدہ
بود، برداشت و پا براۂ گزاشت - چون دا دید بے مز + شد
میروم دوییده ⊖ و گریه کنان در دامن آویخت هیچ فائدہ نکرد،
فاچار آبیه بر آئینه ریخت لک - هرجا که فرود می آمد رزاقیت
خدائے کویم کار میکرد - بعد از چندے بد لاهور رسید و آن درویش
ریاکار را دید، بر کنار رود خانہ که به "راوی" شورت دارد
نشسته می ماند و عالمی را باب میراند ^۱؛ بنام خفشنان نمود

* (ن) "اند، نہیں ہے" + (ن) بر + مقصطرب
\$ ماما لی (ن) بے مزه ☗ (ن) و ملاقات کردہ می آیم
△ (ن) بے دماغ ⊖ (ن) دویید لک آب بر آئینہ دیختن و سمسمت
اڑ قہدشگوں یعنی دوندہ ہو د و نہاید لکر یعنی قریب می داد

مشهور بود. چند الفاظ زبان دری بر زبان داشت، فا فهم
 چند که فوب فهمیدند پیش او خط به بینی میکشیدند. گفت
 که من تأثیر دین مهدی علیه الصلوٰۃ والسلام سیکنم، به حقیقتان
 مرا مغایر میدانم. پدرم بر آشافت و گفت که اے بے تو دین
 پیغمبر ما محتاج تأثیر همچو تو نیست، فهمیده بگو که اینجا
 شمشیر درمیان است، مبادا که کشته شوی. آخر در اول ملاقات
 صحبت بے مزه شد. بتوش روی تماسی از آنجا برخاسته در
 تکیه فقیر شب گزارانید. چون صبح سفید شد آن سپه گلیم از
 در معدرت در آمد. پدر من گفت که حالا سودے فدارد، دیروز
 سفید گفته ام امروز سفید تو خواهم گفت. چون پرده از
 روئ کار برخاست بے اطف است، برو سو خود گیر، نشود که
 بدھن ها افتی^۱. هر چند از عرق خجلت تو آمد^۲ اما بسیار از
 آب بدم بر آمد. وقتیکه آن مجلس بلطف بر شکست^۳ —
 دفعه این عزیز بار سفر^۴ که نداشت

شاهجهان آباد دهلی
 میں آذا

توکلت علی الله بر بست و در عرصه
 دوازده روز از کروزان
 باشیخ عبدالعزیز عزت که دیوان صوبه بود و قرابت قربه داشت

- * (ن) قروتی (بے مزه) + بے پرده گفته ام
- + بدھن افتاده رسوا می شود \triangle یعنی شرمدہ شد
- (ن) خجالت \triangle (ن) صحبت بے مزه پاشیده شد و \wedge یعنی تمام شد
- \wedge (ن) دوازده نہیں هے
- (ن) بمعنی راه

رحل اقامت انداخت. عزیزان شهر هجوم آوردند و باعتقاد
 تهام آب بدهش ریختند*. آن مرد را که شراب عشق از
 هوش برد؛ بود، اگر نشسته بے خود نشسته و اگر برخاسته
 چون مسنت سر انداز بر خواسته، مستانه و بیخودانه حرف
 سر کرد، دم جانسوزش آتش شوق بر کرد+ بسیارے
 دست ارادت بدهست او دادند، اکثره بتذیر فکاهش از پا
 افتادند، غسله وضوئ او از کمال رسوخ میگرفتند و به
 بیهاران شهر میدادند، هر که میخورد بد می شد- از پس
 گریستی، گریه اش در گلو گره گشتی، ناله که از داش
 سر بر زد- از آسمان گزشته- آوازه در افتاد که درویشه
 باین حالت وارد شهر است. امرا اتهاس ملاقات نمودند
 قبول نکرد که من فقیر و شما امیر، میان من و شما فسبت
 نمی گذجید. امیرالامرای صهصام الدواه نظر بر حقوق سابق باز
 آغاز کرد که مرا از دولت دیدار محروم نماید گذاشت، اکن از
 لطف اشاره رود این روشیه داخل صحبت روشیه دان شود-
 تبسیه کرد و گفت برای ملاقات مناسبت شوط است، امید که
 معذوری و بحال خودم و اذاری- چون از کثرت خلق
 تنگ شد، دل شبی برخواست، و بعد از نهار تهجد از شهر
 بدو زد- هر چند در تلاش نفس سوختند، اما بگرد او
 نرسیدند، و نقش پائیکه فشان از دهد، ندیدند- (نهنجه)

* کنایه از خدمت کودن + یعنی مشتعل نمودن
 + (ن) 'بر' نهیں هے ۲) نصف شب ۳) (ن) تلاش

بیا کان کارکے کیرد فلک تنگ
که عیسیٰ از سر سوزن * بروں شد
در دو سه روز به بیانه که سه منزلے اکبر آباد شهریست
قدیم و آبادی شرفاست، غربیانه وارد شد، و بیکسانه بر در
مسجدے نشست —

(حکایت) سیدہ پسرے 'الله و خسارے'
خوش پر کارے، بدنظر در آمد، چشمے
چراندیا و از جذبہ) کاملش بسوے
خود کشید، تغیرے در احوال آن

باپ کی نظر حقیقت
اثر کا ایک نوجوان
پر اثر خاص

غیرت پری را یافت، چون پریدارا بے هوش افتاد، و سر
در پائے این دیوانه وہ نہاد - عزیزان فرمیدند کہ حال پسر
کے آن دگر گونست، از تائیو نظر درویش جگر خون است.
گفتند کہ "رحمے بر حال این جوان کن" - دم آبیه طلبید و
ذھاے برو دمید - چون آب از کلو فرو ریخت، آن پسر
بخود آمد و معتقداً زاده زاده گفت، "اگر چندے مہمان
من باشند و قدمی که بودارند، بر چشم نیاز مند گدارند، عین
بندہ ذوازیست؛ و گرفته در عالمے کہ حضرت تشریف دارند،
ناز پیش نمی رو، که آنجا بے نیازیست" - فرمود که

* از سر سوزن بروں شدن کنایه از راه مشکل گذار باسانی (فتح)
+ سو نہ سنه بر آمده جوان لذ نہی کرد
)(ن) جذب لا بسعنی دیوانه (ن) که نہیں هے
؟ (ن) دفت مغلیه دو زانو

”در عالم دوستی مضايقه ندارد. اما من بسرپا فشسته ام“^۴
 فردا رفتنی در پیش دارم. حاضران گفتند ”ما تابع سزا جیم،
 مباینگ کردن سوء ادب است، لیکن این قدر هست که اگر بخانه
 این پسر تشریف شریف ارزانی فرمایند“ و چیزی تناول
 نهایند، دور از عنایتی نخواهد بود“ —

چون پاس عزت اکابران آنجا منظور داشت، گفت ”قبول
 است، اما خاطر فقیر گاهی شاد و گاهی ملول است، کسی متعرض
 احوال نشود“ — گفتند ”چه یارا و کرا گوارا، اگر خلات مزاج
 به ظهور آید، این سعادت بشقاوت گر آید“ — غرض که آن
 جهاعت بخانه پسر برد و این مرد هم آنجا چیز خورد — اتفاقاً
 همان شب شب که خدائی او بود، پاره از شب گذشته، با
 که خدایان شهر پیش آمد و گفت ”اگر حضرت هم قدم رفع
 فرمایند و رونق بزم عروسی افرایند، موجب سر بلندیس
 گفتا ”مبارک است، اما افسوس که خدائی مانع خدا
 پرستیست ⊖“ —

شادی کی مذمت (فائدۂ)
داماد، مرکب است از دام و کلمه آد،
 که فارسیان برای فسبت آرنده، از عالم آباد و نوشاد؛ یعنی هر
 که کد خدا شد، گرفتار دام بلاشد؛ من مردے ام وارسته، و چون

* (ن) 'من'، 'نهن' هم + آماده (فتح) . + (ن) 'شب'
 نهنهن هم ⊖ (ن) (سی است ۲ (ن) می آونه

برق ازین دامگه جسته، مرا باین کارها چه کار؛ برو که آدم
درین امر ناچار است، بندۀ فیز در ابتداء جوانی از شراب
عیش مست بودم، آخر غیر از خهار که رنجیست*، حاصل
فديدم؛ چون خدای عزو جل ازین گرفتاري رهائيم ۱۵،
خود را بهسماز دوختم و بسان شمع بر سر يك پا سوختم؛
اکلون قوده خاکسترے بيدش نيستم، دل کجا که هوس انگيزد،
دماغ کوکه فقير بهر تهاشا برخيزد. ازین مشعلها که ههراه تو
اند، بوسه فتيله می آيد. تو که غزال عجب است، که رم
نهی کنى، اگر فهم درستى داري، بكنه اين نكته برس که «الله
بس باقی هوس» —

الحاصل آن پسر بخانه عروس در آمد
و اين فقير لاؤ بالى از شهر بر آمد.
در مدت يك و فيم روز به اکبر آباد

ذوجان کی وارفتگی
بیوی سے بیزاری

روسيه و با دل جمع در خانه خود و اکشید —

(حکایت شوق) وقتی که آن جوان گل
رخسار و آن سروت رو رفتار، آگاه شد،
که درویش دل آگاه شد عروس را
بخانه آورده و آنجا آب هم فخورد،

میو على متقی کی تلاش
میں ذوجان کی
سر گردانی

يعنی همان دم اشک ریزان، افدان و خیزان، سر بصیرا فهاد و قدم
دار تلاهن او کشاد. هر کرا در راه میدید: احوال درویش می پرسید،
کاهه اين طرف، کاهه آن طرف می شناخت. پا سبزه که ازو

* (ن) که رنجیست، نه بی هست. + یعنی محاکم + یعنی داعی

نشان دهد، فیافت، فاچار آهی از جگر برکشید و گفت اے خضر
راه چون من نابلدی رو نهای تو هر طرف سوگردافم، از طرفے
بر آه، از خاک بر گرفته باشی، اگر بدین افتادگی دستگیری
نهایی، گنجی بیافته باشم، اگر در این خرابه به فظر درائی،
جیبی بی که گل درو می انداختم، چاکست؛ سویکه بر بالش فاز
داشتدم، برو خاکست: رحیم که پائی رفتنم کوقاهی همی کند،
لطخه که جز آوارگی کسی همراهی نمی کند، وقت است از اطف
بی پایان در یاب، خورشیدی، آخر بر ذرع خود به قاب، چه واقع
شد که آسودگی از من رو بتفافت؛ چه پیش آمد که آوارگی
مرا در بیافت - (له صدقه)

سخت در کار خویش حیرانم
چه بدل خورد من نمی دانم

چون گرد باد وحشت آمده ام، مگر از طاق دلت افتاده
ام * هر چند از کم پای خود در آزارم، اما هنوز سر توقع
میخارم؛ گر بداشتم، آواره را غم دور بکه سارم سنگداهم؛ رخسارم
که بر گل قربانی خواهی کردی **، قریب به سفیدی رسیده،
چشوم که بر غزال سیاهی زدی **، قریب به سفیدی رسیده،
تو آفتایی و من سایه افتاده، تو سوار دولتی ** و من پا
پیاده؛ از هر غباری که بلند می شود، منتظر تو می باشم:
چون بچشم نمی آدمی، فاچار از فاله گلو میخواشم؛ تو تمام

* یعنی فراموش شده ام + یعنی امید دارم + بمعنی
کفایه کردن ** فخر کردن ** یعنی امید کلان

اجزای یعنی کاملی، از حال غافلان چرا غافلی - فاله می کشید و راهی میوفت، گاهی می ایستاد و گاهی میرفت - که فاکاه پیرے از پس پشت رو نمود و زبان به لطف و فرمی کشون که «اے جوان کرا میجھوئی و اینها چیست که می گوئی، علی متنقی در اکبرآباد است، برو دست پا چه مشوه» - چون این مژده بگوش او رسید، دل که در سینه قرار نمی گرفت، تسلی گردید - قدم به آرمیده گی در راه فهاد، اب به اداء شکر الہی کشاد -

شب درمیان داخل شهر مذکور شد، نشان جویان، فام پرسان، رسید و بقد میوس مستعد + گشت - اشک	ذوجان کا آگرہ پہنچکو باریاب ہونا
---	-------------------------------------

شادی برخسارہ او کہ رنگ مهتابی داشت 'دوید' رفع فا کامی ثابت حصول کامی کہ در خیالش نبود، انجامید - درویش جگر پریش، نظرے برجهالش کو کہ ہمان نظر پاک صادب کھالش کرد؛ لطفی فرمود، کہ بہ تحریر نمی گنجد، دادھی کرد، کہ بہ کفتن راست نمی آید - سرش در کنار کشید، و از لطف بے اندازہ پرسید کہ «اے میر امان اللہ! بسیار در آب و آتش» بودی، یعنی گرم و سرد زمانه آزمودی، غم جدائی اقران فخواہی خورد، خانہان من خانہان تو، من و غلامان همه ازان تو، خنکی کہ طرفه دریاے بجھوئی خویش بسته، شادیکه چون سرو دامن

بالا زدہ برجستہ باید کہ دل جمع کلی، و دروازہ را بر روے خود کشی، چندے بخود فرو روی تا خدا را سوے خود کشی۔ (فائدہ) بشنو کہ وقت دلخواہ است، و نکته ها در راه؛ جامہ کہ عبارت از جسم باشد، عاریتی است، لباس عاریت را پاک باید داشت و جان را کہ اشارت دنیا فانی اور جسم فاپائیدار ہے۔ اس پر ارشاد مرشد

د نیا فانی اور جسم
فایلدار ہے۔ اس پر
ارشاد مروشد

با قسّت، در بند این و آن نباید گزاشت (امصنقه)

پاس جان کن تن فدارد اعتبار

قابلِ خاکی مزارے پیش نیست

خود را مبین و در خود تامیل کن، نظر بر خدا دار و
توكیل کن، فیازه به مرسان که نهاد دوام بکار نمی آید؛
گداخته شو که دل بیگداز کاری نمی کشاید- بخود سپردن*
عیوب است، کارها را بخدا سپار و از خود زبون ترے پرا،
هم بدست کم بر مدار، غرور بد نمود است؛ زینهار زینهار ازو
رو بگردانی، مشق فیازے کن که بدل چسپیدنی به مرسانی قا
قوانی علاقه را بر گردن خود مبنی، بعیث خود را زیر این بار
میسند، دل از نقش غیر به پرداز، تا خانه را رفت و روپ نه کنی
قابل مهمان نشود، با موافق ونا موافق بساز تا آدم اخلاق پیدا
نه کند، انسان نشود- رفتگی+ با همه کس کن که همین مذهب
درویش است؛ چون غربیان بسر پر، که رفتگی در پیش است؛
عالیان پرسگاهیست آنجا رسم دیر ماندن فیست؛ عالمیان

ماتھیان اند براے تسلی ایشان دیسے بایسست؛ این دشت خوفناک است، این جا مار و سور^{*} بعصاراہ میرود، در فکر زادره باش که قافله ناگاہ میرود۔ خواهی که صحیح بر آئی، ازین بیمار خانہ آب حکیمانہ بخور، طعام پر ہیزانہ —

(نکته) فقیر آفسٹ احتیاج به چیزے
که داشتہ باشد فداشته باشد، و غنی
آنکہ مہلکت عدم بغیر ازا خود
گداشته باشد[†] فقر بہا می افتند "اللہ غنی و انتم الفقراء"۔
بدانکه درین چمن یک گل تر است اما به هزار رنگ جلوہ گر
است؛ یعنی یکے است دلدار و جلوہ ها بسیار —

مشوق در حقیقت گر بنگری یکے است
هر کس به جلوہ دل خود شاد می کند

یکے را بہ بین و یکے را بدان
یکے را بعو و یکے را بخوان

دوئی کجا ست ز نیرنگ احوالی بگذر
که یک نگاہ میان دو چشم مشترکست
برو چیز بخور و بخواب، که از گرد را رسیده، پا را
بغراجت دراز کن که محنت بے حد کشیده۔ بے غلامے اشارت
گرد که بالش فرم زیر سرہن بگذارد و خود را در ھیچ وقت
از خدمت او معاف ندارد —

* کنایہ از جائے خطر ناک + (ن) 'اڑ' نہیں ہے
† (ن) 'باشد' نہیں ہے

حاصل کہ آن عزیز بفراغت دل می ماند
و پدرم برادر عزیزش می خواند؛
صبح و شام بخدمت درویش آمدے،
و کسب کمال کردا۔ یک لحظہ از

ذوجوان کی تکمیل
ریاضت و شهرت، عروس
نوگی دق سین وفات

سراuat خاطر او غافل نہی بود، ہر روز درے از مقامات
درویشی بُرخش می کشود۔ بے اندک مدت فقیر کامل شد، کارہن
بعاے کشید کہ اگر چشمک فدی، عجائبات نہودے و اگر
آستین افشاندے، کرامت ظاہر شدے۔ آقران او چون خبر
یافتند، مشتاقانہ از وطن شتافتند۔ ہمسرش برفجع باریک*

مبغلا گشت و بعد از چندے ازین عالم در گزشت۔

القصه آوازه درویشی این مرد بلند شد، خلق برو گرد آمدند؛
عزلت گزید و در ملاقات مردم مصلحت فدید۔ چون سالے بربین
بگذشت، پدرم گفته فرستاد که اکنون در فیض بروے عالمیان
باید کشاد۔ شام که از حجراء خود بر آمد، بازدازیکہ ملک تو آمد،
درویش را سلام داد و در قدم افتاد، گفت اے سید عجب
سکه درست مردی کہ سکه بزر کردی هوس آدم را سگ
روے یعنی می نماید، و نفس سر گن سر شخ، تو سنگ
قناعت بر شکم بستی و تھنا بر تھنا شکستی۔ ع:
این کار از تو آید و مردان چنین کنند

* یعنی دق † یعنی وضع مضبوط ‡ کار خوب
سر انجام کردن ۲ یعنی مضطرب ۰ فتنہ ۳ سرکش

من دران آیام هفت ساله بودم، با خودم ماذوس ساخت و در گریبانم انداخت، یعنی با مادر و پدرم فگداشت و بفرزندی خویشم برداشت؛

سیر صاحب بعمر هفت سالگی اور نوجوان کی رفاقت و سحبت

لهجه از خود جدایم نهی کرد، و بنماز و نعم می پورد. چنانچه روز شب با او می ماندم و قرآن شریف، به خدمت او می خواندم —

(نقل) روزے برائی سیر جمهه بازار رفته بود، نظرش بر پسر رونغن فروشی افتاد، جوان چربی^{*} بود —

دل از دست داد، پائیه ثباته که داشت از پیش رفت، یعنی تاب فیاورد و از خویش رفت - چون روئی دل[†] ازوندید، دست بدل[‡] بر گردید. هر چند

نوجوان کامل کی نظر معرفت اثر کا اثر ایک لرکے پر

به ضبط خود می پرداخت، اما دل بیتاب باونهی ساخت. دست بر دوش غلام داشتے تا قدم بر زمین گذاشتے - بدین سان راه می رفت، با خود می گفت، اے عزیز! کسے این چنین بد می بازد که تو باختی؛ و خود را رسوائی کوچه و بازار ساختی - یا آن عنان داری، یا این بی اختیاری! - حرکتی که تو کردی، از طفل نشود، راهی که تو رفتی، کورے فروع. دل همچو چیز فبود که کسے تواضع طفل ته بازار کند، دل تفتہ کسے شدی

* دولتمند † یعنی التفات ‡ یعنی به قرار

(ن) بر دل نهاده

که در آفتاب گرم * بیرون نیامده؛ وارفتہ + شخصی
 گر دیدی که در پئیے دل گامی فرفته - این چشم گریان تر شود،
 گوئی که منتظر بود، همین که دید بدل چسپیده + و این دل
 طیان تر گردید همانا که بهانه می جست، همین که دیده من
 واشد، طبیع - چشم را تا که نگهدازم، از دل تا کجا خبر دارم
 در جوانی چشم نه کشودم، اکنون پر افسانی نهودم ⑦، اگر خود
 راجح می کنم دل از طبیعت قیامت می انگیزد، و گر بضمطی
 پردازم، اشک سیلاپ سیلاپ میریزد - حیوانم که چه سازم و چه
 تدبیر نهایم، تا این گرای سخت از کار خود کشایم، چاره بجز
 توجه پیر ⑧ نمی بینم، هرچه بادا باد، میروم و می نشینم -
 بهمان حالت تباھه، در دیده اشک، و بر لب آهه، نزدیک بنهاز
 شام، دست بر دوش غلام، در صحبت درویش آمد - حاضران
 برائی او جا کشادند ⑨ - اشارت کرد، قادر صدر مجلسش جا دادند -
 گفت که اے برادر کجا بودی؟ امروز دیر تو روئے نمودی -
 عرض کرد که برائی سیر جمعه بازار رفته بودم، فرمود مگر نه
 شنیده بودی (لمصنفه)

مستهنند عشق میداند که سودامی کند

دیدن طفلان ته بازار رسوا می کند

برو، از تاریکدان خود تا هشت شبانه روز بیرون میا؛ و سر
 این داستان زینهار مکشا - حق تعالیٰ کریم است، شاید که اورا

* از خانه + یعنی عاشق + یعنی علاقه پیدا کرد
 ⑦ تقلید جوانان کردن ⑧ (ن) ددیش ⑨ یعنی تعظیم کردند

بیارد و ترا عزیز نگهادارد —

اتفاق چنین افتاد، که هنوز یک هفته
نشده بود که شامگه آن ساکه دو هفته
سرا سیمگی از منزل خود برآمد و به قاب برده کان

نشست. پا د کانئی استاده پود، پرسید چه حال داری که امشب
برنگ دیگر بنظر می آئی، و بیقرار ترسی نهادی؟. گفت حالتی
که می کشم، فهی تو انم بر زبان آورد، اما ترا آشنا میدام، اگر با تو
گفته شود مضایقه ندارد. یروز روز ششم است که درویشه
ازین راه می گذشت، چشمش بر عذرخواهی من افتاد، ساعتی بخود
فرورفته باستاد، من که پیش خود بر پا بودم، ملتفت نشدم،
ذا چار دم سرد، از دل گرم برآورد ورفت. حالیا صورت او از
نظرم فمیرون، و خیالش از خاطر من محو فمیشود؛ اگر بیدارم
شوqش فهی گذارد و گر در خوابم چشم بر فهی دارد. چه سازم
و دل را بچه پردازم؟. نامش از که پرسم، فشناسش از که جویم،
ره را بکجا بوم، غم را بکه گویم؟. گفت، آن درویشه است
قام بر آورده، مردی است بخود فسپوده، خلقی بر آستانش
رو فهاده، عالمی دست ارادت باوداده، برادر خورد علی متقدی
که مشهور آفاق است و در زیر این سقف منقش طاق.
آستانه او که خاکش تبرک میدبرند بیرون شهر پناه متصل
عیدگاه است، همراه من بیا و از بند غم برآ. غرضکه آن مرد

کم بغل * جوانرا بعضرت پدرم آورد - حقیقت حال شنیده گفت
که آخر عشق بے پرواٹی گرفت - ایها بغلایه کرد
که بروه و با برادر عزیز بگوید که بیا مطلوب تو ترا
می جوید - هر کاه این اشارت معالبشارت بآن جگر خسته
در بروئ خود بسته رسید دست افshan و پاے کوبان از
کلبه احزان بیرون دوید - نخستین سر فیاز را بپاے بوس
پیر بر افرادت آن کاه دست شوق در بغل جوان انداخت یعنی
بکام دل در بر کشید و آن فخل مراد را بهزاد خود دید - پیر
هر دو را دست بسر کرد تا بطور خود بنشستند - چون صحبت
در گیر شد و سر حوت وا درویش گفت که اے جوان رعنای من
فقیر ام و دل بے مداعا دارم؛ وابسته زلف خود ام، نخواهی
دادست، خدا داند که سورشته دل در کجا بند است؛ و این جان
سراپا خواهش، بواهی چه آرزو مند - زینهار برخود فه جنبی^۱
و حرف بسر زلف □ فزفی، سیادا که افسوس کنی - درویشان
اگوچه از دائره سپهه و ازون بیرون اند، اما ایشان را بیک
پر کار نمیگذارند، یعنی احوال ما سردم مختلف است - برو که
رفجه کشیده باشی - گفت که رفجه کشیدم لیکن گنجیه یافتم -
جاروب کشی این آستان را شرف می دانم - امید که محروم
فه گذاری و چشم لطف از من برنداری - هر صبح می آمد و
می فشست، کهر خدمت بر میان جان می بست -

* کم مایه + بمنی انتقام ؛ (ن) بدشیلد و باهم گپ زند
﴿(ن) همه ﴾ یعنی مغورو نشون □ یعنی نهاد سخن نکنی
﴿﴾ یعنی بیک طور نمی گذارند

یکے درویش در حالتی نشسته بود، جوان بسر وقت او افتاد،
جوان عزیزش خواند و برابر خود به فشاند۔ نظرے در کارش
کرد، کہ بکام دل رسید۔ و بهمان لقب شهرۂ عالم گردید۔ اکابران
شهر عزتش می کردند، میریداں خاص رشک برو می برداشت۔
آخر برو حالتی طاری شد کہ بے دهل* رقص میدان معنی شد
آرے، چون نظر درویشان اثر می کند، خاک ناچیز را ذر
می کند۔

(حکایت) درویش جگر ریش، یعنی میر صاحب کے چچا کی
عمر بزرگوار، در هفته یک بار، برائے ایک درویش سے عقیدت
دیدن فقیرے "احسان اللہ" فام
کہ بادشاہ خود بود، می رفت۔ چار دیواری سیم گل + کرده،
بکھاں پاکیزگی، در بند دیوارہای بلند، مشهور به تکیہ فقیر،
آن طرف عید گاہ اکبر آباد، داشت۔ بر دروازۂ آن دل برشته،
این دو مصرع بزر فبشتہ:-

خاطر آسودۂ خواہی را آمد شد به بند

چاک در پیراہن دیوار از دست در است

هر کہ در او را میزد و آواز می داد، خودش می آمد و لب
به جواب می کشاد کہ احسان اللہ در خانہ نیست، زود برو،
این جا مالیست —

* بے دهل (قص کتابہ از پہلوان ذبیح الدست
+ یعلی سلیمانی

میر صاحب چھا کے
سماں تھے ان بزرگ کے
ہاں جاتے ہیں
یکے عم من قصد دیدن او کرد و مرا
ہمراہ برد - چوں نزدیک به دروازہ
رسید، ہمان جواب شنید، یعنی
احسان اللہ درخانہ نیست - این مرد

گفت، اگر احسان اللہ نیست، امان اللہ است - خلدید و در را
وا کرد - جوانے دیدم، شیر اندام، خورشید سوار، ہبیت حق از
جبھہ او نمودار، چادر یزدی بر سر، آفتابی در کھر، چشم سرخش،
آب چشم از عالمے گرفته، شیر از عشق الہی بر درش خوابیده،
مصطفیحہ به میان آمد - در سایہ ارک، بے تاک بنشتند و
احوال ہم دیگر گرفتند - گفت کہ اے میر امان اللہ من کہ در
بروے خود کشیدہ ام، آدسی باب صحبت نہ دیدہ ام، دل ترا
بسیار میخواهد، تا نہی آئی میکاہد - بارے این پسر از کیست؟
گفتا، فرزند علی متقی و گریبان اندختہ عاصی است -
فرمود کہ این بچہ ہنوز سوڑہ باں است! -

اما چنین معلوم می شود کہ اگر بخوبی
درویش کی پیشیں کوئی پر برآورہ، بیک پرواز آن طرف
میر صاحب کے حق میں قر آسمان خواہد رفت - بایں بابا بگو،
بدیکن درویشان ہوت بر گھارہ کہ ملاقات ایشان برکت
بسیاری دارد - پارہ فان خشک در آب قر کرد، بخورد من داد،
طعامے بایں لذت نخوردہ بودم، ہنوز ذاتِ من بیاد او خمیازہ
می کشد و مزا اور فراموش نہی شود -

پند و موعظت درویش | (فکته) گفت که اے یار عزیزاً معرفت
الله، غزال و حشیع این صورائی

پر غبار است، و جسم آدسی سرکب و جان او شهسوار، اگر طبید
شد، از ضایع شدن سرکب چه میرود، و گر سرکب رو بعدم کود
و آن صید هم رم کرد، حسرتی دست بهم میدهد که عذاب الیم
تر از و نباشد - عذاب قبر عبارت از همین حال است -

(موعظه) بیا و بگذر از غرور و هوس، نفس شوم سگیست
هر زه مرس؛ اگر بگفته او راه رفتی، بریسمان او بچاه
رفتی، + و گر بخود کشی + از خود بگذری، راهی بسر کوچه
آدمیت بروی - فادان قبادت طول امل را در فهی یابد، عاقل
از پئی خود ریسمان فهی قابد^۱ -

(فکته) آسمان خیمه شب بازی است، اشکال عجیب و
صور غریب ازین پرده برون می آیند و می روند - این آمدن
و رفتن باختیار شکل و صورت نیست، سرشنجه کار بدست
دیگرے هست - دل بدنیا نه فهی که دنیا زال به حفاظیست^۲،
چون پدر از میان میرود، هم بستر پسر می شود - سانیکه
اهل سیرت اند و غیرت دارند، مطلقاً روز توجه باین فهی
آرفند - (حرفهای فقیرانه) شیخان ریائی، از راه خود فهائی،
باین عهر کوتاه که تا چشم بهم میزفی، بپایان می رسند

* بمعنی دس و هر زه مرس بمعنی هرده گرد -

+ بمعنی بسبب او بدل گرفتاد شدی + جهد بلطف

^۱ بمعنی دشمنی خود نمیکند ^۲ بمعنی به شدم

خر خود را چه قدر دراز بسته اند* و در چار دیواری عناصر، که عبارت از دنیا باشد، و از سر او زود باید بروخو است، چون خشت چسان مربع نشسته اند، به معنی بے خبر و بظاهر هوشیار اند، یعنی از ته کار خبر ندارند، خلوت با صفات ایشان، سراسر که ورت است - ملاقات با چنین مردم، چه ضرورت است - شایسته صحبت آن بینوایان برگ بندانک که بار سایه درخت هم بر خود فمی پسندند؛ یا آن فقیران برهنه تن اند که با خدا در یک پیره هن‌‡ اند؛ یا آن پهلوانان نطعی پوش اند که در جهاد نفس اماره می کوشند؛ یا درویشان جگر ریش، بیگانه یار و خویش، سرهای نیار بر خاک، چون آب روان پاک، شیران این آجام، ① ذون دل آشام، بعرنده و نهیجو شند، سیل اند و فمی خروشنده؛ خاک شویان سر کوچه سعبت، فمه مولیان بیابان وحشت، بندگان با خدا و اصل، دور گردان نزدیک بدل، دل داده گان جلوه یار، خاک افتاده گان سایه دیوار، آشنايان بعد حقیقت، مجردان بادیه طریقت؛ آوارگان بهنzel رسیده، آفتایی از سایه شان دسیده؛ خاک نشینان بر فلك رفته، عزلت گزینان نام گرفته؛ ② آشفتگان دشت سهرو وفا، غنچه خسپان گلزار حیا؛ سنگ سخت بالین سر، علامت شیدائی در بر، سنگ بر شکم بنداند و نناند، نان خود را بر شیشه نهالند؛ ③ طعام لذیذ اگر دست دهد، بسوء

* یعنی مغروف اند ‡ یعنی متعدد اند ① بمعنی بوشهه
 ② یعنی مشهور ③ یعنی حریص نیستند

او فکرایند، فان جوان^{*} را بنان خورش پیر تناول نهایند؛ طرفه زرد رخساراند، فام برگشته بیهاراند؛ مزاج غیروی دارند، براے دیدن کسے که می میرند، بسوے او نمی بینند. در سر غرورے دارند تا تیغ فاز معشوق نه نشینند، از پا نمی نشینند. محبوب حقیقی که متعدد با اویند، از کمال شوق روز و شبش میجویند. جنگ آوراند که به هفتاد و دو ملت سر بسر کرد + کیهیما گراند که خاک ناچیز را هزار بار زر کرد + اند. متصرف این کارخافه درویشانند، یعنی هر چه هستند، همین ایشانند. اُنچه خواهی، دست بدعا افراشته میدهند، یعنی حاصل هر دو جهان دست پرداشته میدهند. سخن درویشان بگو، همت ازیشان بعو تا باشی ازیشان باش (یعنی ازان درویشان باش) راه دریاے لنگر دار حقیقت که قفل است +، کلید آن زبان ایشان، سجاده بر آب افگندن و به اندیشه رفقن تصرف درویشان —

چون شام خندهید که گفت ای یار عزیز! نهاز مغرب رسید، اگر چه دل نمی خواهد که ترا دل دهم^۰ اما پیش از غروب آفتاب و طلوع که وقت خضوع و خشوع است، نمیتوان نشست؛ برو، سلام من بعلی متقدی خواهی رسانید. دست بسر کرد و در را بر بست. عم من از آنجا که آمد پیش پدرم رفت و سلام فقیر گفت. هر دو دست را بسر برد و فرمود که دیدن

* نان گرم + بعلی صلم کرده اند + بعلی دا بسته است
۰ بعلی شام شد ۰ بعلی دخست کلم

احسان اللہ را احسان اللہ باید شہر و میرفتہ باہش و سلام من
 نیز می گفتہ باش۔ روز چہارم دست مرا گرفته باز بدرہ رفت
 و پستک زد؛ آواز داد که در خانہ فیستم۔ گفت، اگر فیستی
 بارے کیستی کہ بخانہ آشنا من جا گرفتہ؟ خنده کرد و در
 را کُشاد۔ سعادت عجمی دست بهم داد، یعنی * سخنان فغز
 شنیدیم، و لطف بسیاری ازو دیدیم۔ گفت کہ اے یار عزیز
 عشق از دوزے که مرا بر کار بسته است + و نقش محبت
 درست در دام نشسته، ھیچ چیز اینجا بچشم من نہی آید و
 دل مطلقاً بدئیا نمی گر اید۔ تجربہ پیشہام، بے اندیشدا، اگر
 ھائی برهم خورد؛ جمعیت خاطرم پر اگنده نشود۔ واگر آسمانے
 بر زمین بیفتند، دلے که دارم، از جا فرود۔ هر کا چشم می بندم،
 نظر بروے کسے می کشایم، کہ از گل صد پرده نازک تراست
 یعنی از نگاه کرم رنگ می بازد، چون سو بگریبان فرو
 می روم، تماشائی دلبرے می شوم، که جلوہ او از برق هزار
 مرتبہ شوخ تراست۔ یعنی دمے بادلم نمی سازد۔ معشر خرام من
 اگر خرامد، ھائی ته و بالا گردد۔ بلند بالائی من، چون قد بر
 افرازد، قیامت برپا شود۔ خاک راه او شو که سران را تاج
 سر گردی، پائیں او باہش که سرمه چشم اهل نظر شوی۔ دلے
 بهمنسان که اوپسندد، جانے پیدا کن که باو پیوندد۔ دست
 بدست به از خودی د که ازین راه، این راه دور دست
 بدست + است ॥، زینهار دست بر سردست منه گه چون دست

* (ن) بسے + یعنی مرا مقدر کردا است ۷ یعنی نزدیک
 ॥ (ن) آید ۸ یعنی بے کار مباہش

و پاخشک شوند، راه پست است —

(فکته) اے یار عزیز! مرگ عجب استحاله ایست که در پیش است، از خصمانه خود غاذل مداش، یعنی خود را به "چشم دشمن" به بین که دوستی همیں است-حال جان هشیار، بعد مفارقت بدن، حال مستقی است، معشوق در کذار، چون آنها تعجده استان نیست، پس از روزگار دراز، آن مستقی که عبارت از کوت دنیا باشد، زایل شود؛ دفعتاً ذوق وصل را در یابد. و اے بر حال جان نا آگاه که ازین عالم دور افتاد و با آن عالم نسبت فداشته باشد، متناسف بهاند؛ همین دو حال را عارت دوزخ و بهشت میخواند —

(موقعه) اے یار عزیز! دل اگر درد خور است در خور است، غم اگر دل خور است، شایسته قر است؛ دل معزون می چویند نه شایسته طرب؛ جان درد ناک میخواهد نه درمان طلب؛ روئے فیاض بسوئے او آر که بے فیاض است، کارها را به او سپار که کار ساز است؛ پارا در دامن کش و توکل کن، سر را بگردان انداز و قابل کن؛ اگر جان به فیاض آید هنقا است، دل اگر گذار شود، کیمیاست — (لمصنقه)

مداعا فایاب و راه جستجو دور و دراز
پا بدامن همنشین فاچار میباشد کشید

(فکته) اے یار عزیز آن معشوق یکتا پیرهن، بهر رنگ، که میخواهد، جامه می پوشد. گاهه کل است و گاهه رنگ، جائی لعل است و جائی سنگ؛ بعضی از کل دل خوش می سازند، برخی با رنگ عشق میبازند؛ جمیع لعل را معتبر

سیداوند، جماعتی سنگ را خدا می خوانند-هشیار! که این
مقام منزلة الاقدام است، چشمی باید که بر غیر او و افسوس؛
دلیل شاید که از جائی خود نرود، دشمن و دوست همه از اوست
که دلها در تصرف اوست؛ هدایت و ضلالت هر دو مظہر اویند،
مست و هشیار همه اورا میجعویند-محراب از ابروی او پیدا
آمد، میخانه از چشم او هویدا شد؛ مناجاتیان عبادت و طاعت
گزیدند، خراباتیان جام برسر کشیدند؛ در محراب به اقامت
خم باید شد و در شیر، خانه با حال در هم؛ یعنی مراعات
هر شان لازم؛ و پاس هر مرتبه واجب —
(نکته) اے یار عزیز! هستی واجب محتاج برهان نیست.

هر که بر حق دلیل می گوید
بچراغ آفتاب می جوید

همین که آفتاب بر آمد، روز شد، اگر مالکی در سیان فباشد،
فلک بیفتند، جبل نه ایستد، خور قتابد، مه نشتابد، آتش
فسوزد، هوا نه سازد، ابر فبارد، برق فنازد، آب نرود،
گیاه نشود، گل ندمد، چون فختند، ثمر فباید، شجر فپاید.
حق سبعهانه قعالی را که کریم می گویند، نظر بر غلبه این
صفت، سررشنۀ بندهی از دست فباید داد، که آنجا صاحبی
است؛ وقتی که می فوازد، خاک را آدمی می سازد. دیگر که به
بی ذیازی پردازد، آدمی را خاک. پیغمبر ما که در شان اوست
”کولاک لها خلقت الا فلاک“، تهام تهم + شب نهار خواند

و این همه ایستاده ماندے که قدم مبارکش آماں بھم رساندے۔
کسافیکہ میدیدند، می گفتند یا رسول اللہ چرا کار راه بر خود
تنگ گرفته؟ تو افی که عالیے را از بند غم و ارها ندی۔ متبعس
شدے، و فرمودے، چه باید کرد، عالم بند گیست۔ عزیز من!
نسبت بندگی و صاحبی بسیار ذرا ک است بناهگی پیش آر ک
از روئے صاحب شرمندگی نہ کشی —

سخن اینجا رسانیده بود که جلودارے از صوبه دار شهر رسید و نیاز او التهام نهوده، گفت که نصرت یارخان برائے قدمبوس می رسد۔ فرمود	صوبدار شهر کا ملاقات کو آنا اور اس کو نصیحت
--	---

که خوش باشد، هر چند دهن ملاقات فقیران ندارد، اما ما از
روئے او شرم می آید که بارها بو گشته رفتہ است، اگر این بار
هم بزود، خدا داند که باز ملاقات شود یا نشود - چون بدروازہ
رسید، از فیل فرود آمد، دوید بسعادت پا بوسی سر بر آسمان
رسانیده پنج اشرفی نذر گذرانیده گفت که " خوش آمدی
و صفا آوردی "، عرض کرد که زهی طالع من که بخدمت شریف
رسیدم، و روئے مبارک را بکام دل دیدم، چون روے دل از فقیر
دید، رو انداخت که گاہے به نکاہے این روسيه را باید ذاخت.
گفت که دل قوی دار که روئے تازہ داری؛ یعنی خداے عزوجل
تر اینجا بر روئے کار آورده است، اغلب که آنجا هم رو سفید
بر آئی - شکرانه این فعومت، رو انداختگان را بنواز یعنی رو او

سنگ و آهن مدار و روئیه ایشان بر خاک مینداز؛ از خدا رو
دار و بر خود مچیین^{*}؛ در کار غربا روئیه کسے مبین[†]، زینهار که
از بُلے کسان رو نتابی[‡]، میدادا که در عرصات رو نیابی[‡]. حالا
برو که یار عزیز شیشه^{*} جان و فاژک مزاج است و من در پاسداری
این مرد لاعلاج. صوبه دار چون غریبان خاکسار پاره[‡] رو بر
زمین مالیده[‡] آستانه^{*} فقیر را بکمال اعتقاد بوسید و رفت.

در همان حال پسر خوانده ساده^{*} رو
ایک گوییه لرکے کا آنا
مر غوله موئیه^{*}، عودے رنگی^{*}، سیر
اور درویش کو زهر
آهنجی^{*}، طنبور بردوش^{*}، حلقة^{*} زر در
دینا
گوش از آن راه گذشت. نظر فقیر بر

آن افتاد، اختیار دل بدستش داد، بعم من گفت که «این را
بخوان و بنشان» - چون آن پسر آمد و نشست، خود بخود این
شعر آمده^{*}، قتلان را در دو گاه که پرده^{*} ایست مشهور و بیگا^{*}
میخوانند^{*}، بر خواند —

بیاکه عمر عزیزم بعستجوئی تو رفت
ز دل فرفتی و جامی ز آرزوئی تو رفت

فقیر را تواجد دست بهم داد و حظ بسیارے برداشت. گفت
اے عزیز امشب پیش فقیر بهان و چیزهارا که میدانی بطور
خود بخوان- التهاس نهود که سعادت و بر جان مفت. چون شام

* یعنی شرم داد + یعنی فروع مکن † یعنی دعا یافت

کسے مکن ‡ یعنی عزت نیابی

قریب بود، مارا رخت کرد و در را بر بسته بیاد الہی به
نشست - شنیده شد که فقیر قصد نهاد خفتن * نموده، اشرفی ها
را زیر بالین گذاشت - خوافنده سیه دل دید و بعد از ساعتی
به بازار رفت، کاسه شیرے درو زهر داخل کرد ^۲ آورده وبه بالغه
پیش از پیش بخورد فقیر داد - بهم بود خوردن شیر حالت
دگر گشت، دست و پازدن آغاز نمود، یعنی زهر کار گرفتاد.
آن بچشم و روئی نادرست اشرفیها را گرفت و گریخت - فصف
شب آه آه دلخراش فقیر خواب از چشم همسائیگان برداشت -
مضطرب دویدند، معتقد رش دیدند، کسان تلاش آن عیار طرار
بسیار کردند، چنان در پرده گلیم شب پنهان شد که به نظر
کسی نیامد. چون شب بسر دست آمد، چشم فقیر بطاق افتاد
و جان شیروین را بتلغی تماسی داد - اعیان شهر افسوس گنان،
پشت دست گزان بر جنازه او حاضر شدند، و موافق صیقتش
در تکیه فقیر بخاک سپردند - هنوز آن مکان زیارت گاه
عزیزان است - (لمصلفه) —

فلک زین گونه خون بسیار کرد است

عزیزان را بسی آزار کرد است

آسمان خم تنک + عشوہ هائی لاجوردی دارد، و ناز
هائی هر مزو؛ هر روز با خاک افتاد کان می ستیزد، هر شب
فتنه تازه می انگیزد - کسی را بزهر هلاک هلاک می سازد،
و کسی را به تیغ ستم بخاک سی اندازد. مستان شوق را باید

که او گرددش این ایمن نشوند، تا سخت نخورند از جائی خود
فرودند —

بایزید درویش کی ملقات	(حکایت) عم مرا ذوق صحبت درویshan و شوق دیدن این جگر Rیshan بیشتر بود. روزے از شخصی
--------------------------	--

شنید که درویش بایزید قام، متصل سرائی کیلافی، که بنایش
سیلاپ به آب رسانیده بود، در یکی از حجره هائی او، که چون
دل عاشقان هزار ره دارد، افتاده میباشد، دیدگی است. چون
از و نشان درویش یافت، دلش را آرزو گرفت و همه
چیز از فکر افتاد. مرا از سر وا کرد، بسرعت تمام
رفت. جوانه دید، بلند بالا، با کمال استغنا، ملکی وارد
این عالم، نمی فری عزیز تر از جان آدم، بالش از سنگ، بستر از
خاک، هر ساعت مهیا هلاک، شکسته دل و کشاده رو، برشه
جان و فتیله مو، دلداده، خاک افتاده، خود را بخدا سپرده،
راهی بکام دل برد، اگر خوش چشمی از پیش او رفته، بالا
چشمت ابرو نگفتی، با کسی برخورد، به بی کسی بسر برده.
چشم را اکثر اوقات بسته میداشت و دل را به یاد حق
نمی گذاشت، فان را بر غبت ندید، آب را از گلو برید،
باریک بین و مشکل پسند، در لباس قلندران برق بند.
پرسید که چه نام داری، و از کجایی؟، درد مند و عاشق پیشه
می نهائی! - گفتا، «این جائیم، و میر امان الله نام دارم».
گفت بنشین که با تو دمیه چند خوش بoram-می گفت که

چون زبان بازی* بهیان آمد، سر کرد که اے عزیز راه‌ها برقیدم،
رنجها کشیدم، از خود رمیدم، در کوچها دویدم، چون ابر ایستادم،
چون برق افتادم، عمرے سرگردان شدم، مدتی دل پریشان شدم،
چندے با چشم تر گشتم، آواره دشت و درگشتم، شبها فحافتیم،
روزها نگفتم، دست در دامن امیران زدم، سر بر دروازه
فقیران زدم، تا آن شوخ چشم را بر من گذرے افتاد و بحال
دکر گون گشته من نظرے کرد :-

دیر بر سر آن غزال دور گرد آمد مرا
از طبییدن های دل پهلو بدرد آمدمرا
اگر می خواهی که در زمرة سختی کشان او باشی، باید
که دل از آهن و جگو از سنگ تراشی -

با یزید کے کلمات پند | (سخنان غریب) اے عزیز اگر آن معحبوب
سر کلافه پیدا نمی شود، یعنی برمما هیچ ہو یہا نیست۔ نمیدانم
که ڈاهدان ریاضت پیشه چه در سر دارند و بے خودان شوق
آن مست سرانداز از که خبر - جمیع را خلش خواهشی، جماعتی
را کاوش کاھشی، کسانیکه حق شناسند سپرا از امید- و یاسند،
عزیزانیکه فاحد ایند، دلداد گان رضایند؛ جان عاشقان وا که
بتلغی کار است، خون ایشان شیرین بسیار است - رفع را بر
خود گوارا کن تا شایان راحت شوی؛ کار را بسیار با خود

تنگ بگیر تا بفراغت روی- دل برداشتن ازین عالم خوب است، اگر معرفت حق میسر نشود، اینهم خوبست- همارت دنیا در گرو پیده‌شده است، بنای این بر وهم گذاشته اند، طاق آسمان نیلی افتاده است در هوایش معلق داشته اند- اگر بهمکنون رسیدنی خواهی، در دل راه کن، هرچه از دست کوتاه خدمت ببر آید، لمه کن؛ اگر آشناه دریائی، ته دار حقیقت نمی‌توانی شد، بارے بزرگان باش، یعنی اگر دفعتناً بزرگ خود قادر فیستی، آماده دادن جان باش- خود را از قید دیر و مسجد و رهان؛ یعنی با خدا باش و در همه جا بهان-

(فائده) عارفان دو گروه اند، مردم یک جماعت نقش دیوار اند، گوئی که زبان ندارند- یعنی حیران قازه کاری آن صنعت گر پر کار اند، دیده اند، انجقه دیده اند؛ فهمیده اند، انجقه فهمیده اند- مردمان جماعت دیگر را چون بادام، زبان سغز دار است، یعنی هر یکی زبان دان چشم- سخن گوی دلدار است هر گاه شرح طرف دیدن او می‌کند، هزار رنگ لب می‌کشاید، کیفیت مژگان بهم روشن بصد زبان ادا می‌نماید؛ چنانچه کمالات آن مست ناز از حد شهر افزون، کلمات این بے اختیار هم از حییز بیان بیرون- اول صعبت بود زود برخاست، رنج فقیر زیاده بربین نخواست پیش پدرم آمد، و احوال او همگی بیان نمود- و گفت:-

هر گله را رنگ و بوی دیگر است

درویشان اهل بخیه‌ها کجا بهم می‌رسند، اکثرشان می‌دیده باش-

* یعلی خراب شدنی + یعنی هم مشروب

دوسروی ملاقات

یکے بعد از فهارز پیشیین، قصد دیدن او کرد و سرا همراه بود- درویش به عنایت تهامم بر خواند، رو با روئے خود به عزت بنشاند. چون خورد سال بودم، رو به عم من کرد و کلاه از سرم برداشت، یعنی متغص احوال شد- التهاس نمود که فرزند علی متقی است- گفت چه پرسیدفت، پدر این بابا مردیست کلان کار، داداے اسوار، خورشید آسمان، درویشه مشهور جهان، جان درویشی، دریاے است کز و گوهر تر برون می آید- ما فقیران، کنار خشکه داریم، از ما چه می کشاید- اے پسرا بعد از نیاز من خواهی گفت که کوتاهی از شوق بے پایان نیست، شکسته پائی کوچه نمی دهد، و ز بخت کم مدد نیز گذر نیست^۴، می خواهد که ازین خرابه سر بیرون فه نهد، تو قلندر مضبوط الاحوال، من به نسبت تو کوچک ابدال، در حق چون من بے سروپاے بشرط مساعدت وقت دعا- طرح سخن بطور دیگر انداخت، عم بزرگوار را مخاطب ساخت- که اے عزیز همه گوش شو و سخن فقیران بشنو-

(نکته) عبادت ما برائے ما است، آفجا خدائی ست کرا پروا ست؛ طاعت ما این همه نیست که بر خود بچینم و برو تکیه کرده بخشینم؛ اگر بپذیرند، احسان بہشت^۵ کنند، ما بنده^۶ ایم ور بحساب نگیرند، جز این نمی توان گفت که

* کنایه از افلام + یعنی دشمنیست

‡ یعنی احسان کلی کنند

شرمندہ ایم، اینکہ نفس ترا چیزے قرار داده شومی ممحض است، چون خوب بکنہ خود رسی، مسحرومی ممحض؛ آن سرو ناز مائلہ رنگیں رفتہ خود است و جلوہ او بہزار رنگ سر گرم آمد و شد؛ چہ کہاں بردا، چہ قرار داده، چہ خیال کردہ، بچہ دل نہاد؟ کاہے کل در آب سی افگندہ، کاہے گل بر سر خاک میزندہ، زینہار کہ دل شکنی کسے نہ گئی و سلگ ستہم بر شیشہ نزفی۔ دل را کہ عرش می گویند، ازین را است کہ منزل خاص آن ماما است:-

نیازارم ذ خود هرگز لے را
کہ می ترسم دروجاے تو باشد

(نکته) اے عزیز آن معیوب محبت دوست است، یعنی با عاشقان سرے دارد و با آن بے پرواٹی بحال ایشان نظری؛ چون مراقب میگردنہ، در دل جلوہ گر است، چون چشم می بندند، در پیش نظر - از هر دریکہ می خواهند می آید، بهر رنگے کہ می جویند، رو می فھاید؛ انقباض و انبساط وابسته بحال ایشان است؛ اگر خوش می شوند، گرفتگی ازین چمن میروه، و گر مهزون می گردند، غنچہ وانمی شود؛ اما طور ایشان از راه و روش بیرون، معشووق در آغوش و شلها ہمہ خون: کاہے متغیر، کاہے متغیر، قرار نمیگرند، تسای فہی شوند۔ خدا داند کہ از خدا چہ می خواهند، خواہشی ندارند و می کاہند؛ نشنیده —

(حکایت تھیلی) کہ در عهد موسیٰ علیہ السلام خشک سال شد، مردم در معرض تلف افتادند، گفتند کہ یا موسوی در جناب احادیث عرض کی کہ باران نہی بارد، خلق عالم قاب تعجب ندارد؛ مفت هلاک میشوند و بر باد فنا میروند - موسوی علیہ السلام بر طور رفت، عرض داد، خطاب آمد کہ «کل خسپ*» پریشان گوئے دارم کہ در فلان گلخن افتاده می باشد با کب زدن او خوش داشتم، از چندے رو بآسہان نہی کند، و بطور خود حرث تمیزند، نزول باران موقعت برواشدن اوست»۔ چون اذان جناب این جواب شنید، بسوئے ہمان گلخن شتافت - بارے آن بلا ش شوق را دریافت - مردے دید، بالائے تو دھاکستر، گلیم سیاہے در بر، از سرتا پا ہیہ ذوق، مستغرق دریاۓ شوق، یکہ بیت دیوان تجربید، فرد اول جریدہ تفرید - بمحبرد دو چار شدن زبان بکشاد کہ یا موسیٰ گذرت بر مزابل از چہ افتاد، بچہ دل فہادہ کہ اینجا افتاد؟ - گفتا کہ امساک باران است، کارے از دست دعاء + کس نہی کشايد، زندگانی دشوار می ماند، دے فیاز بجناب پاک حق بر دھ بودم، چنین ظاهر شد تو کہ سکوت اختیار کردہ، انقباض است - تا بعدت قدیم سخن سر نہ کنی، ابر را باد فیارد و باران رحمت فبارد؛ خدا را دسے رو بآسہان به فشین، چیزے بگو و این بلا بر چین - گفت اے موسیٰ تو آن فریبندہ را نشناخته، و بطور من دل را در راه او فباخته، عبارت آن طرار کنایہ ها میزند، اشارتش

* کل خسپ، کنایہ از کسی سنت کہ در گلخن می باشد۔

+ (ن) 'دعاء' نہیں ہے۔

دل بصدہ جا می افکند - استغفراللہ من بگفتہ او کے راہ سیروم
اما اگر پاس رسول او فکنم کافر میشوم ، کہ گفتہ اند: ع
، " با خدا دیوانہ باش و با نبی هشیار باش - " ۔

غرضکہ آن مقید عشق مطلق ، و آن حیوتوی کھالات حق
رو بغلک کرد و بساط سخن را بطور خود بے گسترد - کہ " اے
سراپا فریب ، واے دشون شکیب ! پیش ازین ابر و باد و باران
مسخر تو بودند ، اکدون حکم کش * من اند ، کہ اگر من خواهم
گفت ، باد خواهد وزید ، و ابر خواهد آمد ، بارش خواهد شد .
بلے حق بر طرف تست ، ترا دخلے نیست ، متصرف این کارخانہ
نمم - بیبا ! این فریبندگی را بگذار ، و بر حال خلائق رحم آر - دو
سہ بار ازین قسم سخنان پریشان گفتہ بود کہ فاگاہ بادے وزید
و آبر سیاهی سفید شد ، سیلاپ سیلاپ بارید - اے عزیز ! کدام
معشوق این قدر پاس عاشق می کند - حیف است اگر تعلق
بدونگیری ، و در طلب آن سرمایہ جان نمیری ؛ دل اگر براء
او خون شود بهتر ، جان اگر در راہ او رو خوش تر ؛ معنو او
برنگئے شو که برفگ او بر آئی ، بطریقے گم کرد کہ باز
رو نہ نہائی - رباعی : -

نه دل بخیان ژلف و رو باید داد
نه جان بدھوے رفگ و بو باید داد
اینجا دل راچہ قدر و جان راچہ محل
خود را ہمہ او کردا با و باید داد

درین حال وقت نهاز عصر* رسید، بر خاستم و باو نهاز
 گذاردم - بعد فراغ رو بهشرق نشست و گفت: اے میر امان الله
 امروز چیزے خورده ام که ذخورده بودم، و دست به چنین
 طعامیه نه کرد، بودم - عم من قدرے[†] کستاخ شده بود، گفت
 اے درویش مبالغه را حد و تکلف را نهایتی است، قامت
 از بار فاقها خم است، و سنگ قناعت بر شکم؛ برای یک دام
 آب استخوان سی شکنی، نان گربه را به تیر سی ذفری، هر روز
 برای مرگ آماده، با صد خرابی درین خرابه افتاده، گنجایش
 لذیذ و گنجایش تو، از دهن خود زیاده مگو - گفت: والله که من
 زیاده پر و سبک پا نیستم، جائیکه احتیاط دروغ باشد نه ایستم -
 بشنو که از صبح آتش جوع زبانه سی کشید و نفس شوم چون
 سگ پا سوخته[‡] می گردید، یعنی سی خواست که بشهر بروم
 و پیش کس و نا کس سائل شوم، بارے سنگ زیر سر گذاشتمن،
 و غیرت خود را بزور نگهداشتمن، یکایک موشی نیم نان خشک
 در دهن گرفته بر آسد و درین حجره شکسته تر از دل عاشق
 در آمد، من که بمعنی شیر شرمه بودم، و بظاهر از فاقه کشیها
 گربه لاوه، چون سرا دید، آن نیم نان را انداخته گریخت، نصف
 دل خوش برخواستم و برداشتمن، آجی میسر نه بود که پاکش کنم،
 منتظر خضرے نشستم، بعد از ساعتی آواز سقاے بگوشم خورد،
 کوزه دسته شکسته خود را برده آب آوردم، و آن نیم نان
 خشک را شسته تر کردم و خوردم - خدا شاهد است که لذت
 فعیم بهشت می داد -

عزیز من! در سخن درویشان تصنع و تکلف نمی باشد، ایشان شاگرد چرخ دولابی نیند که اگر صد کوزه بسازد، یکه دستیه ندارد، در صحبت این طایفه شیشه بند کردن*، سنگ بدل زدن است، زبان را نگه باید داشت که شکر آب+ ایشان شبیت شهادت به ادب می شود - عم بزرگوار از خطاب خجالت کشید، و عذر هرزه چانگی خواست - چون تنبیه یافت بر سر عنایت آمد و گفت که اے عزیز، من ترا از جان عزیز تر دارم، این قدر تنبیه ضرور بود که چانه بیجاڑن+ از ادب درویشی دور است -

همدان هنگام شب افتاد، رخصت خواستیم، گفت: خدا برو - از انجعا که آمدیم، بخدمت شریف پدر رفته سلام و پیام فقیر رسائیدیم - گفت که عنایت ایشان، اگر باز با عم خود بروی، البتہ فیاض من هم برسافی -

صحبت سیم - بخدمت او رسیدیم، دیدیم	تیسری ملاقات اور درویش کی وفات
که بیحضور است ^{۱۰} و بیک پهلو افتاده،	
آه آه می کند - چون عم سرا دید، دم	

سرد کشید و پیش خواند و این بیت شفائی بر زبان راند:
پرستاری ندارم بر سر بالین بیمارے
مگر آهن ازین پهلو بآن پهلو بگرداند
پرسید که چه حالت است که این قدر ملات است؟ گفت
اے عزیز سینه ام بحدے می سوزد که گوئی در درون من کسے

* شیشه بند کردن = استهزا نسودن + پعلی شکر دنهی

+ پعلی حرف بیجاڑن ^{۱۰} پعلی بیساد است

آتش می افروزد؛ فاله که می کشم، زبانه آن آتش است، آهی که
می کنم، لائحة همان شعله سرکش —

من فوی دام که دل می سوزد از غم یا جگر
آتش افتاد است درجاء و دودے می کند

اگر مرگ بفریاد من رسد، خوش بهشتی است و گرفه دوزخی
است که نتیجه عمل ژشتی است. اکذون بار بستن جان فتوح
است، که آسد و رفت دم سوهان روح است. شب بیخوابم و
روز بیتابم، چه سازم، بچه پردازم که تا بپیرم قرار بگیرم:
روز بشب کنم بصد اندوه سینه سوز
شب را سحر کنم بامید کدام روز

بادے که می وزد، دامن بر آتش می زند؛ آبی که می خورم
کار روغن می کند، دواے مناسب مناسبتی فدارد، تدبیر سوافق
موافقته فوی کند، اگر بباعم ببری از سوز درون ذا خوشم،
ور بعماقم بیندازی من همان در آتشم، کاش سینه من بشکافند
و دل و جگر را زود برو آرند، یا مرا از بنجا ببرند و زند
بزیر خاک بسپارند —

القصه احوال آن دل سوخته، جگر کباب، تا بزوای آفتاب
بهمین یک وتیره بود. گاهی دست بدیوار داده می ایستاد، گاهی
می فشست و می افتاد، گاهی چشم می گشاد و نومیدانه میدید،
گاهی چون ماهی بی آب می طبید، ناگاه از زبان من شنید که
وقت اتهماز ظهر رسید. بخضوع و خشوع سجودے برد، "سبحان
ربی الاعلی" گفت و بورد —

* یعنی زبانه

آتش عشقش بسی را سوختست
 لیک زین سان کم کسی را سوختست
 عم بزرگوار با چند غلام به تجهیز و تکفین او بپرداخت
 و در همان حجره شکسته قر از دل عاشق مدفون ساخت - از
 شنیدن این خبر جذاب پدرم پشت دست گزید و گفت که آدمی
 روشی این چنین دیر پیدا می شود، صد حیف که زود رفت -
 (نقل) شبه در خواب عم من آن دلسوزتنه از جهان رفته
 می آمد و می گوید: دیدی که عشق چه آتشی در من زد و چنانم *
 سوخت، چاره کار جز مرگ نبود، چون بے قابی جان من دیدند،
 در بحر موج رحمتم انداختند، و با گوهر مقصود هم کنارم
 ساختند، یعنی قسای گردیدم و آرام گرفتم - و بکام جان ازان
 نکار بہشت رو کام گرفتم - از دیدن این واقعه + وحشته در مزاج
 شریف او پیدا آمد، مدتی باکس انس نگرفت - اکثر اوقات
 میگفت که با یزید عجب سوخته جانی بود، داغ جدائی او که
 بر جان منست، تا زنده ام، سیاهی نخواهد افکند - بر سبیل
 حکایت این خواب را بخدمت پدرم نقل کرد، گفت چه عجب که
 حق تعالیٰ کریم مطلق است، فشنیده -

(حکایت تهییایی) که عارت ناسی بایزید بسطامی همسایه
 دیوار بدیوار ترسائی بود و از چهل سال باو آشنائی داشت -
 او هر سحر تخته می زد و این می گفت که اے ترسا ازین
 تخته زدن، دو فردوس بروے تو باز نخراهد شد، اگر نجات

میخواهی، بیا اسلام قبول کن - یکی بخاطرش رسید که بایزید آدمی سهلی فیست، چهل سال است که دعوت اسلام می‌کند، خالی از چیزی نخواهد بود - سر زده در مجلس او رفته می‌گوید: اے شیخ تو که هر صبح می‌گوئی، مسلمان شو، ضامن نجات من می‌توافقی شد؟ شیخ را حالت سکر بود، کاغذ از کاغذگر طلبید و ضامنی نجات او ذوشه، داد، رفت و مسلمان شد - اتفاقاً در همان هفتنه فجائة بهود، ورثه آن، ذوشه شیخ را بگردیان کفن چسپاند، بخاکش سپردند - چون شیخ بخود آمد، بخود فرو رفت - مریده باعث حیرت پرسید، گفت: در حالت مستی متوجه امرے شده ام که از عهده آن بیرون نمی‌قوام آمد - گفتا دران حال قراسے دوست روی از دست شیخ ضامنی نجات خود ذویسانیده، برده بود، می‌گویند که مسلمان شد، و سرده - شیخ غش کرد، چون این سخشن بگوش آمد، آب بسیاری بر رویش زدند تا بهوش آمد، سر کرد که من در نجات خود تردیده داشتم، این جگر از کجا بهم رساندم که متکلف نجات دیگرے شوم، افتان و خیزان، بگور آن ذو مسلمان شده رفت، و متوجه باطن شد - در معامله اش دیده که همان کاغذ بدست دارد و میگوید که اے بایزید ذوشه تو هیچ بکار من نیامد، پیش از فهودن این پرچه که دست پیچ نجات خود کرده بود؛ بطریقی کریم سوے خود خواند که چشم فرشتگان مقرب، حیران کارمن مافد - موجب دل پریشانی خود مشو، قلم بند کرده تو این است، بگیر و برو - هر گاه کرم او بدان را این چنین در می‌یابد، آن فقیر خود

از خوبان روزگار بود اگر بدرياے رجهتش غوطها نخوردے،
اين پاچرا آب بودی —

(سخنان نغز) اے برادر عزيز چون
داستى که آن گل هميشه بهار* بهزار
رنگ برو می آيد، و اين چمن† رسانيده
میر منقى کے کلمات
معرفت

اوست و اين رنگها ريخته او؛ اگر بيدنا شوي، بتامش شو، وگر
قدم کشائي فهويده رو. در همه ذرات کائنات پر تو ههان
آفتاب است، اگر شناساے طرز او شده، دلت کامياب است.
کسے را که ديده و دل بینا است، می داند که حباب و سوج
از درياست - حق بطرفت غافل است، اگر غافل مافد، بر ساحل
افتاده از دريا چه داند. بيا که بريزيم و از ميان رويم،
شاید که بکام جان همه او شويم - موسم جوانی رفت، لطف
زندگاني رفت، عمر بشست سالگي کشيد، پيرانه سالی در رسيد،
قامت خم شد، طاقت کم شد، دماغ ضعيف، جسم فحيف، روانی
از گوش؛ ذوق بيدوق، دندان بيذور، پا فاتوان، سر به شور،
موه سفيد، دل فاميده، رنگ و زنجير از کهر وakan، ايام
آرایش فقيری رفت، زنجير سر در پا کن، هنگام زينت قلندری
گذشت —

(نكته) در معاش پاس مشهور کن و در معاد مراعات معقول:

* گليسٰت مشهور که بهندی سدا گلاب گويند

+ يعلی اين چمن ساخته و پرداخته اوست

یعنی ظاهر را مطابق باطن^{*} بیار و باطن را مطابق[†] عقل فها.
اگر بیار در حرم جلوه گر است، مسلمان شدن هنر است؛ مقصود
دل اوست، از هر در یکه بر آید، دکر جلوه او در دیر لاریب
است، پس کافر شدن چه عیب است، منظور چشم اوست از
هر جا که رونماید.—

بدیز و کعبه میگردیم گاه آینجا و گاه آذنجا
که مطلب جستجوی اوست خواه آینجا و خواه آنجا
(فصیحت در ویشانه) باید که عزلت گزینی و چندے
تنها نشینی سرمه خفا در چشم کش[‡] و بر هیچ چیز التفات
مکن - نظر بر خدا دار و هرگز با کسی ملاقات مکن، بسیار
با مردم سر در هوا برخوردی، وقت آنست که مژگان بر هم زدی
و مردی سر پیچ زدن[§] تا کجا غفلت را بگذار، اگر دقیقه فهی
سر ازین مضمون برار:

دیده‌ام در عام صحبت های رنگین صد کتاب
کرده‌ام یک مصرعه تنها نشینی انتخاب
فهمیدام که چه می‌سکائی که سر زخم خود نهی مالی، پیش
ازین سر گران هوا و هوس مهان، سررا از نشئه یاد حق سبک
گردانی، نظر بریش سفید شافه کاری^{||} فنهایی-قصد خرق
عادت نکنی، گاو در خرس زور مندی، چون خدا بستن خود را

* (ن) نقل + (ن) موافق † یعنی سرمه از چشم نهان
گشتن || فنودن || یعنی بفریب و تسلق با کسی
بادی نلماه —

بخریت شهرو شهرو کرد نست - ور بے اراده کرامتی ظاهر شود ،
چون شجر شاخ بر دیوار * نکنی که ثمره آن شاخ از پشیمانی
برآوردن ، شاه اندازی + را فقیران عیب میدا نند ، یعنی
متکبر و مغتر را آدمی نمی خوانند - وقتی که رخصت شد ،
با خود قرار داد که آینده جای نروم و روزه دوبار حاضر

شوم —

یکی پدرم گفت که اے برادر عزیز ،	حفظ قرآن عم
دماغ آخر میروه ، یعنی هر روز	بزرگوار
ضعیف میشود ، اگر صرف حفظ قرآن	
شود ، چه طور است - التهاب کرد که خوب ، بخطاطر گزشت -	
چنانچه در مدت یک و فیم سال مصحف مجید را یاد	
گرفتند --	

(نقل عجیب) روزے باهم نشسته	نقل عجیب و پیشین
بودند و دور میکردند که درویش	کوئی وفات میر متقدی
"اسد العہ" فام پیرا هن نیلی دربر ،	
و کلاه نهاد برسر ، وارد شد - چون دو چار پدرم گشت ، گفت	
که اے سیرا به پیز کبوه جامه چرا سفر دور و دراز اختیار	
کوڈی و شداید راه ، خوا بیده بر خود هموار ساختی ؟ آن	
عزیز دو بدو در قدم افتاد ، سرhen در کنار گرفته و قریب +	
خود جا داد - عم من حیران این اختلاط شده پر سید که این	
بزرگ کیست ؟ گفتا آشنائی قدیم منست - حیران ترشد والتهاب	

فهمود که برای رابطه این چنین ملاقات بسیار شرط است که این مرد را کاهه نمیدارد. گفت که من و این مرید یک پیریم، در دو سال یکبار پخدمت ایشان حاضر میشد. یکس سوال کردم چه شود که آثار مرگ بر من ظاهر شود، تا بکار گور پردازم و دل را بچیز دیگر مشغول فسازم ارشاد شد که هر کاه این سیرابه پژ کبود جامه را بینی، یقین بد دافی که تا سال دیگر زندگ نهانی-دانسته باش فرصت عمر من بسیار کم است- عمومی بزرگوار، از استهاع این کلمات سخت متألم شد و گفت انشاء الله من این واقعه را فخواهم دید، یعنی آن روز در جهان فخواهم بود، و این غم فخواهم کشید- دمی که با آن تازه وارد سر حرث وا شد، نقل کرد که از چند دوکان من نمی گردید، یعنی سیرابه مرا کسی نمی خرد، شب می بیختم روز می افداختم، دم و دودی که داشتم، صرف خسارت شد، فاچار دل بدریا افگندگ لب خشک و چشم تر، بر خاک افتاده بودم، ناگاه خوابم در رو بود دیدم که پیر بر سر استاده است و می گوید که «اے اسد الله! هر چند صعوبت سفر بسیار است و راه دور، اما یکبار بخوردن تو با عالی متقدی ضرور؛ درمیان من و او اشاره ایست همین که تو خواهی رسید او خواهد فهمید؛ باید که زود بروی و از کساد بازاری پریشان دل نشوی، که چون از آنجا بر گردی، دکانت آنچنان گردد که سیرابه تو تبرک گردد- بورخاستم، و دوکان را بشان گرد گذاشتم و فیم فان خشک، بطريق زاد راه برد اشتم بانده زمانی از جهانی بجهانی آمدم، یعنی از

کبود جامه با اکبر آباد رسیدم و ترا بهزاد دل مشتاق دیدم. اکنون
 رفتن من با اختیار نست، هرگاه خواهی گفت، انداز آنطرف
 خواهم کرد. پدرم متوجه شد و گفت که اے اسدالله اینهه با آه و
 سوار شدن از برای چه؟ سیروا به ضایع فهی شود که این همه
 دست پاچه می شوی، از گرد راه رسیده، رنجی بی پایان کشیده،
 اگر مشتاق ما فقیران نه، چندے برای رفع ماندگی خود بهان
 شتاب چیست، رخصت هم اتفاق میشود - بغلای اشارت رفت
 که فرش خوابش در حجره عم من درست کند و آب بدست
 او ریزد. حاصل که ساعتی از خود جدا نمی گذاشت و بد لجوئی
 و مزاح گوئی می داشت -

(فائده) یکی آن مهجان عزیز سوال کرد
 مسئله رویت میں
 که در مسئله رویت قردد
 گفتگو
 دار، خدا خواندن دو جماعت آنها

جماعتی بران است که روزی آن غیرت ماه را چون بدر
 کامل تهاشا خواهیم کرد. عقیده جماعت دیگر اینکه ادراک آن
 آفتاب از بصر بشر امکان ندارد. فرمود که ما فقیران را هیچ
 تردد نمی‌یست، چون مقرر شد که او عین عالم است، بهر جا که
 نظر می‌افگنیم او به نظر می‌آید، در هر که می‌نگریم او دو
 می‌نماید. آن معنی بهر صورت جلوه گر است و دیدار او
 بشرط نظر میسر. القصه بعده یک هفته رخصت شد و گل بانگ
 بر قدم زد -

(حکایت جافسوز) صبح عیده عموی من
 بیماری و وفات عم
 تبدیل رخت کرده به صلی رفت،
 بزرگوار
 از آنجا که آمد، در سینه اش درد

ظاهر شد، بشدت قهقهه رنگ رویش شکست و قرار از دل رخت بست. والد سرا طلبید و گفت دردے دارم که بکمال بی دردیست، یافته ام این درد عاقبت ندارد* و خفگی بهتر تجهیز است که نفس تنگی می کند، غالباً جان ناتوان طاقت ندارد - عباره + را از تن من بکشید + که خوش نمی آید، کُلَّا هم دور بیندازید که بر سر گرافی می فهاید، جامن ناتوان است، بیمار من گران است④- چون شام شد، آن درد عام شد، شور آه آهش بلند گشت، همگی یکدل درد ملد گشت، دیگر که بضبط پرداختی، خود را غنچه ساختی، گهه که از درد نالان شد، چون گل پریشان شد، وقتی دلش بسیار گرفتی، آه آتشناک کشیده، دود جگر که کباب گذشتند^۱ بود، باسماں رسیده اگر سخن راند، این رباعی خواند - لمصنفه: —

وقت است که رو به رگ یکباره کنیم
آن درد نداریم که ما چاره کنیم
بیماری صعب عشق دارد دل ما
گر جامه گذاریم^۲ کفن پاره کنیم

چون پاسه از شب گذشت، کار از بی طاقتی برو تنگ شد با پیر گفت که آخر دل سختی کشیده، دیده من کباب سنگ شد^۳ تو خود آکاه راز این میخانه، اگر ته شیشه از عمر من باقی

* یعنی انجام خوب ندارد + پهراهن که زیر جامه باشد
+ یعنی من تن دامنداز^۴ (۱) یعنی بیماری بشدت دارد
(۲) بمعنی از کار دسته یعنی سوخته (۲) جامه گذاشتن
 نوع از کتاب بسعنی مردن^۵

مانده باشد، بکسے دیگر بدہ که درد ذوشی باین درد کشیدن
 جگرے می خواهد، من ازین جان شیرین تلخی مرگ را صه
 مرتبه، گوارا ترسی بینم؛ توجهی کن که آسان بهیرم، بخشائی
 که آرام بگیرم - آخر شب کلاه شب پوش را بهن بخشید و چشم
 از غایبہ ناتوانی بپوشید. دیسے که شب شکست، یعنی سفید صبح
 دسید، جان‌الهناک او برابر رسید، مودن مسجد "الله اکبر"
 گفت، آن بیهار شب زندہ دار بخفت؛ یعنی دست برداش
 فهاد و جان بعجان آفرین ۱۵ —

پیر او دستار بر زمین زد و گریبان درید و ازین واقعه
 جانکاہ الفها بر سینه برید. مرید آتش خاک برسر و داغ بر جگر،
 با صد پریشانی، چنانکه میدانی، برسیمات مردہ او پرداختند
 و جنازه آن درد مند را درست ساختند —

عشق دردے بے دوائی بوده است

بهر جان و دل بلائی بوده است

هرگاه برای نهاز استادند، اکثرے برخاک افتادند، پدرم
 گفت که اے ناواقف پاس آشنائی، دیر معلوم شد که بیوفائی؛
 آنچنان گرم رفتی کھسینه مراتفتی؛ یاران این چنین نمیروند،
 غمغواران بیهروت نمی‌شوند —

چه شد آن وفا و عهد یکه تو وعدها نمودی

بتو من چه گفته بودم، تو بهن چه گفته بودی

بزرگان دوش بر تابوت گذاشتند، یعنی بعزت تهامش

برداشتند، آه پیر برسم عالم مردگان، پیش پیش روان، معتقد انش
سیلاپ سیلاپ سر شک افshan-مرد^ه او را بیرون شهر بردازد و
بگوشة باخی بخاک سپردند، گلهای افشدند فاتحه خوانندند
ملامت بیحد کشیدند چاره جز صبر ندیدند -

روز سیزم که عزیزان شهرو برای فاتحه

میر متقدی نے اپنالقب
عزاز مرد^ه رکھا - میر
صاحب کارنج و الم

آمدند، پدرم دفت کسیکہ این چنین.

عزیزش مرد^ه باشد، اگر او را عزیز

مرد^ه گویند می افتد. از امروز مرا عزیز

مرد^ه سی گفته باشند، چنانچه در شهر بهمین لقب شهرت گرفت.

روزے صدبار گریستی، بصال مردگان زیستی - منکه بغل پرورد^ه

او بودم، حوانچ خود را باو می گفتم، با او می خوردم با او

می خفتم، روزها یاد میکردم، شبها فریاد میکردم - درویش عزیز

مرد^ه بدیجوئی می پرداخت، و بهیچ وجه آرزرد^ه دلم نهیساخت،

گاه می گفت که اے پسر من تو باسیار میخواهم، اما ازین غم

میکاهم، که من فیز بر سر را هم - گاه می دفت که ما من! فه طفل

هاله^ه الحمد لله که د^ه ساله؛ چه به کاهش افتاده، آخر درویش

زاده، دل را قزو دار، خود را بخدا سپار، شاد بزی و خوش

بهان، مرا طرح کش+ خود بدان-جان من! مگر طفل شیری که هر

زمان دلگیری، اندیشه خود چرا داری، وارتی چون خدا داری،

رفتگان بازنمی آیند، گزشتگان رو فهی فهایند - اے پسر دنیا

در گدار است و هر کرا می بینی در جناح سفر^ه فه پنداری

* بمعنی شیر خواره + بمعنی فرمان نموداد

† در تهیه سفر

کہ جاے بودنست جهان است، این قرار دادہ مجلس روان سنت، حاضر ان رفتہ اند، فشستہ گان گذشتہ اند، غذچہ پیشافی مشو، چون گل مشگنفته رو می باش، بہار این چون رفتني است، بعثت دل مخراش - مقام خانہ آفاق را چنان ساخته اند کہ درو چون تو بسیارے دل باخته اند؛ تا واقف راه و رسم این جا فشوی، زینهار کہ این راه فردی؛ در حریفان سخت باز و طرار، مئلیست - قمار و راه قمار - هر روز ازین قسم سخن کردے، و بنماز تماس پروردے -

(نقل است) روزے به تابع کامی تمام حلوائے مرگ قسمت می کرد کہ جوانے سر و اندام، احمد بیگ نام، شکری رنگ، دانہ چند شکر انگور بر دست گذاشتہ، نذر گزرانید و گفت، تازہ از ولایت	احمد بیگ جوان کا آنا اور اردہ حج کو قرک کرکے مرید ہوفا اور کسب و ریاضت کے بعد حج کو جانا
---	--

آمدہ ام و ارادہ حج دارم، چون وارد شهر شدم، آوازہ درویشی
تو شنیدم، مشتاق شدہ بخدمت سامی تو رسیدم - گفت مگر
نشنیدہ -

چرا بپایے خود اے کعبہ رو فہی افتی
ہمان توئی کہ بفرسنگ می فھایندت

اواؤ خود را در یاب، انکاہ برائے کعبہ بشتاب، کعبہ عبارت از
دلہائے خستہ درویشان است، و مقصود دست و بغل باین جگر
ریشان، اگر دل ایشان بدست آید، کعبہ مراد بے سعی فھایدی:

ازین جاست که کسی گفته، رفته است -

ز کعبه آیم و رشک آیدم به خونخابی

که او زیارت دلهای خسته می آید

دل درویشان جای خوشیست، این ویرافه را هوای

خوشیست، دل را منزل آن ماه می گویند، متوجه از همین دل

می جویند - سالگی به طوات کعبه رفته بود، کسی را در آنخانه

نداشت، بادل پر آرزو ناکام پر گردید، در همان حال گفت:-

کعبه را دیدم دل من درد تنهائی گذاشت

معاس آرائی که مارا خواند خود مهمان کیست

انچه تو می گوئی محروم حرم فیض همین گویند، کسی را که

تو می گوئی، کعبه هم او را می جوید -

هر کرا دیدم چومن کم کشته تحقیق بود

کعبه را هم به تکلف در بیابان یافتم

گرد دلها بگرد که طوات حرم اینست، بلا گردان خود شو

که مطلب عهد همین است، وجود غیر موجود نیست و کسی

به او مشهود فر -

گفتم بحزم محروم این خانه گذاشت

آهسته بمن گفت که بیگانه گذاشت؟

«مرا بر جوانی تو رحم می آید که رنجها خواهی کشید و

بهطلب فخواهی رسید، سخن درویشان بگوش جان بشنو، چندی

فروکش کن و ازین جا مرو، جوان چون روی دل از درویش

دید، سر را از فرمان نه پیچید، یعنی رحل اقامت اندداخت

و بریاضت شاقه پرداخت - ذهن سلیمه داشت، کسب کرد و در

مدت هفت ماه بھر تبہ کھاں رسید۔ پیرے باین خوبی، جوانے باین محبوبی، پیرے باین حالت، جوانے باین کیفیت، پیرے باین کھاں، جوانے باین حال، پیرے باین عنایت، جوانے باین ارادت، پیرے باین نظر، جوانے باین اثر، دیده روزگار کم دیده، و گوش جهانیان کم شنیده۔ روز و شب چون شکر و شیر، یعنی صحبت بسیار در گیر، پیر را دیسے فہی گذاشت، بجوان عزیز شهرت داشت۔ اتفاقاً زر توفیقے از جائے بدست پیر آمد، جوان را گفت کہ برین متصرت شو و سفر حجاز برو۔ بعد از نهار صبح زیو پیچ دستار و سجادہ محرابی عنایت کرد و رخصتش نہود۔

وفات میر محمد متقدی
مردہ برائے عیادت ہوشیرہ زادہ (حکایت جانکا) روزے درویش عزیز

برادر عزیز کہ مسجد باعث نام داشت؛ عالم، فاضل، متصرف، کامل بود، بعالیم گنج کہ محلہ ایست مشہور از اکبرآباد، در آفتاب گرم رفت، چون شام بروز سیاہی زدن آغاز کرد، از آن جا بازداز خانہ روان شد، عشائین را در مسجد خود آمدہ ادا نمود۔ هرگاہ بر فرش خواب رفت و من حاضر شدم، گفت

”اے پسر حرارت آفتاب در مزاج من تاثیرے کردہ است، صداعے دارم، از آثار معلوم می شود کہ قب خواهم کرد۔ غذائے شب نخورد و خوابید، صبح کہ برخواست، تپے بشدت داشت۔ طبیبیسے ”ابوالفتح“ نام معالجہ قدیم او بود، آمد و تبرید کرد، تسکین فیافت، مبالغہ در مبودات فوق الحد نہود، سود مند فیفتاد۔ قب درویش بنده شد، یعنی هر روز شام می آمد

و تهام شب می مافد، براے تپ بستن تد بیرهاے بے شمار می کردند، اما از هیچ یکے این عقدہ سخت کشاده نشد - پس از ماھے مشخص گردید که این تپ متشبیث بقلب اسٹ و استخوانی شده است، یعنی این درویش فحیف که مشت استخوانی بیش فیست، مبتلا رفع باریک است - بهن گفت که اے پسرو! جان من صرف فیاز است و جسم وقف گداز، رغبتی با غذایم نیست اگر می خورم، گرافی می کند، دوائیکه صحیح طبیب می دهد، تا صحیح دیگر کفايت است، می خواهم که تا بھیرم، توک غذا بگیرم، پنجم شش دسته هاے ذرگس از بازار بطلب که بشرط حیات گاه گاه بو کرد آید - بهوجب ارشاد طلب داشتم و پیش او برابر گذاشت، هر گاه چشم می کشاد، دسته بدمست گرفته بو می کرد و می گفت "الحمد لله که سیر شدم" - چون بتورک غذا پرداخت ما بیکسان را از خود نامید ساخت، طاقت از دست و پا رفت، کار ذا توانی بالا رفت، سخن بسیار کم راندے، نهان باشارت خواند - بیست و یکم رجب حکیم، بعادت قدیم، کاسه قبرید آورد، درویش ابرو ترش کرد و نخورد و آن کاسه دوا را بر زمین زد، گفت که اے مرد، شو بود، تاثیر دوا از روز اول ظاهر بود، من پاس تو می کردم که می خوردم، افسوس که نه فهمیدی، برو دست از من بدار، نا قباحت فهی مرضی است که علاج ندارد - انگاه حافظ محمد حسن براذر کلان مو که براذر اندر * بود، طلب

* (ن) بے مات، براذر اندر براذر علاتی دا گویند که از بطن دیگر باشد

نهود و فرمود که "من فقیرم و هیچ ندارم' مگر سه صد جلد کتاب' رو بروے من بیارید' و حصہ برادرانه کرد+ بگیرید- او المتماس کرد که من طالب علمه' کرم این کار سوا بیشتر+ است و این برادران ربطی بکتاب ندارند' کناره های اوراق چیده خواهد شد' یکی کاغذ باد خواهد ساخت' یکی در آب خواهد انداخت' اگر پیش من اماقت گذارند' خوبست و گرفه مختار اند- پدر از مزاج فاساز او خبر بود' شانه کیم شد+ و گفت چه شد که ترک لباس کرد؟' لیکن کچ پلاسی تو هنوز فرقته است' می خواهی که طفلان بیچاره را بازی دهی' و پس از مرگ دل بخرا بی ایشان فهی؛ دانسته باش که حق تعالی غیور است' و غیور را دوست میدارد' غالب که میر محمد تقی دست فخر تو فشود' اگر بنوع دیگر پیش خواهی آمد' کاسه بر سرت خواهد شکست+ و نقش عزت تو پیش این بابا نخواهد نشست- خواهی دید اگر بهزاد خواهی رسید' برای یک جلد کتاب پوست تو خواهد کشید' کم کاسه شایسته بی اعتباری است' بخل و حسد دلیل ذلت و خواری است' خوب است کتابها را ببر و فکاه دار- پس اذگاه روئ سخن بهمن کرد' گفت که اے پسر قرضدار سه صد روپیه بذلان بازارم امید که تا ادا نکنی مرد؟ مرا بر نداری که من سکه درست؟ مودے بودم و در همه عهر دغا بازی نه نهوده ام- عرض کردم که غیر از

* یعنی کوشش پسیار درین کار دارد + یعنی اعتراض شد

+ یعنی دسوی خواهد کرد ظ یعنی مقصود الوضع

جاده های کتاب دم و پوسته * بمنظور فهمی آید، آنها را ببرادر کلان سپریدید، اداؤی قرض چسان توافق کرد - چشم پر آب نمود و گفت «خدا کریم است' دل تذکر نباید شد». کاغذ زرد در راه است' قریب می رسد' می خواستم که تا رسیدن زر زندگ بهانم، اما فرصت عهر کم است' ماندن فهمی توافق - در حق من دعا کرد و حوالت با خدا کرد، ساعتی نفس شمرد، آخر حساب سپرده نه.

— (به مروتی برادر) —

در دیش چون چشم پوشیده، جهان در چشم من سیاه گردید، حادثه عظیم را داد، آسماں بر من بیفتاد، دریا دریا گریستم، لنگر از نف دادم^۱، سر را بر سنگ زدم^۲، بر خاک افتادم - کل و مکل^۳ بسیار شد، قیامت پدیدار شد، برادر کلان من ترک مردم داری^۴ گرفت و به چشم و روی^۵ اختیار نمود - دید که پدر آستین کله داشت^۶ و به بی کسی جامه گذاشت، قرضخواهان دامن^۷ گیر من خواهند شد، پهلو توی^۸ کرد و گفت کسانیکه همگیر فاز و نعم بودند، آنها دافند و کار آنها من در حیات پدر دخیل کار نگشتم، از وقف اولادی^۹ هم گذشتم، سعادت^{۱۰} نشینان او سلامت باشند^{۱۱} سر را می کنند، وجهه را می خراشند^{۱۲}، انجه مصلحت وقت خواهد بود، خواهند نمود -

* یعنی سرمایه + کاغذ هندوی نه یعنی مرد

^۱ یعنی مصطرب شدم \$ یعنی شود و هنگامه

^۲ یعنی ظاهرداری ^۳ بمعنی بے حیائی

^۴ یعنی انلاس داشت ^۵ کناره کردن ^۶ (بمعنی دهن)

ملکه تازه بیگنس شده بودم، چون سخنان بے ته او را شنودم،
غم و غصه بسیارے خوردم، التبعا باو نبردم، کهر را محکم بستم،
نظر ببر خدا فشستم - بدالان بازار دو صد روپیه دیگر آوردمند،
و سماجت از حد بردند، پاس وصیت درویش بود، قبول نکردم،
همه را بزبان داشتم، یعنی ملول نکردم -

در همین حال آدم سید مکمل خان که مرید عم بزرگوار
من بود با هندوی پانصد روپیه تازه سکه رسید، و درد شریک
من گردید، سه صد روپیه بقرضخواهان داده، فارغخطی گرفتم
و بصد روپیه درویش را برداشته بردم و در پهلوے پیر او
بخاک درآوردم -

— (حقیقت من دل ریش، بعد واقعه درویش) —

بے مروقی های آسمان را دیدم، ستمهای روزگار کشیدم،
نه نه گناه فلک و جرم زمانه چیست، من ستاره فداشتم که
سایه چلین آفتابی از سر حد^{*} من رفت، هر چه کرد، طالع من
کرد، غیر از دست خود بسر فیافتیم، یعنی کسی را سایه گستر
فیافتیم، خانهای برس غیرت فهادم، زینهار ببر در کس نه
ایستادم، لبم بعرفت طلب آشنا نگردید، چشم من به بهیچ چیز
نداید، سایه دست کسی فه گرفتم[†] و سر دستی بهمن کسی
نگرفت[‡]، یعنی خدای کریم مرا شرمذنه احسان کسی نکرد،
و دست فگر برادر که سربسر من داشت[§] فساخت، نقل ماقم

* (ان) "حد" نهان هـ

[†] یعنی امانت کسی نخواستم

[‡] کنایه از کیله کردیت

[§] یعنی کمیه امداد نکرد

درویش قسمت ساختم' کار را به لطف خداوند انداختم -
 دم خود* را بپرادر خورد سپرده بتلاش روزگار در اطراف
 شهر استخوان شکستم' لیکن طرفے نه بستم' یعنی چاره، کار
 در وطن فیافتیم' ناچار بغربت شتافتیم' رنج راه بر خود هموار
 کردم' شدائید سفر اختیار کردم' بشاهجهان آباد دهلهی رسیدم'
 بسیار گردیدم' شفیقیه ندیدم —

خواجه محمد باسط که برادر زاده
 صهصام الدوّله امیرالامرّا بود عنایتی
 بحال من کرد و پیش ذواب برد -
 چون مرا دید، پرسید که این پسر از

میرصاحب کا دهائی جانا
 او و امیرالامرّا کا روزینه
 مقرر کرنا

کیست؟ گفت از میر محمد علی است، فرمود از آمدن این
 پیداست که ایشان از جهان رفته باشند - پس از افسوس
 بسیار سخن زد که آن مرد بر من حقها داشت - یک روپیه روز
 از سرکار من باین پسر میداده باشند - التهاس نهودم' اگر ذواب
 لطف می فرماید دستخط کرده بدهد که جای سخن متصدیان
 نهاند - التهاس که ذوشته بودم' از کیسه برآوردم - ناگاه از
 زبان خواجه مذکور برآمد که وقت قلهدان نیست' چون این
 سخن شنیدم' بقاہ قاہ خندیدم - ذواب در روی من دید و سبب
 خنده پرسید - عرض نهودم که این عیار ترا نفهمیدم' اگر
 ایشان می گفتند' قلهدان بردار حاضر نیست' این حرف
 گنجایش داشت یا آنکه وقت دستخط ذواب نیست باختی بود'

وقت قلعه‌دان نیست انشای تازه است - قلعه‌دان چوبی پیش نمی‌باشد' وقت و غیر وقت نمیداند، بهر نفر یکه اشارت رود برداشته بیارد - نواب بخندۀ درآمد و گفت که معقول می‌گوید - غرض تکلیف مرا برخاک نیفگندۀ قلعه‌دان طلبید' و آن التهاب بشرف دستخط رسید - روز د ربار بادشاهه بود، کهر بسته باستان' بعنایت تهاب میان دان* - تا عهدیکه فادر شاه بر محمد شاه که حالا بغروس آرامگاه ملقب است مسلط شد، و نواب مذکور بسبب پیش جنگی گشته افتاد، آن روزینه من یافتم' ذان و ذمک میخوردم' و بسر میدردم -

<p>بعد این انقلاب باز روزگار سنگین اسیرا امرا که انتقال کے دل کار را بر من قنگ گرفت' کسانیکه پیش درویش' خاک پایے مرا گھل بصر می ساختند' یکبار از نظوم انداختند - ناچار بار دیگر بدهلی رسیدم و ملت‌هائی بے منتهائی</p>	<p>بعد میر صاحب کا دوبارہ دھلی جانا اور اُن کے ماموں سراج الدین علی خان آرزو کی بد سلوکی</p>
---	--

خاکوے بوادر کلان که سراج الدین علی خان (آرزو) باشد کشیدم' یعنی چندے پیش او ماندم و کتابه چند از یاران شهر خواندم - چون قابل این شدم که مخاطب صحیح کسے می توانم شد' ذوشته اخوان پناه رسید که میر محمد تقی فتنه روزگار است زینهار به قربیت او فباید پرداخت' و در پردازه دوستی کارش باید ساخت - آن عزیز دنیا دار واقعی بود، نظر بر خصوصت هوشیره زاده خود بد من اندیشید' اگر دوچار می شدم'

چار چار می زد* و گر اعراض می کردم نواخواهی می نمود+،
 هر روز چشوش بدنبال من می بود+ اکثر سلوک مدعیانه
 می کرد - چه بیان کنم که ازو چه دیدم' چگوینم که چه حالت
 کشیدم' هر چند پنجه دهانی اختیار می کردم' او از حلاجی
 دست نمی داشت' با صد هزار احتیاج یک روپیه ازو
 نمی خواستم' اما سلاخی نمی گذاشت - خصمی او اگر به تفصیل
 بیان کرد+ آید' دفترے جداگانه می باید' خاطر گرفته من گرفته
 تو شد' سودا کردم\$' دل تنگ تنگ تو گردید' وحشته پیدا
 کردم' در حجره که می بودم' شرش می بستم و باین کثارت غم
 تنهای می نشستم - چون ماه برو می آمد' قیامت برو سر می آمد'
 هر چند از آن هنگام که دایه ام دم رو شستن ماه ماه می گفت
 و من بسوی آسمان می دیدم' نظرے بهاه میداشتم' لیکن نه
 باین سرتیبه که کارم بدیوانگی کشد و وحشت بجای رسد که در
 حجره من باندیشه □ باز کنند و از صحبتم احتراز نهایند -

میر صاحب کی حالت
سجننوذانه

(نقل تحفه) در شب ماه پیکرے'

خوش صورت' با کمال خوبی' از جرم

قوه انداز طرف من می کرد و موجب

بے خودی می شد - بهر طرف که چشم می افتداد' بران رشک
 پری می افتاد' بهر جاکه فکاه می کردم' تماشا آن غیوت حور
 می کردم' در و بام و صحن خانه من ورق تصویر شد+ بود' یعنی

* یعنی بهبوده گوئی می کرد + یعنی کنایه می کرد

+ یعنی خوابی من میخواست \$ یعنی جذون پیدا کردم

□ یعنی بهراس

ان حیرت افزایش شد جهت رو می فهود، گاهی چون ماه
 چهار ده مقابل، گاهی سیور کاہ او منزل دل - اگر نظر بر گل
 سهتاب می افتاد، آتشی در جان بے قاب می افتاد، هر شب
 باو صحبت، هر صبح بے او وحشت، دمیکه سفیده صبح
 می دمید، از دل گرم آه سرد می کشید، یعنی آه می کرد و
 انداز ماه می کرد - تمام روز جنون می کرد، دل در یاد او
 خون می کرد، کف بر اب چون دیوانه و مست، پاره های
 سنگ در دست، من افتان و خیزان، سودم از من کریزان،
 تا چار ماه، آن گل شب افروز رنگ تازه می ریخت و از فتنه
 خرامها قیامت می انگیخت - ذاکاہ موسوم گل رسید، داغ سودا
 سیماه گردید، یعنی چون پریدار شدم مطلق از کار شدم، صورت
 آن شکل وهمی در نظر، خیال زلف مشکینش در سر، شایسته
 کناره کیرو شدم، زندانی و زفحیرو * شدم —

هوسر فخر الدین خان که موید درویش
 اطباء کے معالجے سے میر
 بود، قرابت قریبہ داشت، زر بسیاری
 صاحب کا صحت پانا
 خرج نهود، پریخوانان افسون دمیدند،

طبیبان خون کشیدند - تدبیر اطباء سود سند افتاد، پادیزه
 آمد و بهار ریخت، سلسلہ جنون از هم گسیخت، نقشی که
 وهم بسته بود، از صفحه خاطر محو شد، درسی که از جنون
 خوانده بود، فراموش گشت - لب با سکوت مالوت شد، پویشان
 کوئی موقعت شد، تو طیب دماغ گردند، خواب افزود، طاقت

رفته باز رو نمود، یعنی بحال آدم و بدخوابی رفت، از پیش نظر آن چهراً مهتابی رفت، پس از چند روز بمحض کامل آوردم و شروع بخوازدن ترسیل* کردم —

(نقل) روزے برسر بازار، جز کتابے در دست نشسته بودم، جوانه میر جعفر فام ازان راه گذشت، فظرش بزر من	میر جعفر سے تعلیم حاصل کرنا
--	--------------------------------

افتاد و تشریف داد - بعد از ساعتی گفت که اے عزیز دریافتنه میشود که ذوق خواندن داری، من هم کشته کتابم، اما مخاطبی فمی یا بهم، اگر شوق + داشته باشی، چند می رسیده باشم - گفتم دستی فدارم که خدمتی از من بیاید، اگر لله این رفع بر خود گوارا کنی، عین بنده ذوازی است - گفتا اینقدر هست که ته پاتا فباشد[‡]، پا بیرون نمی گذارم - گفتم خدای کویم آسان خواهد کرد، اگر چه من هم چیزی فدارم - پا ورقه اے آن فسخه در هم را مطابق سر صحنه های آینده کرده داد و رفت. ازان روز اکثر ملاقات آن ملک سیرت و آدم صورت اتفاق می افتاد، و بلطف فهایتم زبان میداد، یعنی دماغ خود می سوخت و مرا چیزی می آموخت، تا مقدور من فیز بالش نرم زیر سر او می گذاشت، یعنی صرف او بود، اذچه میسر میداشتم - فاگاه خطی از وطن او که عظیم آباد بود، رسید و آنهر د رخت خود کام و نا کام بآن صوب کشید —

* یعنی مکتوبات می خواندم † (ن) شوق کامله

[‡] یعنی چهزے برآئے ناشتا باشد

بعد از چندے با سعادت علی فام،
سید سعادت علی کی ریخته میں
سید سعادت علی کی ریخته میں
شگردی آن عزیز مرا تکلیف موزون کردن

ریخته کہ شعر یست بطور شعر فارسی، بزبان اردوے معلیٰ
بادشاہ هندوستان و دران وقت رواج داشت کرد - خود کشی*
کردم، و مشق خود بھرتباہ رسافدم کہ موزونان شهر را مستند
شدم، شعر من در قہام شهر دوید و بگوش خرد و بزرگ
رسید -

رعایت خان کا توسل | یکروز خالوی کذاہی بر طعام طلبید،
تلخی ازو شنیدم، بیہڑہ شدم، دست
در طعام نا کردا برخاستم - چون پائے چراغئے + نداشتمن، شام
از خانہ او برأمدہ راہ مسجد جامع پیش گرفتم - اتفاقاً راہ
غاط شد، بر حوض قاضی کہ آبگیر خوردی نزدیک بعویلی
وزیرالہماں اعتمادالدولہ واقع است رسیدم و آب کشیدم -
آذجاً علیم اللہ نام شخصی پیش آمد و گفت کہ شما میر محمد تقی
میر فباشید؟ گفتم از چہ شناختی؟ گفتا طور سودائیانہ شما
مشهور است، رعایت خان کہ پسر عظیم اللہ خان یزنہ
اعتمادالدولہ قهرالدین خان باشد، از روزیکہ زادہ طبع نکته
انگیز باو رسیدہ است، اشتیاق ملاقات پیش از پیش دارد؛
اگر بدست من او را دیدہ شود، سبب مجرائی من گردد -
رفتم و دیدم، آدمیانہ بر خورد و با خود رفیقم کرد، تمتعی

* جهد بلیغ + از کسے پائے چراغ داشتن یعنی ملتغی
شدن ازو -

ازو بستم و از قید تنگدستی رستم—

شاہ درازی کا دای پر
شادی کرونا اور شکست
کھانا

هدیا میسے کہ شاہ درازی بلہور آمد و
شاهنواز خان پسر ذکریا خان کہ
صوبہ دار آنجا بود، گریخت، وزیر

و صدر جنگ و ایشور سنگہ پسر راجہ ہے سنگہ کہ زمیندار
کلانے بود، بادشاہ زادہ احمد شاہ را باخود گرفتہ بعنگ او
بر آمدند۔ آن طرف سرہنڈ بو زیر گولہ رسید و زمیندار
مذکور بس خم زد۔ صدر جنگ و معین الملک کہ پسر وزیر
شہید باشد، احمد شاہ را سوار کردہ، جنگ افغانان زدند۔
من درین سفر باخان منظور بودم و خدمتها می فہودم، هر کا
شکست فاحشی بو لشکر افغانستان افتاد و گریخت، معین الملک
ناظم لاہور شد۔ خان مذکور چون عضو از جا رفتہ، ترک رفاقت

او گرفتہ، با صدر جنگ روانہ شهر شد —

محمد شاہ کا انتقال اور
احمد شاہ کا تخت فشین
کہ محمد شاہ بآن جہان خرامید،
ہونا

قریب پانی پت کہ شہریست مشہور،
چهل کروہی شاہ جہان آباد، خبر رسید،
کہ محمد شاہ بآن جہان خرامید،

عامہ لکد روز گار خورد۔ صدر جنگ لکد برابر زدہ
چتر و تخت پیش احمد شاہ آورد۔ نوبت سلطنت باو رسید،
با کڑ و فر تھام داخل شهر شد۔ این جا جاوید خان کہ خواجه
سرائے باد شاہ مرحوم بود بخطاب نواب بہادر مخاطب گشت

* یعنی گریخت + یعنی پائیںال شد
† لکد برابر زدن تناخیر کردن

و اختیار سلطنت بدست او افتاد-

هر روز اختیار جهان پیش دیگریست

دولت مگر گذاشت که هر روز بوریست

صفدر جنگ کی وزارت | وقتیکه نظام الملک آصفجاہ در دکن
 فوت کشت، منصب وزارت به
 صادر جنگ رسید و سادات خان ذوالفقار جنگ به بخشیگری
 سر فراز گردید - امارت وزیر حاں بجای رسید که باں و
 گوپاں* او را شاہ هم نداشت - بخشی حاں، راجه بخت سنگه
 را که زمیندار کلان کار نام گرفته+ بود، و برادر کلانش ابھیزه[#]
 سنگه ریاست جودہ پور داشت، نیابت صوبہ اجھیز داده،
 بر روی او دوانید - راجه مذکور خافرا سردار فوج نمودہ با
 خود بردا - در ظاهر سامر که قصبه ایسمت معروف، بیست کروہ
 این طرف اجھیز، هو دو لشکر طرف شدند\$ و جنگ توب خانه
 بمیان آمد - مردمان طرف ثانی پاس نمک ذکرده، چون غیرت
 بعرامان یک روز هم تن ندادند، تا بجان دادن چه رسد -
 فاچار رئیس آن طرف ملها را که در سرداران دکن نام
 برآورده سرده بود، در میان داده سر بسر کرد و رفت[؟] -
 من پس از صلح برای حصول سعادت زیارت درگاه فلک اشتباه
 خواجه بزرگ رفتم - و سیر آن نواحی کرده برگشتم -

* یعنی شان و شوکت + مشهود ≠ (ن) ابھی

\$ یعنی مقابل شدند ئی یعنی صلح کرد و رفت

سادات خان ذوالفقار | این جا در اسرے زبانبازی بهیان آمد'
جنگ اور بخت سنگه راجه بخت سنگه ابرو ترش کرد،
کی فزان صحبت خان و او* قروتی ہدایت -

ستار قلای خان کشمیری که صورت بازی بیش نبود، برو صد
دهن‡ خواند، کار بنزاع کشید، خان صوفه خود ندیده، مرا
فرستاد و عذر ده زبانی خواست - رفتم و از جانب او
مصحف خوردم که آینده چنین نخواهد شد، اما دلش آبی
نخوردی و صرفه نداد □ - زر تنخواه مردمان رساله همگی
فرستاد و خیر باد کرد - بارے بخیر گذشت، خان از آن جا
وا سوخته گز، بشهر آمد، و چندے در خانه فشست -

(نقل) شب ماہ بر مهتابی پسر
خوانده رو بروئے خان فشسته بود و | میر صاحب کی
می خواند، چون سرا دید، گفت که
نازک سزا جی

میر صاحب دو سه شعر ریخته خود با یین بیاموزید که این
طفل در بسته ① بکار درست کرده بخواند - گفتم که من نقش
این کار فدارم ② - گفت شهارا بسر من - چون پای تبعیت
در میان بود، ناچار حکم او کشیدم، پنج شعر ریخته باو آموختم -
اما بسیار بر طبع نازک من گران آمد، آخر بعد از دو سه روز
خانه نشین گشتم - هر چند لطف فرمود، نرفتم و ترک آن روزگار

* (ن) 'خان و او' نهیں گز + یعنی صحبت به مزه شد
+ یعنی صد قسم سخن گز هر گز گوئی گز یعنی قسم خودم
۹ اعتبار نکود □ یعنی فرصت نداد گز یعنی اعراض کرده
① نام پرده ایست گز از عهد کار بر نیامدن

گرفتم - سروت ذاتی آن مرد فگذاشت که فقیر را ذا کام گذارد - برادرم میر محمد رضی را نظر برخاقت من اسپ از خانه خود داد و ذوکر کرد - چون پس از مدت مديدة رفته ملاقات نهودم، عذر بسیاری نهود، گفتم، "گذشته را صلوات" -

هر گاه چندے براین گذشت تلاش نواب بهادر کی ملازمت | روزگار بخانه نواب بهادر کردم و فوکو شدم - اسد یار خان بخشی فوج او احوال مرا نقل کرد - اسپ و تکلیف ذوکری معات گذازید - پاس من از حد بیشتر می کرد و پهلو می داد*، خداویش خیر دهد -

ایامی که قائم خان پسر محمد خان جنگ وزیر با افغانان | بدنکش بجنگ رهیله ها کشته شد و صدر جنگ برای ضبط کردن خانه او رفت، من بتقریبی با سحاق خان فوج الدوام جهت سیور آن طرف رفت - چون با احمد خان برادر خورد قائم خان جنگ عظیم روداد، فوج وزیر شکست خورد، و اسحاق خان گشته افتاد، بآن لشکر شکسته باز شهر رسیدم و تصدیع به حد کشیدم - وزیر بار دیگر لشکر کشید و افغانان را مغلوب ساخته به تسلط تهاجم در حضور آمد -

فیروز جنگ کی وفات | در حینی که ذوالفقار جنگ میر بخشی او را میر صاحب کا بسبب خصوصت نواب بهادر از پایه مطول کا پڑھنا | خود افتاد و نوبت امیر الامرائی

* یعنی مدد می کرد

به غازی الدهین خان فیر و ز جنگ، پسر آصف جاه رسید. او برای نظم و فسق صوبه دکن رفت و در راه هیضه کرد و در گذشت. خلعت بخشیگری عهادالملک پسروش پوشید - بلده، ترک ملاقات عزیزان گرفته، بخواندن مطول مشغول شدم —

نواب بهادر کا قتل،	موسیہ کے صدر جنگ نواب بهادر
سیر صاحب کی بیکاری	را بہ دغا گشت روزگار عالمہ برهم
اور مہا فرائیں دیوان	خورد، من نیز بیکار شدم - مہا فرائیں
وزیر کی ملازمت	دیوان وزیر بدست داروغہ دیوان

خانہ خود، میر ذعجم الدین علی (سلام) تخلص، کہ پسر میر شرف الدین علی (پیام) بود، چیزے فرستاد، و باشتیاق بسیار مرا طلبید. دست در دامن پہلو دار* او زدم و چند ماہ بفراغت گذرانید —

هنوز خون خواجد سراء مظلوم	وزیر کی بغاوت اور
نخوابیده بود که روزگار سرپاے زدہ	بادشاہ اور وزیر میں
فتنۂ عجیبی را از خواب بیدار ساخت	جنگ اور وزیر کی
و طرح هنگامہ عظیمے انداخت، یعنی	شکست

وزیر را توهیمے پیدا شد، سر از فرمان بادشاہ پیغید. هر چند بدر صلح زدند، اما سر از غرور ثروت فرود نیاورد، فاچار بادشاہ از پسے او رسن تابید، آخر از شهر برآمدہ، آمادہ جنگ خداوند نعمت شد. این جا عهادالملک نبیر، آصف جاه که منصب بخشیگری داشت و انتظام الدولہ خالوے او پسر اعتمادالدولہ شهید، و دیگر سرداران فوج بادشاہی بحفظ شهر

پرداختند - شهر کهنه تهام بغارت رفت، تا شش ماه جنگ در سیان بود - اگرچه بالقوه ذصهانه او نداشتند، لیکن کسان فوج شاه آنچنان پا فشردند که کار را پیش برداشتند - پای ثبات وزیر سرکش از پیش بدرا رفت، فاچار پیغام صلح فرستاد، بادشاه هزینه اوت او را غنیمت دانسته دستوری صوبه اش داد - وزیر انتظام امداد شد -

سامون کی همسائگی	لرین ایام، من از فا مساعدت ایام
همسائگی خالو کذاشته نظر برین کی	چهوار کر امیر خان کی
مرا بیچشم کم خواهد دید، در حوالی	حولی میں سکونت
امیر خان مرحوم (کہ امیر کلان عهد	اختیار کی

محمد شاهی بود، و صوبه داری المآباد، و روگ خواب سلطنت در دست داشت، و انجام تخاص اوست، بخوش سلیمانی و طلاقت لسان زبان زد سردم است، و موجب سهم علی محمد روھیله شده، بادشاه را برآورده او را بگیر آورده بود، انجام کار از دست یکی از ذکر ان خود بر دروازه دیوان خام گشته شد) - سکونت اختیار کردم و بلاطائف الحیل بسر بردم - عهاداللهک در اندک مدت زور بهم رسانیده، سرداران دکن را از خود ساخته، ب مجرم رفاقت صدر جنگ، بر سورج مل که زمیندار زور آورے بود، لشکر کشید و از سر تپوی + قلعه او معاصره کرده کار را تنگ گرفت؛ پسر سهار در همان جنگ کشته افتاد. زمیندار مذکور نوشت و خواندے

با وزیر داشت، این معنی سبب نفاق طرفین شد - بادشاہ برو آمد^۱، بست کروه آنطرف آب جمن قریب سکندرآباد خیمه کرد - روزے شام خبر رسید که سرداران دکن و عہادالملک با سورج مل طرح آشی اندخته، بارا ده غارت دائره لشکر بادشاہ حاضر یراقجنگ * گردیده دویده اند، قریب است که برسته - بادشاہ بهصلاحت صهاصم الدوله سیر آتش و حرام کوزه چند که بکار پردازان بخشی گرو ساخته بودند، ناموس را هم گذاشت، مضطرب و سراسیمه گریخت - آنجا فزدیک بصیح فوج دکن رسید و لشکر را همگی بغارت برده، متعاقب آمدند، و آنروز آب خیمه ها زدند - فسق شد که از مردمان بادشاهی کسی در قلعه نهاد، اگرچه آن حرام توشه ها پیشتر ازین برخاسته رفته بودند - بعد از بندوبست عہادالملک آمد و قلهان وزارت گرفت - وزیر مغز خر + خورده، از غر دلی + بکنجه خزید و بادشاہ خرد کم کرده، متوجه باع گردید - بعد از ساعتی یاران غدار بغدر دستگیر نهودند و میل در چشم کشیده نمیره بهادر شاه را بر تخت نشاندند و عالمگیر ثانیش خواندند - مردمان بی ته در عرصه درآمدند، هرچه شد بیجاشد - صهاصم الدوله که از عقل بهره نداشت امیرالامرای شد - من در این سفر وحشت اثر با احمدشاہ بودم، آمده عزلت اختیار نمودم -

درین حال که صدرجنگ بساطحیات در پیچید و ریاست صوبه

* بمعنی مهیا + بمعنی احمق - بزدلی -

بشعاع الدوله پسر او قرار یافت*، خالوے من بادیه پیمائے
طبع شد، یعنی در لشکر شجاع الدوله باین توقع رفت که
برادران اسحاق خان شهید آن جا هستند، نظر بر حقوق
سابق رعایتی خواهند کرد، جز باد بدهستش نیامد، لکه زمانه
خورد و هم آنجا سرد، سود او را آوردن و در حوبیش
بخاک سپه دند —

بعد از دو سه ساکه راجه جگل کشور که در وقت محمد شاه، کیل بنگاله بود و بثروت تهم میگزرا نید، مرا از خافه برداشته بود و تکلیف اصلاح شعر خود کرد. قابلیت اصلاح ندیدم بر اکثر تصنیفات او خط کشیدم —	راجه جگل کشور کی قدر دافی اور شاگردی
--	---

راجه فاگر مل کا عهد، در این هنگام راجه فاگر مل که در سلطنت فردوس آرام کا بدایونی خالص و تن ممتاز بود، به نیابت سر افزار هونا	در عهد، فیابات وزارت پر
---	-------------------------

وزارت، خطاب مها راجگی و عهدتا الملکی سرفراز شد- چون
مطلوبمان شهر را در خانه خود جا میداد و بدان ایشان می رسید،
کار آن سر کرد، بدشمنی کشید؛ اگر به دربار میرفت، خودش
با حزم تهم و کمال طهراق و فوج او همه حاضر بیراق، فریب
یاران بد پرداز، فمی خورد، ببالاچاقی، بسر می برد. درین
ولا صهیمان الدوله که عبارت از سیر بخشی حال باشد، به مرض
سل در گذشت - پرسش که بے حقیقت معغض است بجا او

مقرر شد —

دراین اتفنا شاه درانی که هزینه‌ت خورده از سرهنگ رفته بود و دز' سر خیال هند و سقان داشت، بالشکرے	شاه درانی کا دوسرا حملہ
---	----------------------------

گران به لاهور آمد - رضیع و شریف آنجا چه ستوها که نکشیدند
 و چه جفاها که ندیدند - چون مانع نبود، ازانجا قصد شهر
 نمود - یعنی معین‌الملک پیشتر مغلوب شده، بعد از چندی از
 اسپ افتاد و رو بوادی عدم فهاد، و از آمد آمد او بندگ از
 کلام یاران پرید، از بادشاہ و وزیر هیچ ذه شد، آخر برسم
 پذیره او رفته قید شدند - راجه ناگر مل با بعضے رؤسا مثل
 سعد الدین خان خان سامان، غیره برای حفظ خود بقایه جات
 سورج مل رفت - قریب یک ساعه بر شهر سختی مصادرہ ماند.
 اتفکا شاه بعالیگیر سلطنت بخشیده، وزیر را با خود گرفت و
 انداز اکبرآباد کرد - فوج او دست غارت کشاد، متھوا که هژده
 کروه این طرف شهری بود باکمال رونق و آبادی، قتل شد.
 چون هوا ستعفن گردید، شاه از خوف طاعون معاملت سورج مل
 ملتوى گذاشتہ دفعہ کو چید و دختر محمد شاه را بعیالہ نکاح
 در آوردہ بالا رفت - عمان‌الملک در نواح اکبرآباد ماند.
 نجیب‌الدوله که در جنگ صدر جنگ ذوکر وزیر شده بود،
 ترقی نهایان کردہ میر بخشی گردید و مختار سلطنت شد.

راجه فاگر مل کا مصلحت این جا راجه فاگر مل با سردار * دکن سے فوج دکن کو شهر سے بر خورده^۱، وزیر و احمد خان و آنها را بر فوجیب الدوله بود - او شهر بند نکال دینا

کشت، جنگ توپ خانہ بمیان آمد - بعضے از سرداران کہ براے خویش بودند^۲، بازدک غلبہ انداز خرابی شهر میکردنہ - راجہ مذکور کہ مدعایش جز نیک نامی وزیر هیچ نبود^۳، براے مهافعہ برکار سوار شدہ^۴ آفہا را باز میداشت و می گفت کہ بر شهر زدن شما بر قالب زدنست^۵، فوج دکھن ناموس عالمیے بر باد خواهد داد، شما بره بند^۶ این کار نہ اید، نہ شود کہ شهر بغارت روہ و بد نامی عاید شود - اصلاح آنست کہ روہیله ها را بصلاح بر آریم و شهر را سلامت فگھداریم - پایان کار با فوجیب الدوله سر بسر کرد و از شهر بر آورد - او بہ سہارن پور کہ در فوجداری خود داشت، رفت - وزیر و اعزہ دیگر داخل شهر شدہ^۷، فوج دکن را رخصت نہوتد - داروغگی توپ خانہ به پسرو^۸ راجه تقرر یافت - میر بخشی احمد خان^۹ شد -

^۱ یعنی مقرر شدہ

* (ن) سرداران

^۲ کار بیہودہ کرد نست

^۳ (ن) براے

^۴ (ن) و مهر بخشی گھی بہ

بہادر سنگہ پسر کان

احمد خان بلکھن

یکے پیش راجہ جگل کشور شکایت روزگار کردم، آن عزیز از خجلت سرخ و زرد شده گفت که من شال کہنہ # دارم، اگر دستے سی داشتم، چشم نہیں پوشیدم۔ روزے سوار شدہ بخانہ راجہ ناگر مل رفت و تقریب من کرد #

راجہ جگل کشور سے شکایت روزگار اور راجہ کا میر صاحب کو تسلی دینا اور کچھ مدت کی پریشانی کے بعد قدر دافی

طلب داشت، رفتم و بدنست او ملاقات نہودم۔ لطف بسیارے کرد و گفت، ضیافت شیواز حاضر است^۴ یعنی حصہ شما ہم خواهد رسید، بارے تسلی شدم و برخواستم۔ روز دیگر کہ صحبت شعر اتفاق شد، گفت کہ ہر بیت میر مانا بعقد گھر است، طرز این جوان مرا بسیار خوش می آید۔ بهمین وقیرہ چندے رفتم، اما چیزے بدنست نیامد۔ چون کارد باستخوان رسیدہ بود^۵، اضطراب بسیارے لاحق شد۔ یکے بعد از نہماز صبح بر در ایشان رفتم، جے سنگہ نام میر دھہ چوبداران پیش آمد و گفت کہ این کدام وقت دربار است۔ گفتمن کہ حالت اضطرار است^۶۔ گفتا شما را مردمان درویش می کویند، مگر گوش زد فشدہ است کہ «لا تتعرك ذرۃ لا باذن الله»۔ این جا از علو مرتبہ پڑوالے کسے فیست، صابر و شاکر باید بود، ہمہ چیز در گرو وقت است، این را اندکے دور است، دیدن پسر کلان ^۷ ایشان ضرور است۔ تر آمدم ^۸ و بر آمدم —

* کنایہ از افلام + یعنی انجام مہیا سمت موجود سنت
+ یعنی کار بتمامی شد X (ن) ازتلگ دستی بچان
آمدہ ام II (ن) صاحبزادہ ۷ یعنی شرمندہ شدم

شبے بگفته او پیش پسر ایشان * رفتم، دربارے موافع
کرد و گفت دیدن ایشان این وقت امکان ندارد - فاچار برگشته
آمدم - دیگر بعد از نهار عشا باز رفتم، دیدم که در
بے درِ بادست - پرسیدم که «دریان کجا رفت؟» گفتند «امروز
درد سرش بعدی گرفته بود که نمی توانست فشست». دافستم
که اراده حق تعالی متعلق است، بدیوان خانه در آمد، در یافتم
و صحبت شعر داشتم - خواجه غالب[†] که جوان زور مندی بود،
و با من تعارف داشت، احوال سرا مفصل گفته چیز مقرر
کنانید، تا یک سال می یافتم - شبی بخدست راجه حاضر شدم،
ایشان زر یک ساله مرا تنخراه نهوده گفتند «اکثر مرا
می دیده باشید» - ازان روز بعد فهار عشا بطريق ملازمان در
خانه باغ ایشان سی رفتم و تا دو پهر شب می ماندم - گل[‡] این
خدمت آن بود که بشگفتگی خاطر اوقات میگذرانید - اکنون
خامه زبان دراز طرح سخن بطور دیگر می اندارد -
(ساخته) سرداران دکن ملک را از خود می دافستند و
خیال جنگ شاه در سر میداشتند - تیمور شاه پسر شاه درانی
و جهان خان سردار فوج را با مردم قلیل شنیده و از دنباله[§]
آن پروا نکرده یلغر به لاہور رفتند - فوج کم شاهی تاب جنگ
فیاورده گریخت - اینها تا برودخانه اتک متصرف شده،
صاحبها نام سردارے را برای ضبط آن طرف گذاشتند، روانه وطن

* بود را بهادر سنگه [†] (ن) جالب [‡] یعنی حاصل
[§] دنباله داشتن از عقب داشتن چیزی و این در محل
نفرین استعمال کنند -

که عبارت از دکن است گشتند —

چون نوشتن این ساختات بر سبیل	چند ساختات کا
اجمال منظور داشتم، اکثر مقدمات	اجمالی ذکر
مثل چشم سخت کردن * عهاد‌الملک	

بر شجاع الدوله' و مصلح بودن راجد' و هنگامه' به اداءٰ^۱ بدخشیان' و زبون گشتن^۲ آفها از جرأت وزیر و راجه و نعییب خان' و رفتمن وزیر به لاهور برای ضبط اموال معین‌الملک که خسر او بود' و برآوردن زن صوبه دار مذکور از شهر مسطور و گشتن عاقبت محمود کشمیری' و گشته شدن ستار قلی خان کشمیری' و خرابی شهر دهلی' و بغارت رفتمن خانه‌ای سردم از جور به تهیه^۳ چند که تازه بر روی کار آمده بودند' و غافل بودن این خران از چوب خدائی^۴ و رفتمن عالی گهر با یکی از سرداران دکن که حالا تهمتی^۵ بادشاهت است' و بدست فرنگیان گرفتار' و پس از چندی آمدن او بشهر برای ملازمت پدر و برسم پدییره رفتمن^۶ راجه و غدر کردن باران و زخهی شده رفتمن او بجانب مشرق و لکد بخت خوردن^۷ و بادشاه شدن و قید کردن انتظام الدله خان خافان و برآوردن سلطنه از قلعه بگفته ناکسان و باز آمدن آنها بر سوائی^۸ که فا نوشته به است' قلم زبان آور من بتفصیل فه نکاشت' زیراچه این مو جز^۹ گنجائی این همه اطیاب^{۱۰} نداشت.

* تند و تیز نظر کردن + مغلوب گشتن + به حوصله
 ۱) از انتقام △ پوشوا رفتمن ۲) لکد بخت خوردن
 بمحله فاک زده و حواته زده سرت' و لکد و زگار خوردن^{۱۱}
 سرادف آن ۳) یعنی مختصر ۴) طول دادن

فوج د کن کی چزهایی
هدوز روزگار این همه بلاها را بتهمام
برنچیده بود که گردش آسمان حقه باز
فتنه تازه را پمرصه ظهر آورد-آشوب

عجیبیست برخواست' یعنی سردار جنگو فام' با فوج بسیاری از
دکن رسید و گذار لشکرش در سواح شهر افتاد، دل اکثری از
جا شد، قیامت برپا شد، رئیسان رنگ رو باختند، شاه و
وزیر باو ساختند - دنا نام سرداری که مدارالمهماں آن سردار
جگردار* و جوان چارشانه[†] بود، از خود کرد[‡]، به نعییب‌الدوله
که بکفار گلگ در جای قلب ثبات قدم درزیده[‡] آهکن داشت
دوانیدند - آنجا جنگ عظیم اتفاق افتاد -

این جا عزیزان بخانه وزیر انجهن شدند[‡] که اگر این فوج
سنگین برگرد و برسا ریزد، قیامتی بر انگیزد که عالم
ته و بالا شود و شهر بخارت رود؛ اگر دست دهد، شریک شده‌کار
نعییب‌الدوله بسازیم و گرفته واسطه کرد ید[‡] بصلح پردازیم -
دهوکی سے بادشاہ هرگاه قرار یافت وزیر ہرآمد و آنطرس
عالیگیر ثانی او ر ات بخیمه کرد[‡]، مکلف بادشاہ گشت -
النظام‌الدوله خانخانان او تمارض[‡] نموده[‡] جواب صات داد -
یاران چون از بادشاہ لجمعی نداشتند،
کا قتل

مشورت کردند که بشهر بروند و بادشاہ را از میان بودارند
و انتظام‌الدوله را نیز زنده نگذارند - راجه همان شب آذوفه
آب رفت - سفیده دم آر سیاه درونان از لشکر به شهر آمد[‡]

* یعنی جزی + یعنی فربه و زورآور
‡ یعنی جمع شدند ‡ بهانه مرصق کردند

پیش بادشاہ حاشا زدند^{*} که ما با وزیر بدیم، اما زمانه سازی می
کنیم، فوز عظیمی دست بهم داده است، اگر حضرت دریا بند.
آن ساده اوح ذریب آن ناسرانجامان خورد[‡] پرسید که چیست؟
گفتنده فقیر صاحب کمالی دست از دنیا برداشته از دو سه
روز در قلعچه فیروز شاه وارد است، فردای خواهد رفت، آخر
روز اگر دیده شود، غالب است که از دعای این بزرگ ازین
بلا رهائی یابیم، و بر وزیر غالب آئیم - بادشاہ از زبان درته
زبان داشتن[†] عزیزان عصر غافل بود، وعده داد که البته
خواهم دید. آخر نزدیک بشام سوار کرد[‡] بردند - چون در
قلعچه رسید، بزم کار آن بیگناه ساختند، و مرد[‡] او را
پائین دیوار انداختند. بعد از شام از آنجا برگشته در نهار
رسن به گلوے خانه خانان افگان[‡] کشیدند و بسختی تهامت کشته
لاشه او را از نظر مردم پنهان ربوذند و غرق دریا نمودند.
مرون[‡] پادشاہ تمام روز برسوائی تمام بر روی خاک افتاده ماند.
هو که می دید، بو سرتکبان این امر فاشایسته لعنت میکرد -
آخر وارثان او جگر از سنگ کرد[‡]، شب اش بزیر خاکش پنهان
ساختند، و از هر اس آن بچشم و رویان[‡] ماتم نگرفتند -
صبح دیگر آن ستم کیشان در قلعه آمد[‡] شاهجهان فام جوانه را
بر تخت نشانیدند و ندرها گزرانیدند - مدت سلطنت عالمگیر
ثانی هفت سال بود —

* یعلی قسم خوردند † یعلی منافقت

‡ یعلی بینخوف شد § یعلی پیه مردان

هُر گاه این ذبون گیر چند از کشتن
دَرَانِيُوْنَ كَادَكَنِيُوْنَ كَوْ
بادشاہ و اقتطام الدوله فراغت کردند' شکست دیدا

وزیر را کوچ با کوچ برداشت - او بعد از
قطع منازل و طی مراحل بفوج دکن پیوسته شریک جنگ شد.
هفتة بر این ذرفته بود که خبر رسید، فوج شاهی از آنک
گذشته، صاحبا را شکست داد. سرداران دکن جنگ نجیب الدوله
را گذاشت، سرا سیمه برای سدراء شدن، روانه گشتند - و پرابر
پانی پت از آب جون عبور نموده فرود آمدند. در اثناء
راه جهانی سر سخت خورد * - از آنجا سنگ به سنگ زنان +،
آنطرف کرفال که قصبه ایست مشهور، و آستانه شاه شرف
بو علی قلندر آذجاست، خیوه کاه ساختند. شام شنیده شد که
لشکر شاهی بر سمت دریا سیاهی کرد. ایشان نیز سیاهی
فوج نمودند. روز دیگر پیش از تیغ کشیدن آفتاب، جوانان
جرار کارگزار قریب هشت هزار سوار، و یکی از سرداران
جدا کرده فرستادند. وقتیکه رفتند و بروی آن فوج ایستادند،
بیک تک پا + بسیاری از پا افتادند. سخت دلان کوه پیکر
بر سر سنگ نشستند \$، زخم زنان آ را زنخدا نهایا شکستند.
خونخواران آنطرف بوضعی آویختند که خون بسا کس بیکدام
ریختند. چشم لشکریان این جا فب ترسید، و دل جوانان بخود
ارزید. اگر خدا نخواسته آن دسته بود دائره لشکر میزد.

* يعلی تصدیع کشید + يعلی دعوی کلدان

† يعلی بترك و قاز \$ يعلی معذب شدند

£ بهبوده گوهران

همان روزگار بتهمامی کشیده و از ما مردمان یکسے بشهر سلامت فرسیده - اینان شاخ از پشیما فی برآورده بروگشتند؛ آنان سرگاوے زدَه از آب گذشتند -

هرگاه مخیم شاه دوایه شد و نجیب‌الدوله ملحق گشت،
دکوهنیان وزیر را جهت محافظت لشکر و شهر دستوری دادند
و خود کنار آب گرفته آمدند، و شش کروہ آنطرت خیمه‌ها زدند.
این جا وزیر شهر را محاکم کردَه ملچارها قسمت نمود و دویلی
دارا شکوہ که بر دریا واقع است، برآجه سپردَه، بادشاہ فرو
را که شاهجهان باشدید -

پس از چار روز فوج شاه و نجیب‌الدوله پا جفت دویده
بدربار رسید، دلاوران پیکارجو و سواران جنگجو درپیش پور فان
گردیدند، پیادگان روھیله پیش قدمی نموده هنگامه جنگ را
گرم ساختند، و چنان تردید کردند که پایهای شان پوست
انداختند - ازین طرف دتا که سر کردَه فوج دکن بود بکار
گذاران خود پهلو داده به یک پهلو افتاده و مقابل آن فوج
سنگین ایستاد - نخستین تفنگی که ازان سو سرد ده شد، تیر
او به دتا رسید و به پهلو غلطید - دکوهنیان دست و پا کم کردَه
لاه او را برداشتند و کنار آب گذاشتند - آزان این طرف آب
آمدَه دست جلات کشادند، اینان سر بیابان هزیده تفهادند،
وزیر سرداران خود را بر ملچارها گذاشته با فوج دکن آمیخت

* بهمنی انتفاع برداشتند + یعلی برابر درپیدند
+ یعلی نجیبه و گوشمال ؟ کلا یه از مصنعت بسیار
؟ امداد نسوده ۰ بتجدد شدن درگاره

زمانه غدار رنگ خرابی ریخت - درانیان دنبال گریختگان افتاده اکثری را علف تیغ بیدریخ کردند و برگشته انداز تا رایع شهر نمودند -

راجه شام از شهر برآمد*	درانیون کے ہاتھوں
قلعه جات سورج مل کرد و سلامت	شہر کی تباہی
رفت - بنده براے حفظ فاموس خود	

بشهر ماندم - بعد از شام منادی شد که شاه امان داده است' باید که رعایا پریشان دل فگردد - چون لغتیه از شب گذشت، غارتگران دست تطاول دراز نموده شهر را آتش داده، خانها سوختند و برند - صبح که صبح قیامت بود، تمام فوج شاهی و روہیله ها تاختند و به قتل و غارت پرداختند؛ دروازه ها شکستند، مردان را بستند، اکثری را سوختند و سر برویدند، عالمیه را بخاک و خون کشیدند - تا سه شب افروز دست ستم بر نداشتند، از خوردنی و پوشیدنی هیچ نگذاشتند، سقفها شکافتند، دیوار ها شکستند، جگرها سوختند، سینه ها خستند - آن زشت سیرقان بر در و بام، اکابران به سیرقی، تمام، شیغان شهر بحال خراب، بزرگان محتاج دم آب؛ گوشہ نشینان بیجا شدند، اعیان همه گدا شدند،وضیع و شویف عریان، کددادیان به خان و مان؛ اکثرے به بلا گرفتار، رسوانی کوچه و بازار؛ بسیارے خدا گیره زن و بچه اسیر؛ بر سر شورے هجوم، قتل و غارت

* (ن) با چندے از دُساے این جا + یعنی ہے یہ ناموسی
+ بلا گرفتار

علی‌العوم؛ حال عزیزان به ابتری کشید، جان بسے به اب رسید؛
 زخم میزدند، و زبان به تاخ می کشودند؛ زر را می گرفتند
 و سلاخی می نمودند؛ باهر که بو میخوردند، تا ستر پوش+
 می برندند؛ چنان از جهان ناشاد رفت، ناموس عالمی برباد رفت؛
 شهر ذو بھاک برابر شد، روز سوم فسق مقرر شد. اذلا خان نام
 فسقچی پاشی رسید کلا هها و فیم قن+ موردم او کشید، بارے
 قدیغی چیان غارتگران را از شهر بر آورده باحتیاط پرداختند
 و آن بیورحم مردمان شهر کهنه چسپیده، چنان را هلاک
 ساختند. هفت هشت روز این هذکامه گرم بود، اسباب پوشش
 و قوت یک روزه در خانه کسی نهاده. سر مردان بے کلاه، زنان
 بے رومان سیاه - جوئی چون راهها قفل بود+، روزه از زخم
 پراگنده خوردنده، جماعته را از سردی هوا دندان بدنداں □
 کلید△ و مردنده، به بے حیائی تهم تاختند، روهای بو زمین
 انداختند^۱، غله ها را از گرسنه چشمی می اندوختند، و بدست
 غربا بطرح□ می فروختند. شور و غارت زدگان شهر تا آسمان
 هفتم میرسید، اما شاه خود را که فقیر می گرفت، بسبب
 استغراق نمی شنید؛ هزاران خانه سیاه^۲، در عین آتش
 قیز با داغ دل جلای وطن کرده سر بصیرا زدند و چون

* بمعنی ازادر + بمعنی انگر کهه + بمعنی بسته بود
 ۱) (ن) هم نخوردند □ "دنداں بدنداں کلود شدن" چسپه دن
 دندان باهم △ (ن) کلود شد □ (ن) مژدم △ بمعنی بے عزت
 گردند □ بمعنی بزود می فروختند. آ) بمعنی خانه خراب

چراغ صبعگاهی در راه از هوا سرد خانه روشن کردند،
 یه شهار بے دست و پایان را آن سیده درونان در رکاب انداخته
 السیرانه بدازرا لشکر خود برند. دست دست ظالهان بود،
 دست کجی میکردند، دست پلشتی □ می نمودند، دست
 چرب بر سر می کشیدند، دست بپازو زنان میرسیدند،
 تیغها می آختند، دستگاه می ساختند. از دست شهریان هیچ
 نهی آمد، زیرا که دست و دل ایشان سرد شده بود؛
 کسی دست پا چه می شد و کسی دست بزیر سر ستون ▽
 می نمود؛ بر هر داره درون سیاهه در هر بر ذنه △
 بز نگاهه، بازاری و گیر و داری ⊖؛ هر طرف خرفیزی هر
 سمت بز آویزی ⊕، پاقابه پیچه ⊗ میکردند، بنا گوشی
 میزندند؛ غریبان از خوت خشک بودند، دیده درایان
 ترها می نمودند خانهای سیاه، کوچهای داغ کا، صدها از
 چوب کاری هلاک شدند، جامه خون بسته، یکی "بر سر چوب
 کرده نشد" عالمی از زخم ستم چامه در خون کشید ⊖ و جان
 داد، اما کسی دم فزد. زمین شهور کهنه که جهان ترازه اش
 میگفتند، دیوار صورت کاری افتاده را مانا شد، یعنی تا هر جا

* یعنی مردند + دود دوره + دست دوازی

□ دست برد نمودن ⊖ یعنی بهکار شده بود
 ↗ مصطرب ▽ حیران ✕ کوچه △ (ن) برمگاه

قباکا هی ⊖ گرفتلى و پرسهندى

⊕ نوعی از تعزیب ⊕ عباری ⊖ طمازجه

⊖ شوخی ⊙ یعنی بداد کسی کسی نرسهد (حاصل معلمه)

⊖ پعنی کشته شد

که نظر می‌رفت سر و سینه و دست و پا گشته‌گان بود،
خانه‌ای آتشزدۀ سینه سوختگان از ذار بت خانه‌ها یاد
میداد، یعنی تا چشم بینندگان کار می‌کرد، سیه می‌نمود؛
سخت خورده‌است که خود را بکشتن داد آرامیده، چشم خوردۀ
آنها روئے بهبود نمی‌بود - مذکوه فقیر بودم، فقیر قرشدم، حالم از
بیه اسبابی و قهی دستی ابتدا شد، تکیه که بر سر شاه راه
داشتم، بخاک برابر شد - غرضکه آن بیه مورقان تمام شهر را
بار کردۀ بردند، عزیزان همه ذلیل شده جانها سپردند -

درانیون سے دکنیون
بودند، مشهور شد که فوج هزیمت
خوردۀ دکن با فوج دیگر که در نواحی
کی جهارپ

میوات بود، پیوست، اراده فاسدی دارد - شاه از استهاع
این خبر، مهیای آن طرف گشته، شاهجهان را که تهمت زدۀ
چند ماهه سلطنت بود، بدستور سابق در سلاطین فرستاد
و جوان بخت پسر عالی کهر را ولیعهد او گردانیده از شهر
کوچیک و رفت - عہدالهای هوراهیان سرداران دکن گذاشت
بلطفه جات سورج مل آمدۀ و نشست - وقتیکه شاه در نواحی
میوات رسید و دکنیان دیدند که تیغ ما نمی‌برد و چشم
لشکریان ترسیده است، جنگ کریز کنان، بطور قدیم خود،
تا شاهجهان آباد آردۀ، از دریا عبور کردند - شاه نیز متعاقب
دار رسید و شب در سواد شهر اذرانیده از راه پایاب گذشت.

* دنج کشیده + یعنی بعضی الکمال گرفتار شده
† (ن) رفعت ۲ یعنی تیغ ما کار نمی‌کند

آنودے آب چون معاشر شد، جهانخان سردار فوج پیش رفته
 قریب سکندرآباد، با فوج ملہار که احوال او گذارش یافت در
 آویخت - شاه ازین جا با سه هزار غلام سوار شده در عرصه
 دو پاس شریک او شد - سردار آذطرت تاب مقاومت او
 فیاورده، دم خود را بیکسے از سرداران دکن سپرد، پنهان
 گریخت - آن سرکرد داد دلاوری داد، و کشته افتاد - کسان
 دیگر دندان بعرف گذاشت * از روبروی جراران فوج شاهی
 گریخته، پراگنده شدند - شاه تا کول که قصبه ایست معروف -
 تعاقب کنان رفت - گریختگان بقلعه‌جات سورج مل پناه برده،
 بعد از دو سه روز روانه پیشتر گردیدند - فوج شاه با یکی
 از قلعه‌های او که این طرف آب جون بود، چسبید و کار بر
 مردم حصار ساخت گرفت - زمیندار مسطور امداد آنها بالقوه
 خود فدیده بدر تغافل زد، فاچار حصاریان اتفاها فرمت
 یافته، هنگام شب گریختند و میان دار فرستاده صلح نمودند -
 بهاؤ سردار دکن کا فوج (ساخته) هنوز اشکر میان دو آب
 بود، شهرت یافت که فوج سنگینیه از
 دکن بانداز جنگ در نواح اکبرآباد

رسیده است، و زود میرسد - نجیب الدوام سرداران سوت
 مشرق مثل شجاع الدوام و احمد خان و حافظ رحمت وغیره را
 برای ملازمت آورد و هر یکی را بوعده ملکه خوش دل ساخته
 سرا پا + دهانید و آماده جنگ گردانید -

درین نزدیکی بهاؤ که سرسوان دکن بود بانبوه پیش از پیش

* دندان بعرف گذاشتُن بمعنی عاجز شدن + پعلی خلعت

از ملک سورج مل گذشت و وزیر و راجه او را مستهمان ساخته با خود آورد و متصرت شهر گشت. یعقوب علی خان که قرابته باشا ولی خان وزیر شاه در افغانستان داشت، و در قلعه بادشاهی پیش از آنکه فوج شاه آنقدر آب است، کم مددی نخواهد کرد، بخود سپرده^{*}، بدست و دندان در چنگ چسپید[†]. دکوهنیان[‡] معاصره نموده بداد لیجهها گرفتند. اکثر مكافات بادشاهی را که نظیر نداشتند، بعما ک یکسان^{||}) ساختند. چون دریا بسبب برشکال عسیراً عبور بود و شاه نمی توانست گذشت، خان مذکور بدست راجه سربسر کرد[§] از قلعه برآمد، نظر بر عهد و پیمان کسی مزاحم احوال او نشد. در این ایام من بخدمت راجه حاضر شدم و التهاب کردم که از گرم و سرد روزگار در آتش و آزم[¶] میخواهم که ازین شهر برآیم و جای دیگر بروم، شاید که آسوده شوم. ایشان رعایت نمودند و رخصتم فرمودند. لواحقان را همراه گرفته^{|||} برآمد. جای مدنظر نداشتم، بتولی قدم در راه گذاشم. در تمام دوز پس از خرابی بسیار، هشت و نه کرو^{|||} راه طی شد. شب در سرای زیر درختی بسر کردم. صبح آن زن راجه جگل کشور که احوالش نگاشته آمد، ازان راه گذشت، ما کم پایانرا^{|||} از خاک برداشته همراه خود تا بر سافه که معبد هنود است و قصبه ایست هشت کرو^{|||} این طرت قلعه جات سورج مل، برد و بانواع مراعات دلدهی کرد.

* بمعنی مغروف شدن + بمعنی کوشش تمام
‡ (ن) چنوبهان || (ن) برابر ||| (ن) پیاده پا

میر صاحب کا راجہ کے سلیخ ذیحجه او بکامان کہ سہ کروہی
 آن مکان شہریست سرحد راجہ جے سنگہ
 رفت - بندہ با اہل و عیال در عشرہ
 آنجا اقامت نہودم، فردائے عاشورا

ساتھ کامان جانا اور
 پڑیشافعیہ حال

قدم کشیدم و به گوہیر رسیدم —

ایں جا بہادر سنگہ نام پسر لالہ رادھا کشن کہ بیشتر
 خزانپیچی گری صفردر جنگ داشت، و در این اوقات با راجہ بود،
 شام آمد و سودستی بہن گرفته اومیانه سر کرد؛ احسان مند
 اویم کہ غیر از دوست روی حقی بر نداشت - چندے بفراغت
 ماندم و روز و شب گذراندم —

(حکایت) روزی بسبب فقدان اسباب معیشت دل تنگ
 فشسته بودم، بخاطر رسید کہ با اعظم خان پسر اعظم خان
 کلان کہ در عهد فردوس آرامگاہ اسیر شش هزاری بود و دست
 و دلیے داشت، اگر ملاقات کرده شود، یک دو دم خوش بروآورده
 شود - رفتم و در طولیہ سورج مل کہ تازہ اقامت کاہ خانه
 خرابان شهر دھلی شده بود بر خوردم - آن عزیز خداون
 بیا مرزاد، کب را بخیر پرسش من کشاد، سر رفتہ خود بر زبان
 آوردم، سامعان را از هوش بردم، چون حقه + و قلیان بمبیان
 آمد، این بیت آمده بر زبان آمد:-

امروز کہ چشم من و عرفی بہم افتاد
 باہم نگریستم و گرستیم و گذشتیم

چند شعر ازین قبیل خواندم، دو سه اشک از مژه افشارندم- پس
 از نفسے چند خان را متغیر دیدم، گفتم * چه بخود فرو رفتة
 کفت خیر. گفتم - آخر کفت هر کاه شها در شهر می آمدید،[‡]
 اقسام شیرینی و انواع حلويات می آوردیم و باهم می خوردیم
 امروز عجب اتفاق است که دست بر شکر خام هم نداریم، تا
 کاسه شربتی برائی شهابیاریم - گفتم که موقع این همه ذیستم
 آنهم بر سبیل تفنن بود، صاحب خوب میداند که کاهی شکم
 را فان سهاط نکرد، اوقات مختلف است، آن هنگام شربت
 و شیرینی بود این موسم تلخی کشیده نست - همین کفت و شنود
 بود که زنی خوانی بر سر از در در آمد و کفت همشیره
 سعید الدین خان خان سامان دعا گفته است و قدری حلوا[†]
 فراست و شیرینی شنبه فرستاده - خان چون سو خوان کشاد
 نگاهش بر گل حلوا فتاد گل گل شکفت و با من کفت که این
 روسیه قدر خود خوب میداند، عهریست که بفاقه کشی
 میگذراند، کاهی از جای دم آبی لب فانیه فرسیده، تا بعلوا
 و شیرینی چه رسد، شما مهجان عزیزید، این اقامت[◎] شهاست
 حصه مرا بدھید و بخانه خود فرستید، گفتم بسیار است من
 چه خواهم کرد - گفتا بکار میر فیض علی پسر شما خواهد آمد -
 غرضکه سرد خوش بود کاسه بنده نموده،[△] قاب حلوا و خوان شیوینی

* (ن) پرسهدم - + (ن) بر می خوردنند -

† نوعی از حلوا - و شیرینی شنبه، چنانچه شیرینی - پنج
 شنبه که این جا دسم اسفع که آن جا روز شنبه فانجه می گلند -

◎ بمعنی مهمانی - △ بعلی خوشامد کرد -

بخانه من فرستاد و خندان خندان دام داد *، دو روز بهمان شیرینی گذرانیده شد - روز سوم پسر خورد راجه + مرا طلبید و احوال گیری کرد + گفت تا تشریف آوردن واجه صاحب پیش من باشید؛ گفتم که اسباب معیشت مفقود است - گفت 'دل را جمع کنند' اینجا همه چیز موجود است آن دو کل باغ کرم که شاداب و خورم باشد، به شگفتگی خاطر مایحتاج مرا میر سانید -

(سانحه) اینجا چنان مسموع شد که	درانیوں اور دکنیوں
بشهر شهرت گرفت که صهدخان فوجدار	کی مشهور خوفزیز
سر هند با چند زمیندار و فوج بسیار	جنگ پافی پت میں
می آید، و اراده لشکر شاه دارد.	

بهاؤ سردار دکن که جوان بر خود چیده + بود، کسی را پیش خود وجود نمی گذاشت [◎]، اسباب ژايد در قلعه شاهجهاناباد گذاشته، بهقتضای حرارت ذاتی قصد حرکت آن طرف نمود بخاطر داشت که وزیر جواهر بسیاری دارد و سورج مل زمیندار کلافی است، اگر زمانه فرصت دهد، از ایشان چیزی بکیره، راجه ناگر مل بسبب ملاقات سرداران او ازین معنی خیر بود، روزی براجه پیغام فرستاد که تصدیت مهاجم معروسه باختیار شما میگذارم - این عزیز نظر بران معنی گفت که از مدتی باوزیرم، مناسب فیست که او فاکام باشد و من کار فود برم، پس افسب آنست که اورا دستوری بهرت پور شود،

* یعنی دخصت داد - + (ن) دای بشن سنگه -
+ یعنی مغدور - ◎ یعنی موجود نموداشت -

من و سورج مل بطریق مشایعت رویم و از سرش واکرده
 موافق گفته کاربند شویم . غرضکه از چرب زبانی * روغن قاز
 مالیده روز کوچ دکهنجیان ، خود و سورج مل به بهانه که نکارش
 یافت با بپیرونیه از لشکر آنها بعگرداری تهمام سوار شده
 دربلم گده که حصاریست محکم ، دوازده کرو هے شهر آمد
 نشستند - وزیر و اسباب و خیمه روانه پیشتر شدند . ولای
 دکهنجیان هرچند بسماجت گفتند ، اما بشنیدن حرف آنها
 فپرداختند و نسبت خود بشاه درست ساختند - رئیس
 دکوهن که استقلال واقعی داشت و نظر بر لشکر بیشمار
 و آلات و اسباب بیبعد جمعیت ایشافرا بحساب نهی گرفت
 چون شنید بخود پهپايد و گفت که اینها چه چیز اند ؛
 چراغ دولت اینها به پغی لا دربند است ، من با عتماد اینان
 از دکن نیامده ام ، در مژگان بهم زدن بخاک برابر خواهم کرد .
 تدارک این حرکت بر وقت دیگر موقوت داشته رفت و قلعه
 نجابت خان روھیله سر سواری گرفته ، صهدخان را گشت و آن
 انبوه را پرا گنده ساخت . چشم دکهنجیان از برهم زدن این فوج
 خیره شد ، آز آنجا بروگشته متصل پاپی پت سنگر بستند ، و
 آماده چنگ میدان شاه گشتند . وقتی که آب چون روھکمی آورد ،
 شاه بصد جوش و خروش بر سرداران سمت مشرق از دریا عبور
 نموده ، دست جلادت کشود . چند روز پیش از جنگ صف
 خبر رسید که گوبند پندت با جم غفیر \triangle آمد است و انداز

* زبان آوری یعنی فریب داده \triangle یعنی ب مجرای تمام
 نموده \square یعنی بخاطر نمی آورد \square یعنی به اندک چیزی موقوف
 نیست \triangle یعنی آنها بسیار \square تصد

پیوستن لشکر دکهنهیان دارد؛ سردارے باقوج سلگین از لشکر
شاہ جدا شده دوید و بے خبر رسیده، اورا بخاک و خون کشید؛
اسبابش همه بغارت برد، آن اجهاع برهم خورد —

درین ولا راجه در کوهیر که قلعه سورج محل است، با وقت شریف
داد، منکه بحسب قسمت در آنجا بودم، رفته التهاب نهودم
که از چند انتظار قدم فرحت لازم داشتم؛ اکنون اجازت
شود، بطریق بروم که با روز گارناساز کار طرت، نهی توافق شد
از راه عنایتی که بحال من میداشتم، گفتند، معلوم شد که قصد
بیابان موگ شدن دارید، اما اگر من هم کذارم، همان روز چیزی
جهت خرج فرستادند و علوفه من بدستور سابق دستخط کردند —

چون این بزرگوار بسبیب آن که شاهجهان آباد خرابه بیش
نهاند، است و مردمان سالیه دوبار خانه را بر خوش بار می‌کنند،
کسی تا کجا خانه برداشته باشد و درین سر زمین که گوشة
عائیتی است و رئیس این جا مرد آر میدهه است، بر خود نهی
شکند، توطن اختیار کرد. ما مردم نیز در سایه دیوار او مقرب
خود مقرر ساخته افتادیم —

(سانحه) حقیقت هر دو لشکر آنکه اگر دکهنهیان بعنگ
گریز که طور قدیم آنها بود می‌جنگیدند اغلب که غائب

* مقابل + کنایه از خانه ویران کردن

‡ (ن) بحسب ظاهر \$ مغایر شدن

می گردیدند - ایشان تو پیخانه را گرد گرد نشستند ، فوج
شاہی در پیش آن شد که رسد نرسید ، وقتیکه کار تنبیک شد ،
سردار دکن مستعدے حرب گشت ، سران از سنگر و سفگ چین *
بر آمدۀ میخ دوز + ایستادند ، و جگر داران شاه میخ چشم + آفها
بوده بیک پهلوی افتادند . کار گذاران میدان کشیدن ؟ و برهم
کردن آغاز کردند ، دلاوران پیکار جو بند بو بند قبا بافتند ۲
به پشت کمان گرفتند ۳ ، نبرد آزمایان جنگ جو ، بندوقها
گرفته بدست و دندان چسپیدند ۴ ، بر رو استاد گان تیغ ها ۵
آخته بر سر هم دویدند ، بے دهل رقصان ۶ معرکه گشت و خون
بر کار سوار گشتند ۷ ، پیش جنگان پیاده شده در آویختند ،
واز هم گذشتند ۸ ؛ فخوها بجوانان رسیدند ، جامدها در خون
کشیدند ۹ ، جلگ آوران عرصه تند آوران از دو طرف ریختند ،
و تفنگها گرفته آویختند . سردار دکن ثبات ورزیده پا بهیدان
گذاشت و اکثر دستهای فوج شاهی را ز پیش برداشت - چون
فتح از شاه بود ، از تردد کاری نه کشود ، هزار هزار بندوق
می انداختند و بیک نفر این طرف نهی رسید و از دست تندگ
اندازان سهل مردان ۱۰ کار آمده از کارسی رفتند . چنانچه در اول ۱۱

* سلگ چهن دیوارهای خود + مضبوط و محکم
+ آزاد دسان ئی یعنی بعجد تمام ؟ میدان کشیدن خود
را جمع کرده پس رفتن برای جستن ۱۲ یعنی پکجا شده
کمعلی تیر باران کردن ۱۳ بعجد و کد کردن کاری
۱۴ یعنی حریفان ۱۵ پهلوانان زبردست
۱۵ یعنی مقرر شدن ۱۶ ۱۷ یعنی مرداند
۱۷ یعنی هلاک شدن ۱۸ ۱۹ یعنی مردان که کار از دست
ایشان بر آید ۲۰ ۲۱ یعنی اول سرتبه

و هلهٔ تیر تفنگ بوسواس راؤ که ریاست بنام او بود؛ رسیده و بخاک و خون غلطید - می گویند که بهاؤ جوان غیور^۱ بود و داد مردانگی میداد، د می که این سانحه را بچشم خود دید، بر زبان راند^۲ که حلا روی رفتن دکن نهاد، دل از جان برداشته دندان بعکسر افسرد، بر قاب سپاه زد - یعنی دیده و دانسته خود را بکشتن داد؛ ماهار پیر گرگ بغل زن و بادوشه هزار کس ازان مهلهکه بیرون رفت و تهاجم لشکر غارت شد - سردارانه که زده برأمد^۳ بودند، برهمه بحال فقیران آواره شدند، و اسپ و سلاح هزار هزار سوار فرار نموده را ده زمیندار اطراف شهر گرفتند چه نویسم چه که روز سیاه بر این قوم آمد، هزاران عریان + گرید کنان از هر راه که می گذشتند، باعث عبرت می گشتند - مودم دیهات حبوب بویان کرد، بهر نفر یکمشت میدادند و احوال آنها را باحوال خود سنجیده، زبانها بشکر میکشادند - شکستی این چنین کم اتفاق افتاده باشد، بسیاری از گرسنگی مردند و بسیاری از سردی هوا جان سپرندند. فوج را، در قله گذاشته رفته بودند، از خود دست افادازی مردمان شاه هنکام شب گریخته رفت - جنس کرورها بدست لشکریان شاه و سرداران شرق افتاد - و باهم قسمت شد - تو پنهانه و آلات دیگر حرب و فیل و کاؤ و شتر و اسپ - سوائیه فقد و جنس شجاع الدواله وغیره بپای خود گرفتند^۴.

* نوعی از گرگ که در دفتر از زانه‌ی آواز برآید + (ن) هزاران

^۱ بعد همه خود گرفتند

درانیان که فقیران مخصوص بودند، سوار دولت گردیدند^{*}. با هر ده[†] چهار شصت شتر بار، بایک نفر دوخروار، دولت عظیمی دست بهم داد، هر یک کلاه کجع نهاد. شاه بعد ازین گونه فتحی که شاهان سلفرا هم میسر نه آمد[‡] باشد، با کروافر تهم داخل شد[§]؛ رقمهای بنام سرداران اطراف و جوانب نوشته که بیایند و ذوقی فهایند. ذوشتمه بواجه ذیز رسید، ایشان بگمان آنکه شاه بادشاه هندوستان شد و این ملک زرخیز نخواهد رفت و مارا فوکری باید کرد، رفتند و نجیب الدوله پیشوا آمد[¶] بر ده و ملازمت شاه بدست شارلی خان وزیر او نهودند. صحبت بآن دستور دانشور بر آر شد. مهر خود حواله کرد و فیابت وزارت داد، چنانچه موجب رفاه امراضی نظام کشند -

راجه [*] و سلطنت [†]	وزیر یکبار گفت که پدر شجاع الدوله
با شما ته دلی داشت [‡] و این بابا طفاست	شجاع الدوله کی صفائی
وزیر درانی سے [§]	و غیر بابا [‡] کاری ندارد و فهمی فهود که

این شاه است، بیک پشت چشم فازک کردن[¶] چه فی را برباد میکند، خبر شرطست، باد پرانی[○] اینگوذه بسیار بد ماغش میخورد[○]. نظر برفاقت هیچ انہی کوید، ایکن بربن غره نمایدشد.

بادشاهان و ذکویان دوگروه عجیبد

که فبودند و نباشند بفرمان کسی

بهتر آدست که شما و نجیب الدوله رفته اورا معقول کنند،

* یعنی طالع مدد شدند[‡] یعنی دوستی داشت[‡] یعنی بلند پرواژی
† یعنی بهک ناز کوئن[○] یعنی غرور[○] یعنی غرور[○] آزده کوئن

و گرنہ فردا جرم از مانیست - رفتند واورا با تیخ و کفن *آوردا*
از وزیر رخصت گرفتند - بارے صحبت کوک شد + و کدورت بصفا
انجا مپد - من دراین سفر پایشان بودم -

دراذیوں کے ھولے سے (حکایت) روزے پرست زدم + راہم برویرانہ
دلی کی خوابی اور تازہ شهر افتاد، بر ہو قدسی گریستم و
غارت گری کی عبرت گرفتم و چون بیشتر رفتم
پردزد داستان حیران تو شدم، مکاہرا نشناختم دیاری

فیافتمن از عمارت آثار فدیدم از ساکنان خبر نشنیدم -
از ہر کہ سخن کردم، گفتند کہ اینجا فیست
از ہر کہ نشان جستم، گفتند کہ پیدا فیست
خافها نشسته، دیوارها شبکسته، خانقاہ بے صوفی، خرابات بے
مست خرابہ بود، ازین دست قابآن دست -

هر کجا افتادہ دیدم خشت در ویرانہ

بود فرد دفتر ادوال صاحب خانہ

بازارہ! کجا کہ بگویم، طغلان تہ بازار کجنا، حسن کو کہ بپرسم،
یاران ذرہ رخسار کو، جوانان رعناء رفتند، پیران پارسا گذشند،
محملہا خراب، کو چہا فاید، وحشت ہویدا، انس نا پیدا، رباعی
استادے بیادم آمد -

افتاد گذارم چو بویرانہ طوس

دیدم چندسے نشسته بر جائے خروس

گفتمن چہ خبرداری ازین و زانہ؟

گذھا خبرایندت کہ افسوس افسوس!

ذاكاه در محله رسيدم که آذجا ميپهايدم' صحبت ميداشتم' شهر
ميخواندم، عاشقا ذه ميز بستم شبهها می گريستم' عشق با خوش قدان
مي باختم' ايشان را بلند مي افداختم *، يا سلسنه هويان
مي بودم' پرستش ذکويان مي نمودم' اگر دسي به ايشان مي
خشستم' تهنا بر تهنا می شکستم' بزم می آراستم' خوبانها می
خواستم' مهماني ميگردم' زندگاني می کردم' دوست روی + نياشد
که با نفس خوش برآرم' مخاطب صحبيعه نيافتم' که صحبت
دارم؛ باز از وحشت کاهي کوچه بصرها راهي استادم و بعييرت
ديدم؛ مگر و+ بسيارے کشيدم' عهد کردم که باز فديايم' تابا شم
قصه شهر نهايم —

(سانده) هر کاه قرار یافت که شاوایخان با راجه براید و ملک
گيري نهاید فوج شاه که از غذیه مت مالامال بود' بر درخافه
هنگامه آرا شد+ کفتند که ما بوطن خود میرویم' اگر شاه خواسته
باشد بهانه؛ مدتست که برائی کار△ بر کار سواریم^۱' از زن
و فرزند خبرنداريم. شاه چون فکر نمود' دید که به فوج در
ملک بیکانه نمی توانم بود' فاچار رقتن قندهار که دارالهای
او بود' مقرر گردانید. و زیر خیمه بر آمد+ را باز طلبیید و از
روئی سرداران اینجا خجالت کشید. در روز پيشتر شجاع الدوله
وراجه را سرخس کرد' شهزاده جوان بخت را وليعهد شاه عالم
نمود و شهر را باختیار نجیب الدله گذاشت' برخواستند' و در راه
فوجدار سرهنگ زین خان نام افخانی □ را که از قوم و قبيله آنها

* صنایع کوشن + اشنا (و) △(ن) او (ن) یعنی، قدریم □ سرداری

بود^۱ کرده بلا هور رفتند. چون غرور این قوم از حد گذشت^۲
 غیرت الهی از دست سکهان که عبارت از ناکسان و شعر
 بافان و نداشان و بزاران و سمساران^۳ و بدلان^۴ و فجاران و
 قراقان و مزارعان و کم بغلان^۵ و پاچداریان^۶ و کمل خسپان^۷ و
 بازاریان و بی تهان^۸ و بی مایکان و تهی دستان آن نواح باشد^۹
 ذایل ساخت: قریب چهل و پنجاه هزارکس گرد آمد^{۱۰} خود را
 بر روئی آن لشکر گران کشیدند. گاهی بر فکی چهره^{۱۱} می شدند
 که زخمها بر میداشتند و روفهی گردانیدند^{۱۲} و گاهی طرف شده
 با طرات پریشان گردید^{۱۳} (صدو صد را بدنبال می بردند و
 می کشتند^{۱۴} هر صبح گرد فتنه می انگیختند^{۱۵} هر شام از چارسو
 میوریختند^{۱۶} لشکریان را سکان روی یخ ساخته بودند^{۱۷} یعنی بسیار
 آب می گشت^{۱۸} تا فرار می نمودند. گاهی سفید^{۱۹} میشدند و بر
 بھیرو نبه می افتنا دند^{۲۰} گاهی سیاهی می نمودند و می استادند
 و پشهر می ریختند^{۲۱} و سنگ بسنگ میزدند^{۲۲} مو پریشان و
 سر پیچدار در اردو می شدند: شب شر و شور، روز عروکور^{۲۳}
 پیاده آنها شمشیر بر سوار زدی و قده زین را خون ریز کردی^{۲۴}
 دست کش^{۲۵} شان قدر انداز^{۲۶} را گرفته بردی و شست آویز^{۲۷}
 نمودی غرض که این بی نا موسان بی دولت آن بی حقیقتان را آنقدر

* دلالان + ای بقالان + کم مایکان ○ یعنی مفلسان^{۲۸} یعنی
 کسا نهکه در گلخان می خوابد^{۲۹} یعنی بے حوصله گان △ ای
 مقابل) (ن) فه گردیده^{۳۰} ای مضر طرب کرده بودند^{۳۱} یعنی دنج
 بسیار می کشیدند^{۳۲} نمودار^{۳۳} یعنی خراب می کردند^{۳۴} یعنی آواز
 فربیاد نامعقول و هرزه و مضر طلاق بے جا^{۳۵} یعنی خادم
 ۲ یعنی قادر انداز^{۳۶} ۳ شست آویز^{۳۷} نوعه از تعذیب

رسوا ساختند که سرداران اطراف این صعبت را شنیده، از نظرها انداختند. مقاومت بواقعی قدم نداشتند، سلامت رفتن خود غنیمت داشتند، آخرسرا پائی نظم است آفسه ربه هندوی داده راه پیش گرفتند - این انبوه دنباله گردان، غارت کنان، سر گله زفان، تا آب آتش رفت و شست و شوی خوبی داده متصرف آن صوبه که دو کروز روپیه حاصل داشت شد - بعد از چند آن هندوی خون گرفته شهر نشین را کشته مالک گشتند - چون وارثه درمیان نبود، آن عوام کالاعمام ملک را با هم قسمت نمودند و بر روئی رعایا در احسان کشودند، یعنی آگاه رسم ملک داری نبودند، پوچه مزارع ان دست برداشته دادند، مفت خود شهر ده گرفتند -

(ساخته) در همین سال سورج مل که زمیندار زور آوری است آبا و اجداد او همیشه مورد عنایات بادشاهان او و العزم مافده اند، در حالتی که خبر بود، راهداری سابقین اکبرآباد و شاهجهان آباد باو تعلق داشت. در این ایام از سنتی رؤسای اسلام سری کشید و متصرف اکثر معحالات گردید - بسیب حرام تو شگنی قلعه دار سیه روزگار دصنه حصین اکبرآباد گرفت؛ شاه عالم بتعزیریک شجاع الدوام که حالا وزیر اوست، با اشکربیشهار حرکت کرد، زبان زد خلق شد که برای اخراج سورج مل می آید، زمیندار مذکور جهت محافظت شهر و حصار مسطور، از قلعه جات خود رفته به اراده پرخاش نشست و به راجه نوشته که آمدن شما

مطاسب تراست ایشان که آشنا از چوب خشک میتراشیدند ^۲ میان
دار فرستاد ^۲ آن انبوه را باز گردانیدند -

میر صاحب کا آگرے جانا ^۱ من به این تقریب بعد سی سال ^۱
با کبر آباد رفت ^۱ و زیارات مزارات
پدر و عم بزرگوار کردم - شعراء آن جا مرا سرآمد این فن
دانسته ^۱ انثر ملاقات می کردند -

(حکایت) او از عالمی شنیدم ^۱ رفت ^۱ و دیدم ^۱ ملاس قشری ^۱
برآمد ^۱ یعنی بمغز سخن فہم رسید ^۱ هنوز نفس درست
نکرد ^۲ بودم ^۲ از بے قہی سخن سر کرد که اکثر جوانان این
عهد راضی می باشند ^۲ و در حق بزرگان از سقیفہ سازی چہا
که فہم تراشند ^۲ این تسبیح خاک امام شما که موجب غبار
خاطر ما صفا پیشگان است دائم است که شما میل بر نفس دارید ^۲
اگر در واقع چلین است ^۲ مرا بحال من واگذارید ^۲ گفتم که
مرا نیز ^۲ بیں تردد بود ^۲ العهد لله که صاحب سنی برآمدند ^۲.
مغز خود خورد ^۲ کنایه فهمید و بسیار خوش گردید ^۲ چون مرا
موافق یافت ^۲ پر و پوچ چندے یافت بیمهز ^۲ ترشدم و
بر خاسته آمدم -

(حکایت) صبح و شام بر لب دریا که بسیار بخوبی
واقع است ^۱ انظرت باغات و این طرف قلعه و حولیهای امراء
عظام ^۱ کوئی که فهر بہشتی است ^۱ میر فتم و چشم آب میهدم ^۱ -

* ای مختار عاشنائی بودن + یعنی بے منز

+ بمعنی حرف دروغ بستن ^۱ یعنی احمق ^۱ بعلی تمثیلا کردم

شور بکر تراشی من * آفاق را گرفته بود ، بکر نگاهان +، مژگان سیاهان ، خوش ترکیبان ، جامه زیبان ، پاکیزه طینتان ، موزون طبعتان مرا نمی گذاشتند و بعزت میداشتند - دو سه بار سراسر شهر رفتم؛ علها ، فقرا ، شعرا ، آنجا را دیدم ، مخاطبی که ازو دل بیداب تسلی شود ، فیافتیم - گفتیم ، سبعحان الله این آن شهریست که هر بزر او + عارفی ، کاملی ، فاضلی ، شاعری ، منشئی ، دانشمندی ، فقیهای ، متکلمی ، حکیمی ، صوفی ، محدثی ، مدرسه ، درویشه متولی ، شیعی ، ملائی ، حافظی ، قاریئی ، امامی ، موزنی ، مدرسه مسجدی ، خانقاہی ، تکیه مهمان سوای ، مکانی ، باغی داشت ، اکذون جای فهی بینم که درو شاد کام فشیقم ، آدمی بهم نمی رسید که باو صحبت گزینم ؛ خرابه وحشت فاکی دیدم ، رذیج کشیدم و بر گو دیدم - مدت چار ماه ازین قرار \triangle در وطن مالوف گذرانیده ، وقت رفتن آب حسرت بچشم گردانیدم و بقلعجات سورج مل رسیدم --

<p>قاسم علی خان نظام (ساخته) آنجا آمد + شنیدم که با بنگاه سے شجاع الدوله</p>	<p>قاسم علی خان نظام بنگاه و نصرافیان تجارت پیش که آنجا از مدت سکونت کی بد عهدی</p>
--	---

داشتند ، جنگ واقع شد . رعایا

و زمینداران آن سلک از ستم بے فهایتش بجان آمد + بودند ، جانب او نگرفتند . پایان کار هزیمت دورده ، با اشکر تکسته و زر و جواهر و اتموشه و امتعه بسیار به دظیم آبد که این صوبه هم

* یعنی معدن نازد پهدا کردن + اعلی خوبان شرمکهون
+ ای هر کوچه او \triangle باین طور

باو بود آمد - فردگیان فیز در رسیدند، خواست که شهربند شود و بجنگد؛ اشکوه پشت داد، باز شکست افتاد، مال و اسباب خود را بار نموده^۱، با نه ده هزار کس بسرحد شجاع‌الدوله رسید، آنها بالفعل دست برداشتند و قدم پیش نگذاشتند - وقتیکه متصل بنارس رسید، خیمه کرد^۲، بوزیر ذوشت که من بامید اعانت شما آمده‌ام، اگر سودستی بهن بگیرند و بجنگ نصرانیان مخالف مذهب در آینه خرج سپاه و ملازمان حضور متصدیان من سر انجام نمایند - ایشان ذوشتند که اول شما بیائید و ملازمت بادشاه فهائید، آنچه بحضور قرار خواهد یافت، موافق آن بعمل خواهد آمد - آن فلک کرد^۳ * آسمان غدار، نا آگاه از نه کار، مع اسباب و آلات و پانصد فیل، باعتهاد خام دستان^۴ چند که واسطه بودند، از آب آن رود خانه که زیر شهر مذکور واقع است گذشته داخل اشکر شد و دائره کرد - نظر تلک چشمان این طرف نظر بر اسباب بادشاهافه او افتاد، چشم سیاه کردند و کنه فعله چند^۵ فرستاده^۶، بفریب و عذر محبوش ساختند - بعد از دو سه روز از زر بسته^۷ و خرد^۸ و جواهر و اجناس دیگر و اسپ فیل و گاو و شتر^۹ و خیمه و فرش هر چه داشت وزیر بگفته ما مآل اندیشان پیش او هیچ نگذاشت - بد عهدان که در میان بودند، نظر به عهد فامه نداشتند، چون خامه سیه

* فلک کوئن نوعی از عذاب کردن آن واژه آویخته است -

^۱ اے خام طمعان نه^{۱۰} یعنی مکار و متحمل و تجربه کار

لا ذر بسته، مقابل خود^{۱۱} \$ (ن) استر

روندان بعرف خود گذاشتند *، آمدَ بود که کسی دست او خواهد گرفت، اینجا انگشترا پاشد، چون انگشت از ستم روزگار بر آورد † و حلقه بر در وزیر زد، یوسفیه از سرکار بیگم که عبارت از نام شجاع الدوله باشد، برای او مقرر شد، باقی داستان بفردا شب بیگنگارم که افساده دیگر بو زبان دارد -

(ساقعه) جواهر سنگهه پسر کلان سورج مل که سردار جگر داریست ظا، از مدت خیال ریاست در سردارد؛ چنانچه پیش ازین با پدر در آویخته، خون بسیاری ریخته بود و دو سه	جواهر سنگهه کی دست درازی اور فجیب الدله کی گوشها لی
--	---

زخم داشن دار برد اشت. در این ایام بفرخ فنگر که سه منزلی شاهجهان آباد، شهریست، بسمت مغرب، و سرحد آن بسرحد ملک پدر او پیوسته است، رفت. و با زمیندار آنجا که پدرش فوجداری گرد شهر دهلي میکرد، آویزشی نمود و طول داد. او نیز سو فرود فیارده در افتاد؛ چون دو ماه بربین گذشت، سورج مل با فوج سنگین قصد آن طرف نمود. بخانه راجه برای رخصت آمد، ایشان گفتند که شما زینهار فرودید، مبدانا باعث فتل و هنگامه شوید، آنجا فجیب الدله هم قریب است. اگر میراعات اسلام کند، جنگ بهیان آید، معهذا طرف ثانی قلعه دارد و صاحب الوس است، اگر سماجت فماید و دیر شود،

* اے برگفته خود ثابت نبو دن

† کنایه از چیز مختصر † اے یهاده خواستن

ئ یعنی مرد جای

عظیم‌شان شهان‌هاند - در آداب ریاست ذوشه اند که ناکار از تقریر آید، باید که سردار به پسر فرماید، و تا از پسر شود، خود فروع - خاصه آنست که چون عدد قریب می‌شود، حوت معقول نمی‌شود . گوه بر حرف ایشان مینداخت، رفت و رئیس آنجارا اسیر ساخت؛ سپاهیان دست تعدی دراز نهوده خانهائی شرفائی آنجارا بخارت بودند - برادرانش که با نجیب‌الدوله بودند، دستارها بر زمین زدند ولی طاقتی نمودند - او برائی خاطر آنها ملتبعی شد که ایشان به سزاً کرد، خود رسیدند، اکنون از سر تقصیر باید گذشت، نشیند و دلیرانه بشاهجهان آباد رفت . او بدر تغافل زده دروازه هائی شهر را بند نمود و سر بو نگرد؛ این بر خود چیده، متکبر از آب دریا گذشته، بر سرش دوید و موجب آشوب گردید -

در آدمی گیری او شبه نیست؛ صد بار پیغام داد که من با شما سو پر خاک ندارم، لهذا فوج خود را بر فمو آدم، غربائی شهر تصدیع می‌کشند، دایره کردن اینجا مناسب نیست، یک جواب آدمیانه نداد، و بسفاحت گفته فرستاد که من فوج فواب را دیده خواهم رفت؛ اگر زود برایند، احسان است که کارهائی دیگر در پیش دارم، وگر نه فوج که در اختیار من نیست صبح و شام بشهر می‌تازد - آن سردار گفت که البته صبح برمی آیم و سان فوج + خود می‌نهایم -

(نقل) شخصی که در میان بود بمن می‌گفت که دل شب

فوج را رخصت عبور دریا داد و خود واکشید - و بعد از ساعتی چشم کشاد^۱ و گفت که عجب واقع دیدم - گفتند چه طور است؟ گفت 'کلاخه بر درختی نشسته است و زاغان بسیار بر و گرد آمده'، شورے دارند. منکه اذان راه گذشتم، بیک تیرش بر خاک انداختم - زاغان کشته اورا دیده^۲، همه یکبارگی پریدند - غالب که فتح از من است، انشاعالله صبح

سوار میشوم^۳ و این سیاه درون را می کشم —

چون صبح دیدم، آسمان تیغ حاده بچرخ کشیده^۴، جارچیان جار زدند^۵، خود بر فیل نشسته^۶ از آب گذشت و باستقلال تهاجم مقابل گشت - حریف چون کاوه چهار پهلو^۷ بر خود شکسته و خر خود را دراز بسته^۸ صفوت فوج بر روئی ایشان کشید تفنگ چیان گوم انداختن تفنگ، آزموده^۹ کاران نظر بر اسلوب جنگ؛ سردار این طرف آماده^{۱۰} کیم استاده بود و پا از وضع خود بیرون نمی گذاشت - رئیس آن طرف دامن بالا زده^{۱۱} خود کشی^{۱۲} می نمود و دست از شوخی بر نمیداشت —

هر کاه روهیله ها سرگرم دو تیغه بازی شدند^{۱۳} او در دسته خود را پنهان ساخت و بالا بالا رفته، غافل از این که اجل چیره^{۱۴} دست ادر کمین است^{۱۵} بر سپاهه که بسمت شهر بود، زد -

* واقع عجیب
۱) یعنی تیز کرد
۲) اے فربه
۳) کنا یه از با ما نمی کردن
۴) اے مغورو
۵) یعنی تیز دست
۶) چهد بلیغ

شورے برخاست، رو داران قلب بهدد آنها شتافتنه این بلا
 را پر چیدند * - در همان گرد و غبار آن اجل رسیده زخمه
 برداشت که از اسپ برخاک افتاد و جامه گذاشت + . اما کسی
 ندانست که این سورج مل است . باهم می گفتند وقتیکه او سهند
 را جلو خواهد داد ، قیامت درجاو او خواهد بود . ندانستند
 که جماعت درازبست از پیش چنگی خردرا بگشتن داده
 است . از آن وقت تا شام باز چنگ بیان نیامد ، آن جا کار
 تمام شد و اینجا هراسان که شب افتاده است ، میادا
 شبخون زند ، و مارا برخاک هلاک افکند - بعد شام فوج
 روبرو شده بود ، پراکنده شد و رفت؛ تا نصف شب مهیا شد
 کار براسپ و فیل سوار استاده ماندند . اما همه متایل که چه
 بلاست از آن طرف صدای بر فمی خیزد ، نشید که فوج حریف غافل
 بریزد و قیامت بر انگیزد . جاسوسان از لشکر بر آمدند دوسره
 کروه این طرف آن . طرف کافتند ، احدي را ذیافتند . قریب
 بشکستن شب ؛ آمد کافتند که از مردم دیهات شنیده شد که
 جماعته بسرا بیمگی میرفت و میگفت ، افسوس سرداری
 چون سورج مل گشته شود و ما بیهودهان لاش اورا برخاک
 میدان کذاشتہ از ترس جان بزدیم . ازین جا بد ظهور می
 پیوندند که او درشودش آخر روز که بفوج التمش ۲۹ بود گشته
 شد و لشکرش گریخته رفت —

* یعنی درد کردند + یعنی مرد

+ یعنی قریب آخر شدن شب ۲۹ یعنی چند اول

در این گفتگو بودند که صبح سفید شد و سواره دست
بیریده آورد و گفت که این دست آن دست خشک شده است
که جراحت داشت؛ دیگران نیز شناختند و کوس شادی نواختند؛
و چون به یقین پیوست، قدم پتعاقب کشاند و دنبال گریخته‌گان
افتادند؛ اگر از دریا می‌گذشتند، باعث خرابی جهانی می‌گشتد.
اما راجح ذشت که نواب این دولت را که عبارت از چنین فتح
است از صحرای یافته + باید که غنیمت بدانند و عنان بگردانند.
این جا ازبوه بسیار است، اگر استادگی نمایند، باز کار
دشوار است - راه درستی و قلب سلیمه داشت، نوشته
ایشان را دید و بر گردید -

جواهر سنگوکه که از استهاع این خبر جان در تن نداشت
و بظاهر خود را به سهار دوخته قایم بود، آمد و بر مسند
ریاست نشسته در فکر گرد آوردن لشکر افتاد - در همت و
شعاعت و مروت صد موقعیه از پدر خود بهتر است -
دولت ندهد خدای کس را بخاط

— (حقیقت حال لشکر بادشاہ و وزیر) —

(ساخته) حالانکه شجاع الدله بگفته ناسخان و نا تعبربه
کاران چند که در مزاجش تصرف داشتند، بطوع صوبه
عظیم آباد که اگر به یک تگ + پا بددست بیاید مفت است،
شاه عالم را با خود گرفته بشکر بآنصوب کشید - کشیش △

* یعنی ناسود + از صحرای یافتن منت یافتن

+ (ن) تگ و دو △ این معرب قسم است یعنی

دئس و داهب -

عیسائیان یعنی سردار فرنگیان شهر را محکم کرد^ه، توشت که سر بر سر کسیکه داشتیم * او را زدیم و ازین سلک برآوردم، با هواب و بادشاہ کارے نداریم^م سبب این حکمت معلوم نمی‌شود که چیست و محکم سلسله فتنه و فساد کیست؟ اگر اذنیاد منظور است ما مطیع منقادیم^ن حاجت بکشیدن این رفع بیغناه^و نیست، وگر استیصال ما بگفته^ز ذو کیسه گان + ذا فهم مقصود است^ز گذر نداریم +؛ مزاج بزرگان حکم سیل تند دارد^ز، بهر جافب که رو می‌آرد می‌آرد^ز، ما خسازرا چه سر و سامان که سد راه توانیم شد^ز، طبیعت سرداران را بپاد صرصر فسیبت میکنند^ز ما که مشت خاکیم^ز چه ساز و برگ داریم^ز که راه بر توانیم گرفت^ز ذا معامله فهمان حضور که بی بهره از شعور بودند^ز، توشن^زن باو مکرے آنها را معمول بر بد لای^ز نموده^ز پاصرار باعث کوچ شدند —

هر گاه تلاقی فریقین در ظاهر آن شهر دست بهم داد^ز فرنگیان بند و قه^ز گرفته در آویختن^ز مغلان غیرت بعoram بر خزانه آقا ریختن^ز نصرانیان قدم جرأت پیش گذاشتند^ز عیسی^ز نام چیله^ز نواب جسارت^ز کود و جان داد^ز بادشاہ چون قهاشائیان ایستاده^ز مافد^ز شکست افتاد^ز نواب که بطرفی از اطراف^ز سی جنگید توقف مصلحت ندیده^ز با معدودی راه^ز صوبه پیش گرفت^ز مسافت بعید را بیک فتح^ز بروزت طی نموده^ز

* یعنی کینه کسیکه داشتیم + آن دلیل^ز نمود^ز لتان^ز
+ یعنی چاره نداریم △ اه ذا نمود^ز دلیل^ز دلیل^ز
◎ (ن) نمود^ز

بمقر خود رسید. از آنجا فقد و جنس و فاموس بضرورت
برآورده روانه فرخ آباد شد —

اگرچه این عالم دارالحیزا نیست، اما گاهی چنین هم اتفاق
می افتد که این شکست فاحش بر این چنین لشکر گران کیفران
بود که بقایم علی خان کردہ بودند —

آنچه فرانسیان متصور خیمه ها و آلات حرب وغیره گشته،
پادشاه را با خود گرفتند و با رسیدگی عازم این طرف شدند.
در عرصه هشت هفت روز باو ده که دارالقوار شجاع الدوله
باشد، آمدہ شکرانه این فتح که فوق تصور آنها بود، میوز ازار
احدے فگشند. بعد از هفتنه پادشاه را دو اک روپیه ماهیانه
کردہ به اله آباد رخصت کردند که حضرت بطور خود باشند
ساده ذیم و ملک --

(سانجه) در خلال همین حال جواهر سنگه با لشکر غدار
او، ملها را احوال او دوسته آمد، بدعاوی خون پدر، بر
قبه، الدوله رفت، به دهلهی چسپیده بود. خلقی از گرانی غله
بعجان آه، قتل و قتیل، جنگ و جمال قریب دو ماه ماند.
عهادالله اک که در فکر کناره کردن بود، معه فاموس از قلعه
بهرت پور یو آمدہ، مردمان زاید را بفرخ آباد فرستاد و خود
شریک جواهر سنگه شد —

آخر از آمد آمد شاه که در این سان تا شاه آباد آمد و از
تشویش سکهان بی سرو پا بر گشت، مسوده ها همه باطل شدند
و آن جنگ بصلح افجا مید. عهادالله اک با ملها، پیش
همه خان پنگش که ربط درستی داشت رفت؛ و جواهر سنگه

بهاک خود آمدَه بکارهای دیگر پرداخت . سرداران عهد پدر که بخاطرش نمی‌آوردند، بعضی را کشت و بعضی را مفید ساخت .

نوابِ عہادالملک باین سن یگانہ عصر است، اوصات • بسیار دارد، چنانچہ پنج شش خط بخوبی می‌نویسد؛ شعر ریخته، فارسی، هر دو بامزه می‌گوید - بحال فقیر عنایتی بیش از بیش می‌کند؛ هر کاه بخدمت شریف او حاضر شده‌است، خطی برداشت -

(سازنده) تبدیلین مقال ادوار شجاع الدوله آنکه بامیدھمايت کسان که به فرخ آباد رحل اقامست افگنده بود، از آنها غير شهادت و به مروقی ندید - ناچار بالسلهار که ادوار او سبق مد؛ور شد، طرح سلوک انداخته اندبووه گرد آورد، و بعنجک فرقگیان بود، چون مقابله فتیتن شد، بادلچهها از طرفین انداختند، گرفتند، دسته‌های فوج دکن، بوائی نهود جرأت خود، بروئے توپخانه رفته نیزه بازی فهودند و دست خونریز کشودند - عیسائیان از سنگر باهستگی برا آمدَه توپ اندازان بوضیع در آمدند که چشم دکهنهیان ترسید و ترکی تمام گردید - آنچنان دست و پا کم کرده گریختند که گوئی درمیان فبودند - در دو سه روز بگوالیار که سه منزلی اکبرآباد، شهریست حاکم نشین و در تصرف آنها بود، رسیدند و حال شکسته خود را در چند روز درست کرده آماده جنگ

جو اہر سلگھہ شدند۔ آججا دعوی شجاع الدار لہ قطع شد، راضی بھرگ بودہ، تن تفہا پیش فرنگیان رفت۔ آنہا رو ازو گرفتہ دست از ہمہ چیز برداشتند و صوبجات را بطور او گذاشتہ بد عظیم آباد رفتند۔

هر گاہ رفع حجاب نشد، باز خلعت وزارت پوشیدہ، خلع العذار بدار القراء خود کے اوڈہ باشد آمد و فشنست۔

(سانحہ) این جا دکھنیان تیرہ روڑگار، با ذوج بسیار، بسوند جواہر سلگھہ آمدہ، اکثر دیہات را تاختند و خراب ساختند۔ جواہر سنگھہ کے دلاور مقرریست، از قلعجات برآمدہ هشت دکھنیوں کی شکست پر	شکست اور ملہار راؤ کا شکستہ دل ہو کر وفات پانی
--	--

فہ ہزار سوار سکھان کے دران ایام دران ضائع آمدہ بودند، ذوکر کردہ رفت و چہرہ شد۔ ہنگامیکہ جنگ بہم پیوست، آن مدبران رو باختند و ایشان باسر و فہیب پرداختند۔ چنانچہ قریب پانصہ کس با سردارے اسیور کردہ آور دند و عرض سپاہگیری آن ہا بر دند۔ چون ملہار مرد رو دارے یوہ، شکست بر شکست خورد، از فرط اندوہ و غم سہ چار منزل رفتہ مرد۔

د کلیوں اور جواہر سنگھوں
کی لشکر آرائی۔ شاہ
درافت کی آمد کی خبر
سنگر دشمنوں کا صلح
بکے بھاگ جادا

بدهیین فزد یکی رکھنا تھا، راؤ کسردار
مقرری دکھنیاں است، بافوج کثیر
رسیدہ، بیکی از زمینداران آنطرف
سود جواہر سلگہ چسپید و موجب
فتنه آن ملک گردید۔ زمیندار مذکور
باشان رفتگی داشت، نوشت کہ اگر

دکھنیاں مرا پایہاں ساختند، یقین خاطر باشد کہ بھلک
شما ہم دست تصریح دراز خواهند کرد؛ آمدن بسرحد
خود من از واجبات است و صرفہ من فیض درین است۔
این جوان فراخ دامان با اشکر بے پایان رفتہ،
این طرف چدبل کہ رود خانہ مشہور است، دایرہ کرد۔
دکھنیاں دو دلہ شدہ، طرح یکدی افاداختند۔ ہنوز ہردو
اشکر محاذی بودند کہ خبر آمدن شاہ شایع گشت۔
سران^{*} دکھن کہ از ذام او آب سی تاختلند، جگر در باختہ
رهگرائے او طان خود کشتند و بشکستن قید اساری کہ در
جلگ ملہا ر بگیر آمدہ بودند، صلح فرمودند۔ این عزیز
بعضی ذمک بھرامان را کہ بادکھنیاں در ساختہ، چہا کہ
نمی گفتند، گوشہاں بوجبی دادہ باکبوآباد آمد۔

راجہ از قلعجات، برائی ملاقات اور فت، مرا زیارت
مشت خاک پور و عم بزرگوار بایں تقریو باز میسو آمد:
ہوگی پانزدہ روز آن جا ماندہ عدان آن طرف بگرو داد۔

ایں بار ہم شاہ درافی تا این طرف
ستلاح کہ روڈ معروٹ است' از
دست سکھان پا درھوا خرابیہا کشید
و بر کشت —

شاہ درافی کا ستلاح کے
اس طرف تک آذا اور
سکھوں کے ہاتھوں سے
تنگ آکر واپس جانا

(سافعه) درین ولا جواہر سنگہ را
باراجہ مادھو سنگہ پسر جے سنگہ
بر اوے از ابورات زیلداری
فاخوشی شد و رفتہ رفتہ بنزع کشید.

جو اہر سنگہ راجہ
مادھو راؤ میں تدافع
اور جنگ —

ایں جوان جری بخرا بی ملک او کھر بستہ در ظاہر
ببہانہ ملاقات راجہ بچھے سنگہ پسر بخت سنگہ کہ احوال
او رقمزدہ کاک سحر طراز گردیده، بر پھکر کہ آبگیر
کلانیست، غیرت بعیره*، و هندوان غسل آن جا را عبادت
مهدانند، رفت و در راه اکثر قریات را بخاک برابر ساخت
بچھے سنگہ اگرچہ جوان بود ایکن رائے صایحے داشت،
آمدہ بر خورد و راستہ صلح شد عہد پیمان بھیان آمدہ
چون جواہر سنگہ بر کشت، سرداران راجہ مادھو سنگہ
نقض عہد نموده آمادہ پیکار شدند، تا دوپھر جنگ نیروں تندگ
مازد، آخر راجپوتان جہالت کیش از اسپان فرود آمدہ،
دست بشمشیر ہا زندد، پائے قببات اکثر از جا رفت.

* یعنی جوہل و تالاب + (ن) رائے بہادر سنگہ
پسر کلان راجہ کہ جوان بجرأت و ہمت آشناست، درین سنگ
ابه جواہر سنگہ بہ تقریب غسل آن آبگید رفتہ بود چون
از ان بھا بر گشتندو

این جوان دلاور* داد جوانهردی داده، این چنین بلائے صعب را برچیده^۱ چون شام افتاد بر هر دو لشکر شکست افتاد، آتش تیز کهن از هر هو سو زبافه کش است و رعایا بمثل خس و خاشاک می سوزد باید دید که از پرده غیب چه ظهور میرسد —

(سانحه) چون جواهر سنگه بقلعه جات
آمد و فشست، فوج راجپوتان بخیرگی
تمام دست تارابه بدیهات نواح
دراز کردند^۲ و با ست ظهار^۳ دکه نیان راجه مادهو راؤ کا
بیمار هو کر سرجانا اور
لڑائی کا خاتمه

آبادیها را خراب نمودند. درین ایام انبوهی از سکه هان آفطرف آب جون بود. رئیس این طوف بآنها مستظره شد^۴ طرف گشت، گشت و خون بمبیان آمد. عالیه تاف گشت، آخر فوج حریف را از ملک خود بدر کرد^۵ سرداران سکه هان را بر روی آنها دوانید^۶ و رفتن خود مصلحت فدید. این قوم دغل بآنها در ساخت و باین سردار بد باخت. هر کاه بد عهدی این بی سرو پایان دید، کار بسیار به بی مزگی کشید. در همین حال اقبال یاوری کرد که راجه مادهو سنگه بسبب بیماری که داشت در گذشت. سر کردگان آن فوج فاچار سر بسر^۷ کرد^۸ برگشتنند و سکه هان بی ته از همان راه گذشتند —

* (ن) جواهر سنگه و داس بهادر سنگه + (ن) چیدند
+ پشت کرمی ۲ (ن) کشید ۳ ملجم

(سافعہ عظیمے) آنکہ درین نزد یکی جواہر سنگھہ کا قتل۔ اُسکے بیتے کی جانشیوںی اور سارا جاذا۔ کھیری سنگھہ کا جانشیوں ہونا، دست فاکسی۔ به یک زخم شمشیر جہان فانی را پدرود فبود۔ ریاست اپتوں اور خانہ جنگی

رسید۔ این سیہ کار مدام شراب میخورد و بر خلق خدا جفا از حد سی برد، چنانچہ در ریاست دہ ماہ باکس و فاکس بد باخت، آخر مہوسے بزخم کارڈ کار او ساخت۔ سردارے، بنام پسر اور کھیری سنگھہ مقرر شد، اختیار بددست ذوکران افتاد، کار ابتر شد۔

اکنوں کار پردازان، نول سنگھہ پسر چار سین سووج مل را کہ در عرصہ نبود، بد فیابت آن طفل بوداشتہ اند، اگر از آب خوب بر می آید خوبست و گرفہ کار بسیار بے اسلوب است۔ وقتیکه نفاق این قوم بہ طول کشید و فوبت کار پردازی ملک بہ سفہا رسید، نول سنگھہ و برادر خورد رفعیت سنگھہ کہ قلعہ کھیر باو تعلق دارد، هر دو بعنگ بر خواستند، قریب پانزدہ شبافروز جنگ توب و بان و تیرو و تفنگ درمیان ماند۔ چون قلعہ استحکام واقعی داشت، ناچار نول سنگھہ بدر صلح زد و گذاشت۔ هر چند درمیان هر دو برادر بظاهر صلح و صفا شد، اما کینہ باطنی را چہ علاج؟۔ جیسا رام کہ سو کردہ فوج رفعیت سلگہ و مدارالہمہام بود، در اشکر دہنیان، کہ در آن ایام چار پنج منزل آن طرف سی گشتند، رفت: سرداران را ترغیب نمودا، در ملک خود را داد۔ ہمین ہا کہ حالا کلہ گوشہ

به آسمان می ساینند، بحال خراب باو آمده، زیر دیوار قلعه کوهیر دایره کردند. آن قدر دل باخته بودند که از هر کس می پرسیدند، فوج ذول سنگه چه قدر است و چه قسم می جنگد. اگر نول سنگه از جا خود حرکت نمی کرد، کار او باین خرابی نمی کشید و دکه‌نیان هم بطريق ضیافت چیزی گرفته میرفتند. چنانچه حرکت بعاقب متهراء کردند که هنگام شب نا آزموده کاران نول سنگه قریب گورده‌اند که آن هم معبد هندودانست، آمدۀ پریشان جنگیدند. صد اینجا و دو صد آفجاه هزاری اینجا و پانصدی آنجا از این جهت هر که هر جا بود، همان تنها بود، کسی بداد کسی ذرسید، نسیم فتح و ظفر بر پرچم علمهای دکه‌نیان وزید. اسپان و فیلان و شتران و آلات حرب بسیار این طرف بدست قلقچیان آذطرف افتاد. بر چنین شکست هم نتوانستند که بقلعه‌جات نول سنگه به بچسبند، غنیمت شهر ده از رو خانه. جون گذشتند و میان دو آب را خیمه را ساختند. چون اقامت ایشان با متداد کشید، فعیب‌الدوله از حزم بهره وافی داشت، با خود سنجهید که این بلا بالا نخواهد رفت، بداد که آسیبی به شهر رسد، با پسر و برادر و فوجی که همراه بود، توکل کردۀ پیش سرداران آمد، تا جان در تن داشت فگذاشت که دکه‌نیان رو بسوی شهر کنند. وقتیکه او از سوی مزنی^{*} که داشت، از میان رفت، سرداران بر امورِ^{*} از امورات سهل فا خوشی بضابطه خان

پسر او در میان آوردند - آخرالامر او واسوخته بسکر قال رفت،
ایشان قریب شهر آمدند خیمه‌ها زدند -

چون بد پردازی و فاسازی جاتان از حد گذشت و اطف
با هن و بود با لکلیه رفعه راجه ناگرمل با بست هزار خانه *
که بسبب این سرد آباد شده بودند و اکثر وابستگی بدامن
دولت این داشتند، بخاستن مقرر کرد، و اجازت از سرداران
آنجا خواست، که آن به چشم و رویان که هنوز در کمین آزار
سردمان اند، بلیت و لعل گذارانیده، خواستند که در بناء
عزم این سر کردند خلل انداز شوند و باهستگی دست تطاول
کشانید - هر گاه بیقین پیوست که اینها فهی گذارند، بلکه
سد راه می شوند، راجه نظر بر خدا کردند از چه لازمه
سوداریست، بکار برند، با هر دو پسر بجرأت تمام سوار شد
و بیرون قلعه آمدند، چنان همت بامداد غربا گماشت که ذاموس
نفوره هم آنجا نگذاشت - از لطف دادار بیهجهال و بیهون نیت
خوب در دو سه روز معد این قافله گران داخل کامان که شهر
سرحد راجه پرتهی سنگهه پیسو ماده و سنگهه است که
حال رئیس او را قرار دادند اند، گشت - ما قلخ کامان نیز
بسبب علاقه فوکری وابستگی در این اقامست گزیده ایم و
می بینم که آبخور چند اینجا نگاه میدارد، یا جای دیگر
می بزد -

* (ن) مردم دهلی

† بمعنی قسمت

(سانحه) درین ایام مشهور است* که رایات اقبال بادشاہی، بفرخ آباد سایه افگن کشت؛ راجه سرا پیش حسام الدین خان که در مزاج بادشاہ تصرت داشت، فرستاد، رفقم و عهد

میر صاحب کا راجہ کی جا فب سے بطور ایلچی بادشاہ کے لشکر میں جانا اور عہد و پیمان کرنا۔ راجہ سے شکر و فوجی

و پیمان درست کردہ ام۔ این جا پسر خورد او کہ با من خوب نبود، از آن سبب کہ من با برادران کلانش ربط گونه داشتم، علی الزعم به پدر فہمانیید کہ پیش دکھنیان رفتند اولی است۔ چنانچہ بلشکر بادشاہ نہ رفتند و عازم شہر گشتند۔ نا چار من فیوز معه اوحقار خود برسوانئے تھام با ایشان شدم؛ چون بشهر رسیدم، زن و فرزند را در سرائے عرب گذاشت، از ایشان برخاستم۔

در این ولا سندھیا که یکی از سرداران کلان دیکھن است پیشوا رفتہ، بادشاہ را با خود آورد و داخل شهر کرد۔

چندین بیان فرقته بود که سوداران باهم قراردادند که بادشاہ را با خرد گرفته، بر ضابطہ خان پسر فوجیب الدولہ مردوم باید رفت۔ هر چند بادشاہ قابل بھیان آورد، فائدہ فکرد، باید تقریب من هم⁺ ہوا لشکر بادشاہ روانہ آنطرف

* (ن) شد

+ (ن) بعد از دو سه دو ز بارے بہادر سلکھہ بر خوردہ حقیقت حال ہمہ بیان نہ سو دند۔ او با ما موافق مقدور خود در پرداخت احوال شکستہ تقصیرے نکرد۔

+ (ن) با دارے بہادر سلکھہ

گشتم - رفتند و خابطہ خان را بے جنگ گریزا ذیدہ، اموال و اسباب و خانہ و ناسوس او بتصرف در آوردند. بادشاہ را غیر از دو صد اسپیان لاغر و چند خیمه کهنه نه دادند - بادشاہ ازین حركت بسیار بے مزہ سافد، اما چه فائده که دکھنیان مختار، و این جا ذور فه ذر، چون ذور بآنها فرسید، متصدیان حضور بضبط جاگیرات اعزہ این جا پرداختند و بسا عزیزان را ذلیل و خوار ساختند -

من * بگدائی برخاسته بردر هر سر کرد لشکر شاهی رفتام، چون بسبب شعر شهرت من بسیار بود، مردمان رعایت گونه بعال ن مبدول داشتند.	میر صاحب کلشکرو شاهی که هر سر کردے پاس جانا اور مایوس هونا
---	--

باوے بعال سگ و گربه زنده سافدم، و با وجیهه الدین خان + برادر خوره حسام الدویلہ ملاقات نمودم آن مرد نظر بر شهرت من و اهلیت خود، قدرے قلبیله معین کرد و داده بسیار نمود - بادشاہ کو بھر کا کر دکنیوں سے لزاندا اور	القصه چون بادشاہ از سر کشندی رئیسان دن دل خوش نداشت، بے مرضی آنها روانه شهر شده، داخل قلعه گشت - این جا آمدہ نجف خان
--	---

که خود را در اشکر بادشاہی سپاہی می گرفت، بادشاہ را نا سنجیدہ و ناقہ بیده برویں پله آورد که معالات متعینه جات را متصرف باید شد - آخر باصرار تهم اجازت این امر عظیم '

* (ن) ازین جهت داے بهادر سنگھه دا نیز دستی نماند -

+ (ن) وجہه الدویلہ - + (ن) دل پرے داشتی -

بی مشورت حسام الدوّله که با سرداران دکن ربط تھام داشت،
گرفته ده پانزده هزار سردم مغلوب شهر و بیرونیجات گردید
آورد و شروع در آن مهرم فهوده، دوازده معالات فزدیک
شهر را متصرف شده طرت کلاه بر شکست. چون کم سن و نا
دیده روزگار بود، بگفته سفیران ذا مآل اندیش از جائی رفت،
مستعد حرب دکھنیان شد. آنها مشوره کردند که هنوز بادشاہ
ماندا بگداست، باین زور و طاقت او اداده مقابله ما کرد است،
اگر زور واقعی بهم خواهد رساینده، کار بر ماتنگ خواهد کرد،
بهتر آنست که دوآبه کوچ بطرت شهر نهایم و فرصت فداده
کار او بسازیم. اگر در جنگ از میان برود، رقته باشد
و گرفه سو جنگی زده اندوه کذاشی را پرا گنده سازیم و خودش
را بخان فقیران ذکاء داریم، که بنان و نمک معاهش سی کرد
باشد و دست نگر ما باشد —

هرگاه این مشورہ قرار یافت، ضابطہ
خان را بوعده بخشی گری و سهارنپور
شہر کا سلامت رہنا
کہ از تصرف او بر آورده ببادشاہ دید بودند، خوشدل ساخته،
رفیق نبودند - فوج جات را نیز بین مذوال همراه گرفتند،
از میان دوآب بتربی هائے + قہام + برابر در عرصہ یک هفتہ،
برابر فرید آباد آمد، عبور دریا پایا بکردند - دو سے روز
زون خوردی ماند - آخر روزی جنگ بھیان آمد، از این طرف
هم نجف خان دیلو چان و موسی مدنگ فرنگی کہ پاغواں

* (ن) پسر نجھب الدوله —
+ (ن) که نه نوشته به است —

نجف خان از فوکری جات دست برد اشته، ملاحق این فوج
 فلک زده گشته بودند، پائیه جلات به میدان معورکه فشردند.
 چون سیاهی فوج دکوهنیان دیدند، مغلان حرام توشه پشت
 داده، روسیاهی گزیدند - اجل رسیدگان چند که جامه هم سرقان
 نداشتند، مفت زخم هائی دامن دار برد اشته، بوادی عدم
 شتافتند. دسته آن طرف میدان را خالی یافته بے معابده به شهر
 در آمد - فیلان بادشاهی ویراق بسیاری را بر سر گریخته کان
 گذاشت، باخود برد - پریشانه چند که جمیع شده بودند، بیک
 چشمک زدن از میان رفتند - تا یکپاس شب گذشته، حسام الدین
 خان بامعذوده چند در ریتی استاده مازد و باز برخاسته پیش
 بادشاہ رفت، قریب نصف شب نجف خان نیز مظلومان چند
 را بکشتن داده، داخل دویلی خود شد - شهر کله که جسته
 جسته آبادی داشت، در این ساخته از سر فو بغارت رفت ماغربا
 را حافظ حقیقی در حفظ خود نگهداشت، صبح جواران این
 طرف قاب مقاومت نداشتند که بمیدان برآیند، مورچال برابر
 دیوار شهر پناه درست کرده، بجنگ باد لیچها آن روز
 گذرانیدند - اقبال بادشاهی کار کرد، و گرفه قلعه مبارک راهم
 می پرازیدند - سلیقه جنگ و استعداد این طرف همان روز
 معلوم شده بود که چون آمد فوج دکوهنیان شد، هوش اکثربه
 رفت و مردم توپ خانه برائی تیاری آلات حرب مثل توپ و
 رهکله و جزایر افتاده و سرب و باروت و بان وغیره، عرضی
 بحضور اقدس کردند، متصدیان صد روپیه به میر آتش که از
 هر تذکر تو است، تنهوا کردند - هئیت او و سپلت او اگر بینی

دافي که مردمان چنین می باشند - آنچنان در کنجه خزید
که تا جنگ درمیان بود، اورا کسی ندید - آخر روز سوم
حسام‌الدوله سوار شده رفت و صلح داشواه آفها کرد؛ آمد -
بارے پنجم فو سلامت ماند، کذون باشاره مختار * دکهنهیان
در پی بر آوردند فجف خان و مغلان حرام کوزه + اند، به بینم
که چنان صورت میگردد، این ادب از زدگان چه طور از شهر
برسی آیند و بکجا میروند —

القصه سندھیا که سردار سیوسین دکهنهیان بود، بطرت چه پور
رفت - سرداران دیگر اراده آن طوت آب دارند، غالب که از راه
فرخ آباد بجهان فسی بروند، از آن جا سبب آشوب ملک
شجاع الدله شوند —

(سانحه) چون زبان زد مردم شهر بود
که فجف خان وغیره سرداران و
مغلان شوره پشت دعویٰ تنخواه در
سر دارند، هر کاه دکهنهیان کوچیده

مغلون کا شهر بدر هوندا
اور دکهنهیون پاس
چله جانا

میروند، این جم غفیره بر در بادشه فشسته، متصدیان را تندگ
کرد + زر طلب خود خواهند خواست - لهذا حسام الدله
بدکنهیان گفت که این ها نمک بعoram و هنگامه پودا زند + بهر
طوریکه دانید، همت بر اخراج ایشان بو گمارید - حالا
حسب الاشاره □ او سرداران جنوب در پی آنند که آن قوم را از

* (ن) نواب موصوف
+ (ن) سده دو
□ (ن) که مختار بودند
‡ بمعنی جماعت کثیر
□ (ن) الارشاد نواب مذکور

شهر بر آرند، چنانچه قدغن است که مغلی در شهر نهاد. وقتیکه این گفتگو بطول کشید و متصدیان حضور در قاعده رفته فشستند و مردم شهر را بند کردند؛ در ظاهر تن گروه به شکوه تا لاهوری دروازه ملچارها بسته، آتش فتنه و فساد بروکردند و بپاطن با دکنیان بالقوه رو کشی آفها فداشتدند، در ساختند - چون از هنگامه آرائی کار پیش نرفت و دیدند که در استادگی کشته خواهیم شد، فاچار مهیا برو آمدن شده، با جنوبیان عهد و پیمان نمودند - بعد از دو سه روز نجف خان و دیگر سرکرد هائی مغلان با همه یاران خود در اشکر آنها رفته، اهل دکن که صاحب سلوک اند، و مراعات ظاهر را در هیچ وقت نمی گذارند، در عزت این ازدحام فافرجام تقدیره نکردند - اما آن عزت که در نوکری پادشاه بود، معلوم - در چند روز این جماعت بی حقیقت پراگنده می شود، هر کس بظرفی خواهد رفت - و همین مشهور است که بالفعل دکنیان این هدایت معجوبی را تا اکبرآ باد باخود می بردند و از آنجا اجازت خواهند داد که هر کس هر جا که خواسته باشد برود -

العاصل مغلان شرارت بنیاد و جنوبیان سراپا فساد، قریب است که بروند و حضرت ظل سبعه افی بذات قدسی صفات با دو سه معور در قلعه مبارک بی قشویش آیندند و روندند، قشريف دارند - اگر روزے صد بار بر کنگره کنگره حصار جهت سیور برو آیند، کیست که حجاب او ماسفع شود، و گر به بازار پیاده پا برایند حاجب کو که دور باش نهاید - اسلوب چندین

به نظر می آید که اهل حرفه سر بصرها چند و سپاهی
پیشگان بگداوی دست دراز کنند - هر کسی راه خود گیرد، شهر
رونق بسیار پذیرد -

(سافعه) تازه آنکه چون جنوبیان،

نجف خان را همراه گرفته، رو باز

روے آب آوردند، وزیر حال از صوبه

خود باستظهار فضایان یاغار کرد،

بادشاہ کا حسام الدین

خان کا مغلون کے

حوالہ کر دینا

به فرخ آباد رسید، و روکش گردید - چون سرداران جنوب

خود را دران مرتبه فیافتند که حریف آنها شوند، قریب سه ماه

به قیل و قال گذراده، خواهان صلح شدند - چون وزیر هم

دلاور مقرر بود، غنیمت دانسته، قبول این معنی نمود.

آخرالامر نجف خان را مختار کار حضور کرد، روانه صوبه خود

شد - دکوهنیان و مشرقیان هم جراب و سوال خود باو سپرد،

به مکان های متصرفه رفتند - چون نجف خان داخل شهر گردید،

رنگ از روے حسام الدوله پرید، دو سه روز درخانه فشست،

بعد ازان پادشاہ در قلعه طلب داشت، کاغذ حساب چند ساله

خود را طلب کرد و همان جا نگاهداشت - مجدد الدوله

عبدالاحد خان پسر عبدالهیجید خان مغفور که از کار پردازان

مقدار سیاست داشت بود، از تغییر راجه ناگرمل، خلعت دیوانی

خاصه پوشید و بکار پادشاھی پرداخت - آخر کار پادشاہ

حسام الدین خان را که مختارالملک بود، مجبور ساخته بابت

زور پادشاهی و تنخواه مغلان بعض هشت صد لک روپیه حواله
فتحیه خان در افی وغیره نمود، او را از قلعه بخافه خود برداشت
حالاً مغلان مختار اند خواه بکشند و خواه بگذارند:

این شامت اعمال قیامت بسر آورد

(ساخته) عبدالاحد خان که دیوان
حالصه شده بود، و در مزاج بادشاه
دخل تهامی کرد، مختار گشت، و هرچه
می خواست، میکرد؛ کسی را یارا
نم زدن نبود فرج بادشاهی باحال تباہ،

فجف خان کا بادشاہ
کی رائے سے جاتوں پر
حملہ کرنا اور کامیاب
ہونا

بادشاه بیدستگاه، بو سایر شهر و چند ده گذران معلوم،
جات که عبارت از اولاد سورج مل باشد، تا درگاه حضوت خواجه
قطب الدین بختار کا کی که از شهر سه چهار کروہ است،
متصرف بود - فجف خان پیش بادشاه عرض می کرد که
حضرت زندگانی باین قسم ظاهر است، اگر این ملکے که
در تصرف جات است بدست بیابد، فصف دل خوش بسر
می توان کرد - بادشاه می گفت "مگر خواب می بینید،"
سخن که از دهن خود زیاده باشد، چرا باید گفت" -
او می گفت "که چنین اتفاق شود، حضرت مرا چه میدهد" -
بادشاه گفت "سوم حصه از ملک من بگیرم، باقی بخش
شهاست" - چون ادبی آن قوم نزدیک شد، روزی فوج آنها
بیهداں کو هی که قریب درگاه خواجه مسطور علیه الرحمه
است، آمد و آغاز شوختی کرد، فجف خان با مردمی که

یراق هم نداشتند، حرکت مذبوحی کرد^۲، بروی آنها دوید. آنها که مغورو بودند، بخاطر فیاورده زود بردي نمودند. چون جنگ بهیان آمد صورتی که متصور نبود، جلو^۳ گر شد. یعنی^۴ تا شام آن جنگ زدند، مردمان پادشاه شب بزراعت خام معاشر کرد^۵ هم آن جا اقامت انداختند و کوس شادی ذواختند - صبیم آن قدم پیش گذاشته^۶ به بلم کده که حصار مضبوط آنها بود، بفاصله دوازده کرد^۷ از شهر رفته چسپیدند. چند روز جنگ توپ و وهکله در میان ماند^۸ سردار آنجا گفت از گرفتن حصار جنگ جاگان تهم نمی شود، بیشتر بر رویه^۹ جنگی که با سردار اتفاست، آن جنگ را بزنید^{۱۰} این حصار را من بی جنگ خالی کرد^{۱۱} خواهم داد. - فجع خان باین سن کم سردار سخن شنو بود، دست از آن حصار بوداشته^{۱۲} همان سردار را آنجا گذاشته اراده^{۱۳} پیشتر نمود - چون قریب هوچ^{۱۴} که قصبه متصرفه جاتان بود، رسید^{۱۵} کار بدشواری گشید - یعنی فوج سنگین از آن طرف آمد^{۱۶}، بر رو استاد^{۱۷} کار کلانی بر سر افتاد^{۱۸} سردار جاتان که نول سنگه فام داشت^{۱۹} بالشکر گران و توپخانه بسیار آمد و چهره شد^{۲۰} هنگامه جنگ گردید^{۲۱}، فاک جامه هائی بسا کس بخون کشید^{۲۲} رفته رفته زمین به تنگی گراشید^{۲۳}، پرخاش به یراق کوتاه آنجا مید سردمان پادشاهی^{۲۴} از کثرت فاقها تباہی^{۲۵} دست از جانها برداشته^{۲۶} پائی ثبات افسردند^{۲۷} و سخت خوردند^{۲۸} و سرددند.

چون فتح باد بار آن قوم بود، سرداران پیاده شده کار را پوشیدند - آن فوج کران هزینه خورده برگشت - سهرو قام فرنگی که توب و رهکله آن طرف بعراحت و تهامت دیوی ایستاده ماند، آخر روز آن هم رو بفارار نهاد؛ فجف خان که این کار بزرگ بسرداری او سر انجام یافت، کلاه کج کرد - هر که این ماجرا شنید، خیلی متعجب گردید. سردار جاتان بعصار خود رفت و بر بستر افتاد - این جا بر فجف خان سدم بسیار گرد آمدند، رئیس کلانه شد. چون ذر پیش خود نداشت، سدمانها بزبان نکاهداشتند؛ هر کسی که می آمد، ذوکر میشد - در چند روز لشکر حکم دریائی به کران پیدا کرد. اگرچه کنار خشک^{*} داشت، اما بتر زبانو[†] کار خود می کرد - چون دید که بسخن هائی دروغ فوج نمی ماند، جگر کرد و سرداران را به عالات جات فرستادن آغاز کرد - آخر این نقش درست پنهشتند، خودش رفته بعصار تیک که از آن جا دوازده کروه[‡] بود چسپید - سردار آن طرف که بیمار بود، قضا را در گزشت آنها رنجیت پسر چهارم سورج محل را برداشتند، همت بر جنگ کهاشتند. داروغه توپخانه آن قلعه بسرداران این طرف سازشی کرد، راه درآمد، حصار نشان داد، مردان یورش فموده درآمدند، و بخارت شهر ملتدع شدند - هر کم بغل دو بغل تاس بادله آورد، اسباب بسیار و توپخانه بیشمار، بدست

نجف خان هم آمد - قلقچیان این فوج مالدار شدند^{*}، بعد غارت هفت هشت روز[†] آن قلعه را حواله سردارے کرد، قدم پیش گشاد - کوهیه که حصار دیگرش بود، قصد آذجا نمود، رنجیت[‡] که سردار آن قوم شده بود، آن قلعه را خالی گذاشت، آلات جنگ یکشاخ^{*} افگند[‡] به بهرت پور که حصار محکمیست رفت - ایشان متصرت این شهر نیز شدند و مال بسیار بدهست سپاهیان آمد - نا چار جاتان پیغام صلح دادند و بکشوری که مادر رنجیت باشد^{*} و از شعور بهر[‡] داشت آمد و آشتی خواست - نجف خان بهرت پور را باینها داد[‡] و کار بر وقت دیگر گذاشت، باکبرآباد که دارالسلطنت مقرریست و جاتان متصرت بودند^{*}، رفته، مهیا^{*} جنگ آن قلعه شد - چون اقبال یاور بود^{*} در اندک فرصت نقب داد[‡] بدهست آورد - سرداریکه از طرف جاتان دران تمکن داشت، بوعده و وعید بدر کرد - با مردمان آذجا سر کرد[‡] و تهم آبی صوبه را متصرت گشت - بهر که میخواست، معالات آذجا تنخواه می کرد^{*}، در چند^{*} مالک تهام آن سلک شد - راجها و زمینداران همه سو حساب شدند - اگر جاتان حرکت مذبوحی می کردند، بیک سیلی زدن ناز روی اینطرف نمی آوردند - حسب وعده نجف خان هر کا^{*} نجف خان مالک این همه ملک شد و کار او بالا گرفت و در بادشاہ ملک کا

حضرت عبدالاحد خان لکد برابر زد [‡] ،	تیسرا حصہ دینے پر
یعنی مدار سلطنت بران قرار گرفت -	مجبور هوا
بادشاہ از نجف خان موافق وعده	

* اے یکطرف + اے سلوک کرد[‡] فخر کردن و سر بغلک (سانیدن

سوال سوم حصہ ملک نمود، او در حضور آمدہ گفت که این ھمه فوج کہ بامن است سلک تنخواہ مرد-ان کرده داده ام، حضرت زر سوم حصہ ملک از من سی گرفته باشند - بادشاہ از زبان زیر زبان *داشتُن او اطمینان نداشت' گفت:- این قدر ملک باید گذاشت، کش زدن + سردانه او پیش زور آوری عبده لاحظ خان پیش رفت نشد، فا چار معالات سوم حصہ ملک بطور مختار جدا کرده داد، و خلمعت سیر بخشیگری عطا شد، امیرالامرا شد - بعد از چندے از حضور رخصت خواسته، باکرآباد رفت -

عبدالاحد خان سکھوں سے این جا عبدالاحد خان سکھان را از خود کرده، هر چہ بالقوه داشت، با نہا داد - باعتماد آن جم غفیر بادشاہزاده فرخنده اختر را گرفته برآجہ پتیالہ لشکر کشید - نہ داش	مل کر راجه پتیالہ پر حملہ کرتا ہے اور پھر صلح کر لیتا ہے
--	--

این کہ اگر اتفاق شود، سکھان را بروے نجف خان باید دوانید؛ آن طوف سیرفت و خیال این طرف داشت - رفتہ رفتہ کار بآنجا کشید کہ مردم بسماڑی از لشکر امیرالامرا جدا شده، ملازم مختار گردیدند - چون ملک دار نمود، و تدبیر ریاست خوب فوییدافست، کارها را فا تھام میگذاشت - چندے بسر کرد و بهشورت سکھان با راجه سربسر کرد - زریکہ داشت، بخروج آمد، چیزے از بادشاہ خواست-شاه از طلب کردن زر بے مزه شد

* اے از وعدہ ھائے دروغ او -
+ دست در گردن حریف انداختہ آویختن - # اے صلح کرد -

و نوشت که بهر طوریکه باشد، آنجا باشد، من ذر ندارم —

ذواب شجاع الدوله تنهہ (ساخته) وزیر اعظم امیر معظم ذواب
فرنگیوں کے پاس جاتا ہے
شجاع الدوله کہ سر بغلک داشت،
اور وہ از روت مروت
کڑہ و المآباد واپس
دے دیتے ہیں

بفرنگیان می فرشت: — وزیر کہ این ہبہ فوج نگہ می دارد،
سر بر سو شہا دارد * - چنانچہ کورنر بہادر کہ صاحب است،
بارادۂ پرخاش پیشتر آمدہ بود، ذواب وزیر کہ مراعات این
قوم، غالب بیش از بیش می نمود، تنہا پیش آنہا رفت و گفت
من پاس شہا می کنم و از کسی دیگر فروتنی ذخواهم کشید -
دوین ہر چہ خواستہ باشد، بشود - یا مرا ہمراہ بہ کامکته
پبرند، یا ملک را بطور من گذارند - فرنگیان سکوک وزیر
دیدہ دست از ہمه چیز کشیدہ، کڑہ و المآباد را ہم حوالہ
کردہ، رفتند - سپہر کاسہ باز، چون زدن آغاز کرد و ڈسائی
دیگر گشت —

شجاع الدوله انگریزوں
کی مدد سے روہیاون
پر حملہ کرتا ہے اور
فتح پاتا ہے

قریبہ بود، صابطہ خان و سرداران چند بھ جمعیت دہ دوازدہ

هزار کس الف هر زمین کشیده *، اظهار این معنی نمودند
که ما مردم دولت خواهایم سرتا بی فهمی توانیم کرد.
وزیر اعظم نظر بر فضل نا متناهی الهی گفت که پس پشت
فوج استاده باشد، اگر چه بعضی از سر کرده ها گفتهند که
این قوم غدار است رو فباید داد، میادا در وقت جنگ موجب
تشویش شوند، و چون وزیر جگر دار واقعی بود، پشت چشی
نازک کرده + گفت که "زور اینها را در نظر دارم" به یک
نگ تگ را بخاک در آرم -

صاحبزاده آصف الدوله بهادر که دلا از وزیر اعظم است، در
تردد کارزار، سر گرم بسیار، بهر طرف که رومی آورد،
گرد می انگیخت، زنجیره توپ خانه بزر و تیغ می گسیخت -
وقتیکه هنگامه جنگ گرم ترشد، حریف که غرق آهن بود، از
موم فرم ترشد. گواه ها به این بسیاری می زسیدند که بسیاری
را بخاک و خون می کشیدند - چون زمین تنگ شد، حریف
دید که گذر و گریز نیست، فاچار جگر از سنگ کرده، در
میدان باستاد و دل از جهان بوداشته، تن بوردن داد - زود
بروی بیان آمد، انبوه آن طوف بجان آمد، هوش از سر
دلاران پرید، گواه بسینه اش رسید، صفوتها برهم خوردند،
سر دشمن چون کوئی بردند - هرگاه در این اشکر ظفر اثر
آوردند و ذمودند روهیله ها زبان به تصدیق کشودند، که هر
عمل را جزاء، و هر کرده را سجائی است - چون یقین شد که
او کشته افتاد، شکوانه این فتح وزیر سر بسجده نهاد - لشکرش

* اے مجرما کرده + اے بے دماغ شد

بغارت رفت و فاموس بگیر آمد* ، ملک سیور حاصل او ههد در تصرت وزیر آمد -

نجف خان که دراین جنگ از اکبرآباد آمد* ، ملحق لشکر وزیر شده بود ، رخصت شده باز باکرآباد رفت -

میر صاحب کی خانه فقیر در آن یوام خافه فشین بود ،
بادشاہ اثر تکلیف کرد ، نوفتم -
نشینی

ابوالقاسم خان پسر ابوالبرکات خان
که صوبه دار کشمیر بود و بنی عم عبدالاحد خان مختار است ،
مرعات گونه بکار می برد ، کاہ کاہ باو ملاقات می شد ، کاه
بادشاہ هم چیزے بپیزے می فرستاد :

نصریع کاہ کاہ می گویم
کاردنیائے من ہمیں قدر است

بعد این فتح عظیم وزیر اعظم ،
وفات شجاع الدولہ

امیر معظم ، بشکوه تمام ، داخل صوبه
شد - چون چشم سپهر بدنبال + اهل روزگار می باشد ، کوئی
که چشمی + باین انبوح پر شکوه رسید - یعنی دستور جگر دار ،
کلان کار ، بسبب آب گردش △ بیماری بھروسائید که تدارکش
دشوار به نظر می آمد - هر چند اطہا و فرنگیان بمعاوجہ سعی
ذہوند ، اما فایده مترقب نشد - از هشیار سری چون دید که
بیماری بطول کشید ، خاف الصدق آصف الدوام بہادر را که

* اے بقید آمد + درینه خرابی کسی شدن
+ چشم رسیدن - به بالائے عهن الکمال گرفتار شدن
△ یعنی تغیرات آب و هوا

شایسته کار و جوار و عالم مدار و مدواره فیض و احسان است، بر سند وزارت فشاره، واز جهان فافی داں افشاره در مقام آن امیر بزرگ عالیه سیاه پوش گردید، عجب سانده بظهور رسید اگر هزار سال چرخ چرخ میزنه، تا این چنین جوان سرداره همه تن جرأت، سراپا مررت، بهم سی رسد —

بعد از چند مختارالدوله که اختیار کاروبار وزارت و صربه داری داشت،	وفات مختارالدوله اور حسن رضا خان کی نیابت
زماده اش فرصت فداد و نگداشت،	

از دست خواجه سرانه بسنت نام کشته افتاد، و سر بوادئی عدم فهاد، ذوبت فیابت به حسن رضا خان سرفراز الدوله بهادر رسید، و این سوداریست با تکیین 'متواضع' متصف به حسن خلق، صفت کرم، بر صفت هائی حمیده اش غالب، داجوئی وضیع و شریف را به حسن سلوک طالب، اطاط عهیوهش مراچه اکثره را در می یابد، خداش سلامت دارد —

بادشاہ کی طلبی پر نجف خان کا آذا اور عبدالاحد خان کا گرفتار کرنا اور اس کا سررض سل میں مبتلا ہونا	(سانده) بادشاہ از طلب کردن زر مختار بے مزه شد، به نجف خان ذوالفقار الدوله نوشت که خود را بهر طور یکه داند، اینجا رساند او بایهائے بادشاہ شیراذه و دلیراذه روانه حضور
---	--

گردید، از استھاع ابن خپور که امیرالاسرا می آید، سرکن پر کن با بنوہ، کهان معه بادشاہزاده عبدالاحد خان باهو سوار شد،

دو روز پیشتر از نجف خان مسلطور داخل شهر گشت' و در قلعه بندوبست کرده داشت - شورے برخاست که ذوالنقار الدوله آمد' بادشاهه همین مختار را برائے پذیرا شدن * گفت' بتذک تهمام رفت و ملاقات کرد - وقت سوار شدن هر دو بر یک فیل نشستند' نجف خان عبدالاحد خان را دو رو منافق دافسته' بزبان داشته' تا دروازه قلعه بدرمی تهمام آمد - ازین جا اشاره به مردمان خود کرد که توپ رهکله و فوج من بلا تحاشا اندرون قلعه برونده و جا بجا ایستاده شوند - هر چند تفاوت میان هر دو یک پشت کارد بود اگر می خواست' کار مختار می ساخت' اما نظر بر بندگی بادشاهه که این هم بنده است' مرضی بادشاهه را اول دریافت کنم' بعد ازان هرچه خواهد شد - خواهد شد چون با این هنگامه پیش بادشاهه آمد' و ملازمت گردید' آقا دل پری دارد' می خواهد که این را فگذارد - از آن جا بر گشته در میان بازار ایستاد و عرضی فرستاد که من از لحاظ حضور دست انداز نشدم' اکنون تا ازین جا عبدالاحد خان را با خود نبرم' نخواهم رفت - بادشاهه در ظاهر گفت و شنود بهیان آورد' و ببطان گفت که بهر طور یکه باشد این را باید برد - چون مردمان مختار مجبور شده رفته بودند و سکهان یکسو شدند - فاچار قول و قسم بهیان آورده که ذعف خان بامن بد نکند و خواهان عزت من فباشد - بادشاهه گفت؛ من خدا من شها' بی اندیشه بروید - چون چاره ندید و زمانه را بطور دیگر یافت' آخر روز بر یک فیل سوار شده از

قلعه بر آمد - امیرالامرا که در بازار انتظار می کشید ' خود، هم سوار شده ' فیل این را برابر فیل خود کرد و بخانه بود و آن جا نگهداشت - چند روز به ایت و لعل گذرانید که امروز پیش بادشاہ میروم ' فردا می بوم ' بعد از آن گفته که آن جا رفته چه خواهند کرد ' بهتر اینست که پیش من باشند - لیکن هر مال و اموال او دست افاداز نشد - بیست روپیه روز از خانه خود کرد و چند خدمتکار پیش او گذاشته ' خود بامورات ملکی و مالی حضور مشغول شد - رفته کار بجای کشید که سر بغلک رسانید . بسیب سرجیت و علو مرقبت امیران را وقت معبرا بدست نمی آمد - روزی که بحضور می آمد ' در بار می شد ' و گرفته بادشاہ باچند مصادب بسو می کرد - چون جوان بود و شاهجهان آباد طلس مخانه یاران بعیش عشرت ش مايل کردند ' باستعمال منهیات و تهائی زنان ' چنان پرداخت که قوت از بدن زایل شد ' آخر بورض سل گرفتار شد - اطبا کوشش بسیار در علاج او بکار برداشت اما فایده قریب نشد - چون مایوس شد ' بحسرت می گفت که :- من هیچ نمی خواهم ' جز این قدر که زندگ بها نم - در بیماری او زمانه رنگ دیگو گرفت -

فقیر که خانه نشین بود ' ذواست آصف الدواله کا میرو
که از شهر بدر زندگ از جهت بے
صاحب کو طلب کرنا | اسبابی حرکت متعدد بود - برائے
نگهداشتن عزت من ' در خاطر ذواب وزیرالهماک آصف الدواله

بهادر آصف‌الملک گذشت که میر پیش من نیاید - بطلسم
 نواب سلاار جنگ پسر اسحاق خان سوتوون الدوله و برادر خورد
 نواب اسحاق خان فعجم الدوله، که خالوے وزیر اعظم
 می شوفد'، نظر بر ربط قدیم که خالوے من بایشان بود'
 گنتند "اگر نواب صاحب از راه عنایت'، جهت زادراه'
 چیزے عنایت نهایند'، میر البته بیا ید - اشارت رفت که
 چنین باشد ایشان چیزے از سوکار گرفته، خطی بمن بدوشند
 که "نواب والا جناب شمارا می خواهد'، باید که بهر طوریکه
 دانند، خود را از این جابرسانند" - من که دل برداشته نشسته
 بردم'، به مجرد دیدن خط برخاستم و روافه لکهنه شدم -
 چون اراده الهی متعلق بود'، بیار و یاور و بے قافله و
 رهبر'، در چند روز از راه فرخ آباد'، گذر افتاد -

مطفر جنگ که از رئیس آن جا بود'، هر چند خواست
 که چند پیش من بهانند'، دل من آن جا آب نخورد -
 بعد از یک دو روز روانه گردیده بهنzel مقصود رسیدم -
 اول بخانه سلاار جنگ رفتم، ایشان را خدا سلامت دارد،
 عزت بسیاری نمودند - و آن چه می باشد بجناب بندهان
 عالی گفته فرستادند —

<p>پس از پنج چار روز اتفاقاً نواب عالی جناب، بتقریب جنگانیدن اخروس، تشریف آوردند، منکه آن جا بودم، ملازمت حاصل نمودم - از فراست دریافتہ فرمودند که میر محمد تقی است! بعنایت تمام بغل کیر شده، پاخود</p>	<p>نواب آصف‌الدوله سے ملاقات</p>
---	---

در نشیله « بروند » و شعر هائی خود مخاطب نموده خواندند.
 گفتم « سپحان الله کلام الهاوک ملک الکلام »؛ از فرط مهربانی
 مکلف من هم گویدند، آذروز چند شعر غزل التهاس نمودم -
 وقت برخاستن ذواب، سالار جنگ گفتند که « حالا میتو
 حسبطلب آمد است، بلکان عالی مختار اند»، جای برای
 ایشان نهایند و هر وقتیکه خواسته باشد، طلبداشته صحبت
 دارند ». - فرمودند « من چیزی مهین کرد » پیش صاحب
 می فرستم ». - بعد از دو سه روز یاد فرمودند، حاضر شدم، و
 قصیده که در مدح گفته بودم، خواندم. شنیدند و بلطاف تهام
 در سلک بلکان مسلک گردانیدند و عنایت و مهربانی بحال
 من مبدول دارند -

بعد از آمدن من این طرت، آنجا که
 نجف خان بر بسته افتاده بود،
 انتقال اور سرزا شفیع
 کی وزارت

خان، و افراسیاب خان، و دیگر سوداران، هر کسی بطریق
 خود کشید. چندے کشاکش درمیان راند، آخر موڑا شفیع که
 از برادران او به دیواره قنیبه سکهان فوج کشی می کرد،
 باشاره حضور حاضر شد و عبدالاده خان را عموی خود
 قرار داده، از قید رها کرد. و دیوانی خاصه دهانید، و خود
 بر مسند ریاست فشست -

(سانده) چون سفاک و جوار بود، هر یکی ازو خطر مند

می ماند، از سرکشی غلامان نجف خان بے مزه شد، در شهر طرح جنگ آنداخت، و نجف قلی خانه را اسیر ساخت، افراسیاب خان آمد، در ظاهر به سردار مذکور پیوست، چون دولت این بابا مستعجل بود، چند روز نکشید که "اطافت" خواجه سرائیکه از طرف وزیر الهمالک بعضو رمی بود، و فی الجمله روزی همداشت، و فرنگی از اقرباء سهره فرنگی باهم ساخته هیچکار او را یافتنند درد از بر تافتند، بادشاه را نیز فهمانیدند که این عزیز بے تمیز است، چون آهن او پختند، و او هم خبر شد، یک آهن پختن* صبر نکرد، از شهر بدر زد، و عبدالاحد خان را با خود برد، نا خبردار شدند، خبر او نیافتند، بادشه شقه ها به مردمان شهر و اطراف نوشت که هر جا که بیابند، ذکارند، و بعضو بیارند، فوشه بسردار بام کوه نیز رسید، اتفاقاً این آنجا رفت، فرود آمد، سرداره آن قلعه نوشته را نهود، مضطرب گردید، عبدالاحد خان را پیش او گذاشت و خود را گریز اختیار کرد، یک منزل دو منزل پیش رفته، متوقف گشت، در آکبر آباد که احمد بیگ همدانی تسلط داشت، با همه و پیمان درست نموده، بعنگ یاران حضور مستعد ساخت، او با بست هزار کس همراه او شده روانه گشت، اینجا فرنگی و خواجه سرا و دیگر اعزه بادشاه را از شهر بر آورد، خیمه بر لب دریا استاده کردند، غافل از ریسمان[†] تابیدن او که تا قتل

* یعنی پاندک مدت — † کنایه از کله —

همراه است، بطنطنه تمام قریب رسیدند. بادشاہ چون دید که کار او بالاست، لطافت علی خان خواجه سراے و فرنگی را بزای آوردن او پیش فرستاد. آنها دویدند، خواجه سزا را گرفتند، و فرنگی را کشتند. بادشاہ بعوات تمام خود را نگهداشت، زور آنها نیز پیش فرقت، بجواب و سوال پرداخته، بسیار کسان را به وعده و عیید از خود ساختند. هر کاه دیدند که بادشاہ، به جنگ و جدل بدست نمی آید عبدالاحد خان را در میان داده، قول قسم بکار بودند، و اظهار رسوخ و بندهگی نموده، از خیمه بقلعه آوردند. فجف قلی خان و افراسیاب خان و عبدالاحد خان یک دل شده، بکار بادشاهی دخل کردن آغاز نهادند. با همدانی که سرزا شفیع وعده و عیید داشت، همچو نداد. او چند توب و رهکله گرفته، روانه اکبرآباد گردید. اینجا بعد چند روز افراسیاب خان به معالات خود رفت و سرزا مذکور با فجف علی خان در شهر جنگیده، اورا بدست آورد. پیش بیگم که همشیره فجف خان است، فرستاد و عبدالاحد خان از خانه خود آمد، به چرب زبانی باز کار خود را پیش برد. بیگم مسلط شفیع شده، فجف قلی خان را و رهانید. و بعائمه داد و ردانه ساخت. رفته رفته تسلط سرزا شفیع خوب شد. بیرون شهر آمد، متوجه ملک کیری گشت. چون همه ها ازو دلجمعی نداشتند، افراسیاب آمد، همدانی را آورد و سقرر کرد که سرزا برای دلدهی همدانی بخیمه او بیاید، آوردن و بعذر او را کشند. بعد کشته شدن او دور دور افراسیاب خان شد، کار ریاست باو رسید. همدانی باز

بیکانہاے خود رفت۔ ایشان در حضور امیرالاسرا شدہ، بکار بادشاہی مختار گشتند۔

(ساختہ) این جا وزیر اعظم، امیر مکرم براۓ پذیرہ شدن گذور فربهادر، کہ از کلکته حسب الارشاد می آمد، و غالب این تھام ملک او بود، روانہ گورنر کا لکھنؤ آنا، اس کا استقبال اور سہما فداری

شدند۔ گرد فوج تا آسمان می رسید، این سفر تا الہ آباد کشید۔ از آمد آمد صاحب مسطور، سرداران این ضلعہ ہمہ سر حساب شدہ، مہیائی دیدن او شدند۔ یک منزل پیشتر، باڈواب گردون جناب، ملاقات شد۔ از آنجا با خود در لکھنؤ کہ محل سکونت است، اور دند۔ و در ہر منزل ضیافتی جداۓ اتفاق می افتاد، و خیمه ہائے فو و طعاہائے خوب، و اسپان ترکی و تازی، و فیلان کوہ پیکر، کشتی ہائے پوشک و جواہر، بیش بہا، و شربتھائے خوشگوار، میو، جات لاتھصی، تحفہ ہائے نغز این جا، شمشیر ہائے جنوبی و مغربی، و کمانہائے چاہی۔ هر کاہ در دارالقرار لکھنؤ آئندہ و داخل دولت خانہ شدند۔ فرش بوقلمون ہر روز، در گوشہایش، طلاق لخلعہ سوز، اطراف مکان گلاب پاشیدہ، بستر خواب مالیدہ، لباس بوئے خوش برداشتم، فروہ متحمل پانگداشتم، دیوار ہاے سیم گل کردا، ایوانہائے مرقب بعچپن و پردا، بہار عنبر، طرفہ بساطے گستردا، مکان گرد از بہار بند بردا، پستہ و بادام

بو داده * ، نقل فرنگی برائے تنقل نہاده ، شبھا رقص زنان پری وش' نے نے از دوران بہشتی هم داکش ، گلداقہائے شیشه و چینی بسلیقه چیده ، طاقها پر از سیواهائے رسیده ، 'رقص فرنگچی' ، تماشاٹی خوشی ، خانہ جائے خوشی ، هوائی خوشی ، شام سیم بندی کرده + ، آتش بازو سی آوردن - ستارہ و هوائی سر بغلک میزدند؛ تماشاٹی چراغان دل از دست ربوڈے ، مہتابی شب را روزے فموںی ، سائبان ڈر بفت بدین خوبی کشیده کہ دیده خورشید مثل اوندیده . امیران سر گرم پاسداری ، راجھا ها در خدمت گذاری ، مدح خوان شاعران مربوط ، جوانان مضبوط ، در هو خانہ داریست خوب ، ظل مددود و ماء مسکوب ، نوگسدافها برابر جلوہ پرداز ، چون باغ بندظر برف به از سیم مذااب \$ خوب بر امد . از آب گلهائے فالوده الوان شربت آن شیره ، جان ، اقسام فان در وقت طعام فان ، بادام ، بنزاکت تھام ، شیرمال باقرخانی بر خورشید گرم فواخانی ① - ، فان جوان به آن گرسی و خوبی بود ، کہ پیر از خورد آن پیر افشاری می نمودیل . فان ورقی چنان کہ اگر وصفش کنم ، دفتر شود ، فان ڙنجیبلی کہ ذایقه از درکش معحظوظ تر شود ، اذواع قلیه و دو پیازه ، درمیان نہاده ، فان مہمانان همه بروغن افتاده ، اقسام کباب برستار خوان

* بربیان کرده + یعنی چراغان کرده ≠ بمعنی پائین بافع —

\$ گداخته — ① گدایہ کردن —

دل دو پھری کار جوانان کردن —

کشیده، کباب گل* بخوبی و تازگی و سپیده، کباب خوش نمک
 هندی دلهارا از دست می بود، کباب قندهاری + امزجه سوئی
 خود می آورد، کباب سنگ+ از سختی کشیدگان راه کوفت زایل
 می کرد، کباب ورق عجب فسخه برشته بود که طبایع را
 مایل می کرد، کباب هائی متعارف همه بازی و با نمک -
 قابها ده گذاشت، پیش یک یک پلازها اذواع و آشها اقسام،
 عجب آش در کاسه، سبعان ذی المعود والا کرام —
 مهمانه باین وفور، میزبانه همچو دستور، مهمانه باین
 شوکت، میزبانه باین دوات، مهمانه باین حسن اخلاق، میزبانه
 باین ریاست آفاق، مهمانه باین خوبی و خوش معاشی،
 میزبانه چون خورشید به این زر پاشی - مهمانه باین عقل کامل
 میزبانه باین اطف شامل، چشم روزگار ذدیده، و گوش عقلا
 فشنیده - بدین گوفه روز و شب تا شش ماه گفت و شنود، و باهم
 معاش و مشورت و صحبت بود —

بادشاہ کو فرنگیوں سے از امرایان آنجا بفکر خویش افتاد، ملانے کے لئے اکبر آباد لانا عبدالاحد خان کسان را اینجا فرستاد	هرگاه این خبر بحضور رسید، هر یکی از فرنگیوں سے عزیز اکبر آباد لانا
--	--

با فرنگیان ساخت - افراسیاب خان وغیره را گھان شد که فرنگی
 اینجا خواهد آمد. چون ذبر دست است، بادشاہ را بطور خود نگاهداشت
 آهن ماخواهد پخت که - بهتر آنست که پادشاہ را با اکبر آباد

* نوعی از کباب + قسمی از کباب

+ کبایه که بر سلگ گرم کنند —

که آنی کسی پختن، در فکر کسی بودن

بهریم و سردمان را گرد آوریم، و مرهته که ملصرت رانائی کوهده
واله است، از آن خود کردۀ پیغام با فرنگی کنیم - اگر جنگ
اتفاق افتاد، افتد، و گرفته ازین دبدبه همانجا باشند - چنانچه
با دشاه را برآورده به اکبرآباد رفتند و در راه عبدالاحد خان
را محبوس ساختند -

(ساخته) وقتیکه به شهر مسطور شاهزاده حوان بخت رسیدند، پادشاهزاده جوان بخت از کا ذواب وزیر اور فرنگی کے پاس آذا آنجا گردیدته، پیش نواب وزیر و فرنگی آمد - مضطرب با مرهته عهد و پیمان درست کردند او جافب ایشان گرفته، گفت و شنود فرستادن شهزاده در میان آوردند - اینجا فرنگی بزبان داشتند که کار ملک خود که کلکته باشد، مد نظر داشت -
--

گورذر کا واپس کلکته بعد چندے پادشاهزاده را همراه جاذا اور شاهزادے کو گرفته، از وزیرالهالک رخصت شد واپس بہیچ دیندا و رفت - هنگام وداع بسرو مان صاحب نواب والا جناب چنان افعام بی احصا مبدل داشت که در قیاس نگذرد - بھر کس اسپ و فیل و قبای بھر بے سر و پا سراپائی + -

چون صاحب از راه دربا متوجه شد و وزیر بدارالقرار
خود آمد مرهته و افراسیاب خان با محمد بیگ همدانی
اراده پرخاش کردند، او هم سر فرود نیاورده، بعیبگ

اینهان ایستاد، و در همین اقنا کس میر زین العابدین برادر
سرخا شفیع خنجرے با فراسیاب خان حواله کرد. بعد از
دو چار روز مرد، حالا سوداری در حضور نیست' بادشاہ
بیهُ ذور است: غالب که دور دور مرهته شود. بعد این
ساعات فوج مرهته و احمد بیگ همدانی باهم جنگیدند،
چون دست بر او نیافتند، عذر کرده همدانی مذکور را
بگیر آور دند * - اینجا صاحب که بادشاہزاده را با خود
برده بود رخصت کرد، چنانچه برگشته آمده اند، یا در
اطراف می مانند' یا پیش بادشاہ می رسند - بالفعل سایه
دواست نواب عالی جناب می گیرند' انچه ایشان می گویند'
می پذیرند -

میر صاحب کا ذواب اینجا فقیر با ذواب عالی منزلت وزیر کے ساتھ شکار است در دعا کوئی ایشان بسوی میں جانا اور شکار ذاته کند. بندگان عالی برے شکار قا موزون کردا	به رائی رفتند من در رکاب بودم
---	-------------------------------

شکار نامه موزون نهودم. بارے دیگر باز برای شکار
سوار شدند' تا دامن کوه شهالی تشریف بردند. اگرچه مردمان
از فشیب و فرماں چنین و هوائی چنین ندیده بودند. بعد
شکار چنین و فضائی چنین و هوائی چنین ندیده بودند. لیکن
از سه ماه بدارالقرار خود آمدند - فقیر شکار نامه دیگر
کفته بعضور خواند' دو غزل از غزلهائے شکارنامه انتخاب
زدَه' خود بدولت مخصوص کردند. بخوبی که می بایست'

و در زمین غزل پسند اقتاده، غزل دیگر فرمایش نمودند.
آنهم از فضل الهی گفته شد، زبان مبارک به تحسین کشاند،
و داد سخنوری دادند -

درین ایام بسبب آبگردش بعد عشره مهر المحرم
در مزاج عالی شد، استعلام نمودند، نصیب اعداب طول کشید.
عالمه از خیر و خیرات بهره اندوز شد، و هر کسی دست
بدعا افرشت - حکیم مطلق و شافی برحق شفا داد، برما
و بر عالمان ملت فهمان، ع -

الهی تا جهان باشد تو باشی

(سانحه) چون در حضور بادشاهه از
مرهنهون کا قسلط | غلامان نجف خان که مسلط بودند،
کسی نهاده، مرهنه که قریب بود، قسلط به هرساینده، کوس
امن‌الملک زد - بادشاهه مرهنه را مختار ساخت، و روهائی
مردمان نجف خانی بخاک انداخت: اکثر مشوره باو دارند
و امورات رابطه او می گذارند - فوج مرهنه به شاهجهان آباد
هم رفت: زبان زد است که قسلط یافت - سکهان کے اطراف
شهر را می تاختند، حالاً سر حساب شده اند، چراکه
کهان دکوهنیان نمی توانند کشید و بگرد میدان داری اینان
نخواهند رسید بادشاهه بیرون شهر اکبرآباد خیمه داشت،
پس از چند روز روازه دهای شدند. عبدالاحد خان را در
علی گذه که در قصر هشیره نجف خانست، اکثر مردمان
نجف خان در آن قلعه جمع اند، فرستاده؛ مفید ساختند.
مرهنه مالک‌الملک است، هر چه می خواهد می کند، بادشاهه

را چیزے دست برداشته میدهد و هر جا که می خواهد' می برد - چنانچه در شهر یکمراه ساند و به علی گذاه برد' ده پا فرزده روز بعنجگ کشید. آخر بعهد پیمان بیگم را برآورده ازو چیزے از مال فجع خان گرفت و گذاشت - از آنها بادشاہ را برآجپوتان برد، آنها استادگی کرد' اند' بعد از چند روز صاحع از راجپوتان نهوده، بادشاہ بشهر دهلی آمد و مرهته در شهر اکبر آباد ماند. چون خیال راجپوتان در سر داشت، باز فوج کشی کرد' به آن طرف رفت - راجه ها همدانی را که سودار نجف خانی بود، طلب داشته و فیق خود کردند - جنگ بهیمان آمد، همدانی جرأت نهود و گشته شد - سرداری بعجا او مرزا اسماعیل که همشیره زاده او بود، یافت - این بابا بعسارت تمام جنگید، بلاه مرهته را بر چید، شکست فاحشی شد، آلات جنگ و اسباب مرهته بالکل رفت - جان خود را غنیمت داشته گریخت و به اکبر آباد آمد - آنجا هم مرزا اسماعیل رسیده، ازان شهر برآورد و قلعه را خود چسپید - جنگ قاعده بطول کشید، مرهته صرفه خود بطرف دیگر دید، بادشاہ از شهر برآمد' به فجع قلی خان که جا ف حصار بود، رفت - آنها جنگ بسیار شد، آخر الامر از نجف قلی جان چیزے گرفته بشهر رسید - درین حال پسرو ضابطه خان که غلام قادر نام داشت، بعد از پدر خود متصرف سهارنپور وغیره بود - زوڑے بهرسانیده و فوج سکوان را همراه گرفته آمد - ائمۀ معالات پادشاهی که میان دو آبی بودند، ضبط کرد؛ قریب رسیده، از بادشاہ چیزے خواست - بادشاہ جواب داد - او

آذروے آب مورچاں بسته، مہیاے جنگ شد چنانچہ یک سا
کسرے زیادہ جنگید. بادشاہ اگرچہ فوج و زورے نداشت،
بہ دندان چسپیده، آن بلا را بر چید. آن از آذجا برخواسته
قا گرد اکبر آباد تسلط کرد. این جا که مرزا اسمعیل بیگ در
شهر بقلعه چسپیده بود، روز آن را دیده، تستار بدل شد و
عهد و پیمان بهیان آمد که با سرهنه سا و شما بالاتفاق خواهیم
جنگید. بعد از چند روز سرهنه که اراده آن طرف چنبل داشت،
یلغار کرد، رسید. درین روزها این جا شاهزاده صاحب عالم
بود، لیکن تغافل کرد، تنها جنگ بر سر مرزا اسمعیل افتاد،
آن پایا پای جسارت افسرد، این جنگ را هم زد. سرهنه
گریخته آن طرف گوالیار که در تصرف او بود، اقامت کرد.
بعد از چند فوج دیگر طلبداشته، سوکرم پرخاش شد. ۵۵
پافزد روز در ظاهر اکبر آباد جنگ شد، آخر شکست
مرزا اسمعیل اتفاق افتاد. غلام قادر خان تماسائی مافد،
مرزا مذکور فرار کرد، پیش غلام قادر آمد. این را دید که
در احتیاط خود است و بکار من نمی پردازد، فاچار پیش او
مافد، و بعد از چند روز اراده ملک خود نموده، روانه شد —

غلام قادر کا جور و ستم	ناظر پادشاہ کے غلام قادر را پسرو
اور بادشاہ کی آنکھیں	خواندہ بود، فوشت کہ شما این جا
فکال لینا	بیاًید، کفته من پادشاہ نمی شنود،

یعنی طرف سرهنه نمی گذارد. ایشان هر دو شهر رفتند،
پادشاہ خود زورے نداشت، به مشورت ناظر نمک به
هرام ہندوستان در قلعه کرد، بادشاہ را برداشت، و سلوکی که

نمی بایست کرد، و تهام قلعه را غارت کرد^۱ و با پادشاهزاده‌ها از پیشنهاد کردن بود کرد. زر بسیارے بدستش آمد. چشم پادشاه برآورد^۲ و پادشاه دیگر کرد؛ چون تسلط کلی یافت، ناظر را فیض قبه نمود^۳ و بزر شیر هم کار تنگ گرفت. چون غلبه از حد فزون گشت، از مرزا اسحاقیل پی همیج بی مزه شد و در چیز دادن کوتاهی کرد. آن عزیز با مرهته صلح کرد. درین هنگام فوج مرهته قریب رسید؛ بعضی از سرداران داخل شهر شدند؛ روپیله قلعه بند گشت، و هنگام شب از راه خضری دروازه^۴ معه فوج و اسباب و زر و مال خود و پادشاهزاده‌ها را و ناظر را و لزاحقان او را فیض همراه برد. نزد شاه دره با فوج سنکو بسته استفاده کرد؛ اخراً اسر مرهته‌ها بیهیانی او دیده، آن روز آب رفته، مقید جنگ شدند. گاهی ایشان غالباً می آمدند و گاهی آن ملعون. چون قریب یک ماه کشید، علی بهادر ذام سرداره از دکن آمد و گرم جنگ روپیله شد. بعد از دو سه جنگ بجرأت تهام او را اسیر کردند - مال او اسباب معه پادشاهزاده‌ها ازو گرفتند و قید داشتند. و پادشاه همان شاه عالم کور را مقرر داشتند، و قلعه را دواهه جاتان نمودند، و صد روپیله روز به پادشاه می دهند^۵ و بر تهام ملک مقتصرت اند. آن ملعون را بخواری تهام کشتند، حالا پادشاه مرهته است، هر چه می خواهد می کند. باید دید که چنین تا کجا خواهد بود.

(القصه) جهان عجب حادثه گاهیست

عبرت و خاتمه | چه مکافها خراب گشتند، و چه جوانانی

اړ هم گزشتند*، چه باههها ویرانه شدند، چه بزم ها افسانه
شدند، چه ګلهها افسرند، چه جوانان مردند، چه مجلسهها
برشکستند، چه قافاه ها رخت بستند، چه عزیزان ذات کشیدند،
چه مردمان بجان رسیدند - این چشم عبرت بین چهار دید و آین
گوش شدوا چهار شنید:

هر کاسه سر ز افسوے می گوید
هر کنه خرابه از درے می گوید
د فیاست فسافه پاره ما گفتیم
و آن پاره که ماند دیگرے می گوید

درین مدت کم، این یوکقطره خون که داشت می فامند، انواع
ستم کشبد، و همه خون گردید - مزاج ناسازے داشتم، ملاقات
همه کس گذاشت - اکنون که پیری رسید، یعنی عمر عزیز
بشققت سالگی کشید، ائم اوقات بیمار می باشم، چندے دره
چشم کشیدم؛ ضعف بصر اچشم خود دیدم، عینک خواستم و
دست بهم سودم، نظر بر این شعر ترک نظر بازو نمودم:

دیده چون محتاج عینک گشت فکر خویش کن
بو نفس دارند روذ و اپسین آئیده را
از جمع اسنان خود چه گویم، دیوان بودم، که چاره تا کجا
جویم، آخر دل برکلدم، و یک یک را از بیخ برکلدم:
روزی خود را برنج از درد دندان میخورم
نان بخون تر میشود تا پاره نان می خورم

غرض که از ضعف قوی و بے دماغی، و نا توانی، و دل شکستگی، و آزرده خاطری، معلوم میشود که دیر نخواهم ماند، زمانه هم قبل ماندن نهانده است، دامن باید افشارند - اگر خاتمه بخیر شود، آرزدست و گرفته اختیار در دست اوست —







